U0062 14-12-07

Title - QISSA SOOSAN MUSAMMI BA GULDASTA-E-ANJUMAN

reator - MARIYA Edworth ; Tarjuma Kashi Nath Biswas.

ublisher - Yateemon ke Chhape Khana (Agra)

Date - 1855

Pages - 131

Subjects - Angrezi Novel - Tarjuma

۴۶۲ ح ک

للہ الحمد والمنۃ

کہ ترجمہ قصہ سوسن مسمی بہ گلدستہ انجمن حسب الحکم فیض شیم

صاحب والا درجت رفیع المرتبت قدر افزاے علم و ہنر

رعیت پرور عدل گستر جناب ہنری کار ٹکر صاحب بہادر کمشنر

قسمت پنجم اضلاع بنارس وغیرہ اور ایجنٹ گورنر جنرل بہادر کے

بابو کاشی ناتھ بسواس کرانی اول محکمہ ایجنٹی باعانت و تصحیح

مولوی زین العابدین ڈگری نویس عدالت دیوانی

شہر بنارس کے انگریزی سے زبان اردو میں ترجمہ کیا

قطعہ تاریخ

حسب الحکم کمشنر ہنری ٹکر بہادر   انگلش سے ہو گیا جب اردو زبان میں قصا
پوچھا سن ہجری دل سے کہا کہ شادا   کیا خوب ہی یہ قصہ گلدستہ انجمن کا

۳۰۶   ۱۵۳۸

سنہ ۱۸۵۱ع

CHECKED-2008

سکندرہ کے یتیمان کے چھاپہ خانہ میں چھاپا گیا

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U4462

گلدستہ انجمن

جزیرۂ انگلستان کے ایک گانو میں اب تک یہہ رسم جاری ہے کہ شروع بہار میں ایک میلہ ہوا کرتا ہے دیہات کے لڑکے بڑی آرزو اور خوشی سے اوسکے منتظر رہا کرتے ہیں ایک روز پہلے سے وے سب طیاری گلدستہ اور کسی کو شاہزادی اوس میلہ کی تجویز کرنے کے لیئے ایسی زمین پرفضا اور مقام دلکشا میں جمع ہوتے ہیں جسکے ایک سمت کو سایہ دار راہ اور دوسری جانب انواع اور اقسام کے پھولوں کے درخت ہیں جو حد فاصل ہیں ایک مختار کے باغ کی

یہہ مختار اس جہان میں پہلے از بس بے سر و سامان اور افلاس کے

صدمہ سے بہت حیران تھا لیکن تھوڑے ہي دنوں میں اوسنے بہت سے روپئے جمع کر لیئے پر جس طریقۂ نامعقول سے وہ مالدار تھا ہر کہہ اور مہہ پر بخوبي مشتہر تھا اوسنے گانو کے سرے پر ایک نیا مکان اور بڑے احاطہ کا باغ عالیشان تعمیر کرایا تھا مگر باوجود احاطہ بندي کے اوسکو اطمینان حاصل نہ تھي اور ایسا لڑائي کا عادي اور شکي تھا کہ ہمیشہ سیدھے سادھے اپنے ہمسائے کے لوگوں سے بلا وجہ مخالفت رکھتا تھا اگر اوسکے باغ کے احاطہ میں کسي کي بکري بھیڑي یا بطک مرغي جا پڑتي تو وہ اوسپر بہتان باندھکر نقصان کا دعویٰ کرتا اوسکے ظلم اور بدعت سے گانو والوں کا اسقدر ناک میں دم کر دیا تھا اور یہاں تک وے عاجز اور مخوف ہو رہے تھے کہ اوسکے کھیتوں کي سمت سے آنا جانا کم کر دیا تھا اور اوسکے باغ کي دیواروں کے پاس اسقدر خاردار درخت نصب کیئے تھے کہ جسمیں کوئي پرندہ بھي اوس راہ پر نہ مار سکے اوس مفسد کے غضب سے محفوظ رہنے کے لیئے گانو کے لڑکے بھي بہت احتیاط کرتے اور نہایت اوس سے ڈرتے خواب میں بھي اوسکے نزدیک جاتے اور اوسکے کھیتوں کے پاس پتنگ تک نہ اوڑاتے کہ مبادا اوسکے درختوں میں اٹک جائے یا اوسکي زمین پر گر پڑے تو پھر ناحق کي بلا گلے لگے

مختار سراپا آزار کالکس نام تھا اور اوسکے ایک لڑکی اور ایک لڑکا
نافرجام تھا روپئے کے جمع کرنے میں ہمہ تن رات دن اسقدر مصروف رہتا کہ اپنی اولاد
کی تعلیم کرنے کی بھی فرصت نہ پاتا پہلے تو کئی سال تک اون لڑکوں کو شتر
بے آوارون کی طرح کھیلنے کودنے سے منع نہ کیا لیکن جب وہ اتفاقاً ایک شہر
امیر کا مختار ہوا تب اوسکو اپنے لڑکوں کی تربیت کا خیال آیا لڑکے کو زبان
لاٹن کے حاصل کرنے کے واسطے مدرسہ میں بھیجا اور اپنی لڑکی باربرہ
کی خدمت کے لیئے ایک لونڈی رکھدی اور غریب لڑکوں کے ساتھ
جو اوسکے ساتھی اور ہمجولی تھے کھیلنے اور صحبت رکھنے کی اوسے بہت
تاکید کی گانونکے لڑکے اس ممانعت سے کچھہ رنجیدہ نہوئے کیونکہ باربرہ
اونکے لیئے ظالم تھی نہ رفیق اور دشمن تھی نہ شفیق پر وہ اکثر اسبات سے کڑھتی
اور جھنجھلاتی کہ میرے شریک نہونے سے لڑکے اوداس اور دلتنگ کیوں
نہیں ہوتے اور میری سج دھج دیکھکر بدحواس اور دنگ کیوں نہیں ہوتے
خصوصاً اپنی اگلی ہمجولیوں میں سے ایک لڑکی باتمیز ہردل عزیز عزت دار
درست کردار اپنے خاندان کی موجب افتخار چالاک وچست نیک فرجام سوسن
نام سے ازحد نفرت رکھتی تھی اور اوس لڑکی کا باپ پیرانکس تھوڑی سی

زمین کا کاشتکار تھا مگر اپني کم نصیبي سے کیس مختار کے زیر سایے سکونت رکھتا تھا بار ہا اکثر اپني کھڑکي پر بیٹھکر سوسن کو کام کرتے یعني کبھي باغ میں کیاري گوڑتے اور روش صاف کرتے کبھي دو زانو بیٹھے شہد کے چھتے کے پاس مکھیوں کے لیئے تر و تازہ پھول لیکر اور کبھي چھاج میں ناج لیئے چڑیوں کو دانہ دیتے اور کبھي شام کو سبزہ زار میں ایک ہلکي تپائي پر بیٹھکر سیتے پروتے دیکھتي تھي سوسن کو سوزن کاري اوسکي ما نے بہت صفائي سے سکھلائي تھي اوسکي ما اوسے بہت پیار کرتي تھي اور سوسن بھي اوس سے کمال الفت رکھتي تھي سوسن کي ما بہت تیز اور ہوشیار اور قواعد خانہ داري میں کمال واقفکار تھي بلکہ روٹي تنوري پکانے میں تو مشہور ہوگئي تھي اگرچہ اکثر علیل رہتي تو بھي سادي سوزن کاري کر کے روپیہ پیدا کرتي تھي غرض اوس گانو میں وہ الفت مادرانہ اور اپنے شوہر کي اطاعت میں ضرب المثل تھي اور ہر شخص مہرباني کي نظر اوس پر رکھتا تھا بہار کے میلے میں پہلے اوسکے دروازہ پر پھولوں کي ڈالیاں رکھي جاتي تھیں اور اوسي کي لڑکي سوسن اکثر اوس میلے میں شاہزادي بنا کرتي تھي

جب کہ بہار کے میلے کا ایام اور شاہزادي کے بنانے کا وقت آپہنچا

سر شام گانو کے سب لڑکے خوش اور خورم میدان سبزہ زار میں باہم جمع ہوئے
باربرہ بھي بن ٹھن کر غرور سے تن کر باغ میں ٹہل رہي تھي جب کو گلي میں سے
بہت سے لڑکوں کي آواز اوسکے کان میں پڑي اونکي گفتگو سننے کے لیئے
درختوں کي اوٹ میں چھپ گئي پہلے ہي جو اون لڑکوں نے آپسمیں پوچھا
کہ سوسن کہاں ہے یہہ نام باربرہ کے کانوں میں بہت گران گذرا اور حسد کي
آگ بھڑکي قلب نام ایک لڑکا شہنائي بجا رہا تھا اوسے چھوڑ کر کہنے لگا کہ
سوسن کہاں ہے مینے ابھي تک اِس راگ کو اچھي طرح نہیں سیکھا وہ آئے
تو اِس راگ کو پھر بجا کر مجھکو سنائے میري نام ایک اور چھوٹي لڑکي جو گلاب کے
پھولوں سے دامن بھرے ہوئے تھي کہنے لگي میں چاہتي ہوں کہ سوسن
جلد آئے اگر وہ آئیگي تو میرے لیئے گلدستے بنائیگي اور تر و تازہ پھولوں کي
بہار کي کیفیت دیکھلائیگي اور چنبیلي کي کلیاں اپنے وعدہ مطابق میرے
لیئے لائیگي اور چند لڑکیاں کہنے لگیں کہ بغیر سوسن کے کچھہ لطف نہوگا کیونکہ اوسکے
اچھے اچھے پھول ہم لوگوں کو کون دیکھلائیگا سب کے سب شور مچانے
لگے کہ وہ ہم لوگوں کے واسطے ہار گوندھیگي اور وہي اِس میلہ کي شاہزادي
بنیگي لیکن جب دیر ہوئي اور سوسن نہ آئي تو سب لڑکے گھبرانے اور

نا امید ہونے لگے

روز جو سوسن کی دوست صادق تھی سامھنے آکر اوسکو دلاسا دینے لگی اور کہنے لگی بے صبری نکرو میں اس بات کی ذمہ دار ہوں خاطر جمع رکھو سوسن بہت جلد آویگی شاید کسی گھر کے کام میں پھنس گئی ہی لڑکے اپنے کام سے آگے کسی گھر کا کام کیا سمجھتے تھے روز کو فوراً سوسن کے بلانے کے لیئے بھیجا فلپ نے کہا اوس سے کہہ دینا جلد آوے وقت غنیمت ہی کیس مختار ہم لوگوں کی خوش نصیبی سے زمیندار کی دعوت میں گیا ہی اگر اتفاقاً گھر آئے اور ہم لوگوں کو یہاں دیکھہ پائے تو تعجب نہیں کہ نکال دیوے کیونکہ وہ دعویٰ رکھتا ہے کہ یہہ زمین میرے باغ سے متعلق ہے حال آنکہ میں بخوبی جانتا ہوں کہ یہہ بات سچ نہیں ہی کیونکہ پرائیس کاشتکار کہتا ہی کہ یہہ زمین سڑک سے متعلق ہے مختار چاہتا ہی کہ ہم لوگوں کے کھیلنے اور سیر کرنے کی زمین کو ضبط کرے خدا کرے وہ اور اوسکی لڑکی باربرہ ہم لوگوں سے سو منزل دور رہے ابھی بہت دن نہیں گذرے کل ہی کی بات ہی کہ باربرہ اپنا سایہ زمین پر لٹکائی ہوئی ٹہل رہی تھی خواہ مخواہ میرے پھولوں کو چھین کر پھینک دیا

میری لول اوٹھی کہ ہاں اوسکا سایہ ہمیشہ چلتے وقت زمین پر گرا رہتا ہی

وہ سوسن کي مانند اپنے نساۓ کو اچھي طرح اوٹھاکر نہيں چلتي اگرچہ اچھے کپڑے پہنتي ہي پر توبھي سوسن کي آدھي صفائي کو نہيں پہنچ سکتي ميري يا چاہتي ہي کہ جب ميں بڑي ہوں سوسن کے طريقۂ نيک کو اختيار کروں اور ميں بھي يہي آرزو رکھتي ہوں اگر امير بھي ہو جاؤں باربره کي طرح خود بيني پسند نہ کرونگي فلپ نے کہا امير ہوں يا غريب لڑکوں کو خود بيني کرني بہت ہي نازيبا ہي نہ کہ ايسي شوخ چشمي کرني جيسي تھوڑے دن ہوئے باربره نے کي يعني اپنے گھر کے دروازه پر سر برہنہ کھڑي ہوئي ايک اجنب امير کي جانب جو گھوڑے کو پاني پلانے کے ليئے اوس جگہہ ٹھہر گيا تھا شوخي سے تاک رہي تھي اور سوسن اپنے باغ ميں ايک درخت کي ڈالي جھوکاکر پھولوں کي کليوں کو ديکھ رہي تھي امير مذکور نے سوسن سے پوچھا کہ شہر سوزبري يہاں سے کتني دور ہي اوسنے ايسے لحاظ سے جواب ديا اور اپني ٹوپي سمبھال کر گھر کي راه لي کہ جب وه چلي گئي اوس افسر نے مجھ سے پوچھا کہ اي صاحب وه حيادار لڑکي کون تھي اور جيسي باربره کو اوسنے سمجھا اوسکے بشرے سے مينے دريافت کرليا پھر فلپ اپنے اس کلام کو قطع کرکے کہنے لگا افسوس اب تک سوسن نہ آئي کاش جلد آجائے پر وه جيسا کہ روز نے

تصور کیا تھا فی الحقیقت اپنے گھر کے کام مین پھنسی ہوئی تھی اور اپنے باپ کا انتظار کر رہی تھی اور اوسکے لیئے کھانا طیار اور مکان کو صاف اور لکڑیوں کو جمع کر کے آگ جلا رہی تھی لیکن جب وہ آیا تو نہ اوسنے الاؤ کی طرف دیکھا اور نہ سوسن کی سمت کچھ خیال کیا بلکہ اپنی بی بی سے خیر و عافیت پوچھنے کا بھی جواب نہ دیا آگ کی طرف پشت کر کے متفکر سا کھڑا ہو رہا سوسن نے کھانا میز پر رکھکر کرسی لگا دی تب وہ اتنا بولا کہ مین آج کچھ نکھاؤنگا اور اس قدر آگ کیون جلا رکھی ہی کیا میرا کباب لگائیگی اور کرسی ہٹا کر میز سے علیحدہ ہو گیا سوسن نے عرض کی آپ نے کل فرمایا تھا کہ شام کے وقت الاؤ کی ضرورت ہوا کرتی ہی اور آج تو اوسلے بھی پڑے ہیں اور آپ کی کرتی تر ہو گئی ہی اوسکا خشک کرنا ضرور ہے اوسنے کرتی اوتار کر کہا لو اسکو میرے پاس کرتی ہی نہینگی پھر کس کو سکھلائیگی اور ٹوپی بھی سر سے اُتار کر پھینک دی سوسن نے ٹوپی کھونٹی سے لٹکا دی اور کرتی کرسی پر سوکھنے کے لیئے پھیلا دی اور متفکر کھڑی ہو کر اپنی ما کی طرف دیکھنے لگی وہ اوس روز بہت سی روٹیان پکانے کے سبب تھک گئی تھی اپنے شوہر کے غصہ اور تردد کو دیکھکر خفا ہو پریشان و لرزان بیٹھ گئی پر اَیسی چپ چاپ کھا کرسی پر بیٹھ گیا اور

ہاتھہ پر ہاتھہ رکھکر آگ کی طرف چپ چاپ دیکھنے لگا سوسن نے اپنی شیرین کلامی اور محبت آمیز باتوں سے اپنے باپ کی مہر خاموشی کو توڑ کر کسی قدر اوسکے رنج کو دفع کیا

(زہے نصیب اوس باپ کے جسکی لڑکی سوسن سی ہو)

ہر چند ہیرائیس نے اوس کھانے میں سے کچھہ نہ کھایا مگر ایک انڈا مرغی کا طلب کیا سوسن اسکے سنتے ہی شکر ادا کر کے اپنے باپ کے رضامند کرنے کی تمنا میں مرغی خانہ کی طرف دوڑی افسوس کہ اوسوقت اوسکی مرغی وہاں نہ تھی بلکہ مختار کے باغ میں اوڑ گئی تھی اسلئے سوسن نے مرغی خانہ کا دروازہ کھول کر باربرہ سے کہ وہاں پر ٹہل رہی تھی اپنی مرغی مانگی چونکہ باربرہ لڑکوں کی گفتگو سے جو سوسن کی تعریف میں اون لوگوں نے کی تھی مکدر خاطر تھی سوسن کی آواز سنتے ہی بڑے غرور سے اوسکی درخواست نامنظور کی اور کہا اپنا دروازہ بند کر میرے باغ سے تجھے کچھہ علاقہ نہیں ہے تیری مرغی میں رکھہ چھوڑونگی ہمیشہ یہاں اوڑ آتی ہی اور تکلیف دیتی ہی میرا باپ اس مرغی کو ایذا رسان کہتا ہی اور مجھکو اجازت دی ہی کہ جب کبھی آئے پکڑ رکھوں ابتو یہہ آج میرے قبضہ میں آگئی ہی یہہ کہکر بیٹی نام اپنی خادمہ کو بلا کر حکم دیا کہ اس مرغی کو

پکڑ جانے نہ پائے جسوقت کہ دونوں اوس مرغی خوف زدہ کو پکڑنے لگیں سوسن چلاتی تھی آخر کو اوس لونڈی نے مرغی کو پکڑ ہی لیا تب باربرہ نے طنز سے کہا کہ ای شاہزادی سوسن اب تم تاوان دو یا اپنی خوبصورت مرغی سے ہاتھ دہوؤ

سوسن کیا خسارہ دینا پڑیگا خیر اوسکی مقدار سے مجھکو آگاہ کردو

باربرہ آٹھہ آنے

سوسن افسوس ہی اگر چار آنے بھی ہوتے تو مضایقہ نہ تھا کیونکہ فقط چار ہی آنے اپنے پاس موجود رکھتی ہوں اور وہی حاضر ہیں چاہیے لیجیے

باربرہ یہاں سے تو جانا ہرگز نہ ہوگا

سوسن عاجزی سے ملتجی ہوئی کہ خیر اگر مجھکو مرغی لینے نہیں دیتیں تو فقط اوس جگہ مجھے آنے کے لیئے اجازت دو تاکہ میں دیکھ لوں کوئی انڈا کبھی وہاں اوسنے دیا ہی یا نہیں میں فقط ایک انڈا اپنے باپ کے کھانے کے لیئے چاہتی ہوں اور سب اپنے پاس تم رہنے دو باربرہ نے کہا مجھکو تیرے اور اوسکے کھانے سے کیا غرض اور مطلب ہی

کیا اسقدر وہ نازک مزاج ہی کہ سواے مرغی کے انڈے کے اور کچھ نہیں
کھا سکتا اگر تم اپنی مرغی اور انڈے چاہتی ہو تو پھر پہلے زر خسارہ ادا کردو
بعد اسکے مرغی حاضر ہی لو سوسن نے آہ سرد سینہ پر درد سے بھر کر کہا
میرے پاس فقط چار آنے ہیں اور تم کہتی ہو کہ تاوان کے لیئے وہ
کافی نہیں ہی یہہ کہکر اپنی مرغی کو جو باربرہ کی خادمہ کے ہاتھ میں پھڑکتی
اور عبث شور کر رہی تھی یاس کی آنکھہ سے دیکھنے لگی اور ناامید ہوکر پھر آئی
جب اپنے مکان کے دروازہ پر پہنچی اتفاقاً روز سے جو اوسکی بڑی دوست
اور بہار کے میلہ میں جانے کے لیئے اوسکو بلانے آئی تھی ملاقات
ہوئی وہ سوسن کو دیکھتے ہی اوسکے ملنے کیلیئے یہہ کہتی ہوئی دوڑی کہ
سبزہ زار میں سب لڑکے جمع ہیں اور میں تم کو لینے آئی ہوں پیاری سوسن
سواے تمھارے ہم لوگ کچھ نہیں کرسکتے بہار کے میلہ کی تم شاہزادی تجویز
ہو چکی ہو آؤ بہت جلد چلو کیا سبب ہی کہ تمھارے چہرے پر آثار ملال
ظاہر ہیں اور غمگین معلوم ہوتی ہو سوسن نے آواز دردناک سے جواب دیا
کہ میں نہیں آسکتی میرا انتظار نکرنا مگر جو پھول کے دینے کا میں نے تمسے
وعدہ کیا تھا اوسکو اس باغ سے لیتی جاؤ اور اوسے دیکر یہہ

کہدو کہ کل بنفشہ بھی اوسکو کہ جا گھر کی راہ پر ملیگا اب میرا اسلام لیجئے اور میرے خیال سے درگذر کیجئے میں وہاں پر نہیں جا سکتی بلکہ یہاں پر بھی ٹھہرنا محال ہے کیونکہ میرا باپ میرے منتظر ہے یہہ کہکر مکان کے اندر جانے لگی روز بھی پیچھے اوسکے چلی اور کہنے لگی کہ مجھہ سے مُنہہ نہ موڑیئے مہربانی کے رشتہ کو نہ توڑیئے میں ایک لمحہ بھی تمہارا ہرج نکرونگی صرف مجھہ سے یہہ تو فرمائیے کہ کیا ماجرا ہے سوسن نے کہا کہ کوئی بڑی بات نہیں ہے فقط میں ایک انڈا اپنے باپ کے کھانے کے لیئے چاہتی تھی اوسکی تلاش میں میں اسقدر ہرگز دقت نہ اوٹھاتی اگر اسوقت اوسکی نہایت ضرورت نہ ہوتی پر اسمیں میرا ہی قصور ہے کیونکہ اگر اپنی مرغی کو بہ قید کر رکھتی تو وہ مختار کے باغ میں اوڑکر نہ جاتی خیر اب جانے دو اسکا خیال مت کرو یہہ کہا اور بے اختیار اوسکی آنکھہ سے آنسو ٹپک پڑا جب روز نے اوس کج منش مختار کی لڑکی کے نتیجہ غضب میں اپنے دوست کی مرغی کے گرفتار ہونے کا حال سنا زیادتی ناحق پر غصہ ہوئی اور فوراً اپنے ساتھیوں کو اس حال سے آگاہ کرنے کے لیئے دوڑی سوسن کا باپ کہ فکر کی نیند میں سوتا تھا جب یہہ ماجرا سنا یکایک چونک اوٹھا اور کرسی اپنی بی بی کے

قریب لیجاکر متعجب ہوکر کہنے لگا کہ کیا آرہرہ بھي اپنے باپ ہي سي ہی خیر اب وره اوس مصیبت کا حال سنو جو مجھپر اسوقت پڑي ہی اور جب آہستگی سے وه کلام کرنے لگا سوسن اس خیال سے کہ شاید یہہ بات میرے سننے کے قابل نہ ہو کرسي کے پیچھے سے ہٹ گئي مگر بیرا اُسنے اوسکو بُلایا اور کرسي پر اپنے ساتھ بٹھا کر اپني بي بي سے کہنے لگا کہ جب میں شام کو یہاں پر آیا اس سبب سے میرا مزاج برہم تھا کہ عرصہ دو ہفتہ کے قریب گذرا تم جانتي ہوگی جو لوگ چالیس برس سے کم کے ہیں اونکے نام فوج میں بھرتي ہونے کے لیئے قرعہ ڈالا گیا تھا اوس روز تک عمر ہماري دس روز کم چالیس برس کي تھي اگرچہ مختار نے تذکرہ کے وقت کہا کہ تم بڑے بے وقوف ہو پورا چالیس برس کا سن کیوں نہ ظاہر کیا تاکہ فوج میں تمکو داخل ہونا نہ پڑتا لیکن سچ سچ ہی اور ہر وقت آدمي کو سچ ہي بولنا لازم ہی آئنده جو ہو سو ہو بلکہ اسي سبب سے میرا نام فوج میں داخل ہوگیا جب تمھاري جدائي کے صدمہ کا خیال آیا تو ساتھ ہي اوسکے اس تصور سے کہ سو پچاس روپئے دینے سے قائم مقام اور اپنا عوض دوسرے شخص کو مقرر کرسکتا ہوں اپنے دل کو تسکین دیکر خوش ہوا مگر صرف یہي تردد باقي رہا کہ ہمارے پاس اسقدر روپیہ نہیں ہی

کیونکہ تم جانتی ہو اِس سال اکثر بھیڑوں کے مرنے کے باعث سے نقصان عظیم اوٹھایا ہی اور افسوس ہی کہ یہہ محتاجی میری براءت کے لیئے کوئی وجہہ کافی نہیں ہی آخر کو لاچار ہو کر میں مختار سے اوسکے کہنے کے مطابق اپنی اراضی کاشتکاری کو رہن رکھہ کے روپیئے قرض لیئے مختار مذکور کہ ازبس مفسد اور چالاک ہی کہنے لگا کہ تمھاری کاشتکاری کا پٹہ بسبب نقص کے کوڑی کام کا نہیں ہی اور جب ہم چاہیں فی الفور تمکو بیدخل کر دیں پس اب یقین ہی کہ وہ بہت جلد میری بیدخلی چاہیگا کیونکہ آج میں اوس سے سخت کلامی کے ساتھہ پیش آیا ہوں اور اوسنے مجھہ سے بدلا لینے کے لیئے قسم بھی کھائی ہی بلکہ ابھی سے میرے ساتھہ بدی کرنی شروع کی ہی فقط ابھی تک اپنے قصۂ پُر غُصہ کی تفصیل میں نے نہیں کی ہی یہہ کہا اور دم بخود ہو گیا سوسن اور اوسکی ما یہہ حال دیکھکر اوسکا مُنہہ تکنے لگیں ہراس جی میں آگیا یاسکا عالم اونپر چھا گیا پیرائیس نے اِس کی زبان سے یہہ کہا کہ جو کچھہ میری پیشانی میں تحریر ہی وہ ضرور پیش آئی ہی تین روز میں تم سے میں جدا ہونگا تب اوسکی بی بی نے یہہ آواز دردناک نا اُمیدی کی زبان سے

کہا کیا تم ضرور ہی جاؤ گے اور گھبرا کر پکار اوٹھی کہ دم رکتا ہی ای سوسن کھڑکی کھول دو کہ ہوا آئے سوسن دروازہ کھولنے کے لیئے دوڑی اور اوسکو وا کر کے اپنی ما کا سر تھامنے کے واسطے کہ اوسپر رنج کے صدمے سے غشی طاری ہوگئی تھی پھر آئی جب سوسن کی ما ہوش میں آئی اوٹھ بیٹھی اور اپنے خاوند سے بلا کم و کاست بقیہ حالات کے اظہار کرنے کی ملتجی ہوئی پیرائیس اگرچہ اپنی بی بی سے فرط محبت کے باعث کوئی امر پوشیدہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا اور گو دل کا قوی اور صادق القول تھا باوصف اسکے اپنی مصیبت کے بیان کرنے میں زبان اوسکی قصور کرتی تھی اور جبراً بدقت تمام اپنے مصائب کی حقیقت واقعی کو بیان کیا اور حال یہہ ہی کہ پیرائیس ہنستا بولتا اپنے گھر کی سمت چلا آتا تھا اثناء راہ میں کیس مختار سے کہ وہ اس سرزمین کے زمیندار اور اپنے موکل کے مکان سے کھانا کھا کر آتا تھا ملاقات ہوگئی زمیندار سابق اوس سرزمین کا مرگ مفاجات میں انتقال کر گیا تھا چھوٹا بھائی اوسکا سر آرتھر سومرس کہ بہت دانا اور فیاض اور غریب پرور اور منصف مزاج تھا مالک جائداد اور جانشین ہوکر معہ اپنی

دونو بہنوں سے کہ وہ اپنے بھائی کی مانند تھیں اوسوقت اِس علاقہ میں آکر مقیم ہوا تھا کیس حاضر باشی اور خوشامد کی نظر سے اکثر اوسکے پاس جاتا تھا اور حصول مختاری پر اِس زمیندار جدید کے بھی اوسکو اطمینان کُلّی حاصل تھا اور یہہ بھی سمجھتا تھا کہ بطور سابق رعیتوں پر حکومت کر سکونگا خصوصاً اون لوگوں پر جو قرضدار ہیں یا جنکے پٹّہ میں کسی طرح کا نقص ہی مختار پیرائیس کو غرور اور مشیخت سے راہ میں چھیڑ کر کہنے لگا کہ اے پیرائیس مجھے ایک بات تجھسے کہنی ہی میرے ساتھہ چلا آ اور جو کچھہ میں کہوں اوسکو گوش ہوش سے سُن مجھکو امید ہی کہ تو اوس چھوٹے قطعہ زمین جو میرے باغ کے ملحق ہی میری بے واسطگی ظاہر کرتا تھا اِس کلام سے یقین ہی کہ اب باز آیا ہوگا

پیرائیس   آپ کیا فرماتے ہیں

کیس   جب مینے اوس زمین کو اپنے باغ میں درلانے کا ارادہ کیا تھا اوسوقت کیا تو نے یہہ بات نہیں کہی تھی کہ یہہ زمین تمھاری نہیں ہی

پرائیس   بیشک کہا تھا اور اب بھی کہتا ہوں

جب یہہ کلام پرائیس کا کہ برخلاف اوسکی طبیعت کے تھا مختار نے سنا تو متعجب اور بہت غصہ ہوکر عوض لینے کے لیئے قسم کھانی چاہی مگر چونکہ اوسکو غصہ کی حالت میں بھی خیال قوانین اور ضوابط عدالت کا بہت رہا کرتا اِس لیئے کوئی ایسا کلمہ بعجلت کہنے سے جسکے اظہار سے عدالت میں مضرت اوسکی ہووسے باز رہکر غصہ کو ضبط کر کے ہنسی کی صورت بنائی اور ملائمت کے ساتھ پرائیس سے کہنے لگا کہ ای میرے دوست چند روز ہوئے میں نے تمکو روپیہ قرض دیا تھا بالفعل بسبب ضرورت کے میں چاہتا ہوں کہ اوسکو ازراہ مہربانی کے کل صبح ضرور مرحمت فرمایئے اور سلام کر کے کہا مجھکو یقین واثق ہے کہ آپ نے پہلے ہی سے روپیہ جمع کر رکھا ہوگا پرائیس نے جواب دیا کہ میرے پاس تو یک حبہ بھی جمع نہیں ہے مگر چونکہ جان جمسن ابھی تک میرے عوض فوج میں نہیں گیا ہے اوس سے روپیہ واپس لیکر تمھارے پاس لاؤنگا اور وہاں پر میں خود جاؤنگا اگر یہی تقدیر میں لکھا ہے تو پھر اسمیں چارہ کیا ہے مختار نے جبکہ پرائیس کو استعد

ستعدیا یا تصنّع کی راہ سے اپنی دوستی ظاہر کرنے لگا اور کہنے لگا کہ ہرگز میں یہہ نہیں چاہتا تھا کہ تمکو اِس نوبت کو پہنچاؤں کیوں عبث اپنا سر دیوار سے ٹکراؤ گے کیا اوس زمین کو تم خود اپنے باغ میں داخل کرنا چاہتے ہو

پیرائیس وہ زمین میری نہیں ہے اور میں ہرگز جو چیز میری نہیں ہے نہیں لیتا

کیس یہہ بات سچ اور بہت حق ہے مگر کیا اوس زمین سے تمکو اور بھی کچھہ فائدہ ہے

پیرائیس کچھہ نہیں

کیس پھر کیوں اوسکے لیئے بیفائدہ اسقدر حجت اور تکرار کرتے ہو میں فقط تمسے اتنا ہی کہلایا چاہتا ہوں کہ —

پیرائیس واہ کیا آفتاب پر خاک ڈالا اور سیاہ کو سفید کہلایا چاہتے ہو میں تو ہرگز کوئی امر خلاف واقع نہ کہونگا گو وہ زمین میری ملکیت نہیں ہے لیکن اوسمیں تمھاری بھی کچھہ حقیقت نہیں ہے ہماری یاد میں جب سے یہہ کوچہ جدید بنا ہے تب سے وہ زمین شارع عام گرجاگھر کے متعلق ہے اور کوئی شخص میری رضامندی کے ساتھ

اوس زمین کو اپنے قبضہ میں نہیں لا سکتا سچ ہے اور ہر شخص کو ہمیشہ سچ ہی بولنا چاہیئے اور حق حق ہے اور سب کو حق ہی کہنا لازم ہے کیس پیرائیس کی اس گفتگو اور دلیری سے کبیدہ خاطر اور ناخوش ہوکر دھمکا اوٹھا کہ آئین ائین ہی ہے اور اوسکے جاری ہونے سے تیرا ہی نقصان ہوگا بعد اس گفتگو کے دونوں جدا ہوگئے اگرچہ پیرائیس نے راستی اور امر حق کے سبب سے دلیری کے ساتھ کلام کیا باوصف اسکے اپنے نفع اور نقصان سے بے خبر نہ تھا جب اپنے مکان کے قریب آیا بہت سے تکلیف کے خیالات دل میں گذرنے لگے تاہم جب دروازے پر پہنچا کمال استقلال سے دل کو مضبوط کرکے پھر اپنے عوض اور قائم مقام کی تلاش کے لیئے تمام گانو میں پھرا اور اوس سے ملاقات کرکے حال مفصل بیان کیا اوسکی خوش نصیبی سے وہ شخص روپیے کو ہنوز خرچ میں نہ لایا تھا فوراً واپس دینے پر مستعد ہوکر کہنے لگا کہ بہت سے لوگ جنکے نام فوج میں داخل ہونیکے لیئے قرعہ نکلا ہے مجھکو عوض دینے کے واسطے بخوشی اسقدر روپیہ دینگے بلکہ کیا عجب ہے زیادہ بھی دلویں

جب میر انیس نے روپیہ پایا فی الفور مختار کے مکان پر گیا اور بے وسواس اوسکے کمرے میں جاکر روپیوں کو میز پر رکھہ کر کہا کہ یہہ تمھارے روپئے حاضر ہیں شمار کر لیجئے اور ہم سے تم سے اب کچھہ واسطہ اور سروکار نہیں ہی مختار روپئے کو پرکھنے لگا اور کہا ای دوست ابھی واسطہ باقی ہی آئین کا مزہ تو کچھہ چکھہ لو کیا تم بھول گئے کہ تمھارے پٹے ہیں جو میرے قبضہ میں ہیں ایک نقص ہی میر انیس تو اپنا پٹہ ہی طلب کرنا بھول گیا تھا مگر اوسکی اس دھمکی سے یاد آیا اور کہا واہ واہ میں تو یہہ بھول ہی گیا تھا اب آپ مہربانی کیجئے پٹہ میرا واپس دیجئے روپیہ آپکا ادا کر چکا ہوں اب آپ کو میرے پٹہ رکھنے کا خواہ وہ برا ہو یا اچھا کوئی استحقاق نہیں ہی مختار نے یہہ سنتے ہی صندوق کو جسمیں پٹہ رکھا ہوا تھا بند کر کے کنجی اوسکی جیب میں رکھہ لی اور منہہ پھیر کر بولا بھائی جان بس اب مجھے معاف کیجئے اور سلام میرا لیجئے اب تو پٹہ میرے قبضہ میں ہی اور قبضہ ہی تو پندرہ حصہ آئین کا ہی ایمانداری مقتضی اس امر کی ہی کہ ہرگز ایسا پٹہ جسمیں نقص عظیم ہو کسی رعایا کو واپس نہ دیا جائے بلکہ ہمارا کام ہی کہ ایسے پٹے کو اپنے مالک زمیندار کو جسکی مختاری

کے ملنے کی مجھے اُمید تو یہی ہے دکھلائیں تمکو ایک دن اپنی اِس بات پر پچھتانا پڑیگا پس رخصت ہو جاؤ عبث سر میرا نہ پھراؤ ہیراتیس افسردہ خاطر ہو گھر گیا

نصیحت

بہتیرے آدمی ایسے نظر آتے ہیں کہ اگر تھوڑی بھی تکلیف پاتے ہیں بالکل ہاتھ پیر اونکے پھول جاتے ہیں صبر کی باگ ہاتھ سے چھوڑ دیتے ہیں اور اپنی اُمید کے رشتہ کو توڑ دیتے ہیں مگر ہیراتیس کیا قوی دل تھا اور کیسا خدا پر متوکل تھا کہ ایسی آفت ناگہانی پر بھی مطلقاً نہ گھبرایا اور کچھ بھی ہراس اوسکے جی میں نہ سمایا

جب موسن نے اپنے باپ کی سرگذشت سب سنی اپنا رنج جو مرغی کے اوڑ جانے سے ہوا تھا بالکل بھول گئی اور دل سے اپنی ما کی طرف متوجہ ہوئی اگرچہ اوسکی ما نے اُن مصائب کو سنکر ضبط کرنے کی بہت کوشش کی مگر ایسے صدمۂ ناگہانی سے اپنے تئیں سنبھال نہ سکی چند گھنٹے تک اوسکو بخار بشدت رہا قریب صبح کے

بخار تخفیف ہوا اور نیند آنے لگی چنانچہ سوسن کا ہاتھ اپنے ہاتھ پر رکھکر
سو گئی سوسن اوس جگہ سکوت کے عالم میں بے حس و حرکت بیٹھی
رہی تاکہ اوسکی ماکسی طرح کی تکلیف نپاے اور اوسکے سونے میں
خلل نہ آئے اس اثنا میں چراغ جو قریب وہاں پر جلتا تھا گل ہونے لگا
سوسن نے اپنے دل میں اندیشہ کیا کہ یہہ چراغ اسوقت گل ہوتا ہے
مبادا اسکی بدبو سے کہ گل ہونے کے باعث ہوگی میری ما نیند سے
چونک اوٹھے آہستہ اپنا ہاتھ اوسکے ہاتھ پر سے اوٹھاکر دبے پاؤں
جاکر چراغ کو وہاں سے ہٹا دیا وہ عجب وقت سنسان اور خاموشی کا تھا
اس اثنا میں سفیدہ صبح کا نمودار ہونے لگا اور آفتاب عالمتاب کے
طلوع کا وقت آپہنچا سوسن دریچہ پر بیٹھکر صبح کی کیفیت کی سیر کرتی
اور طائروں کے چہچہے پر کان دھرتی تھی یکایک سوسن کی ما
نیند سے چونک کر کچھ بڑبڑانے لگی سوسن نے کھڑکی میں ایک کپڑا
پردہ دھوپ سے بچاؤ کے لیے لٹکا دیا اوسوقت دور سے باجے کی
آواز سنی جب کہ وہ باجا قریب آیا دیکھا کہ قلب بجا رہا ہے سوسن نے
سب اپنے ساتھیوں کو بہار کا جشن کرتے دیکھکر پہچانا اور جب دیکھا

کہ وے لوگ درختوں کي شاخیں اور پھولوں کے ہار اور گلدستے ہاتھوں میں لیے ہوئے میرے ہي مکان کي جانب چلے آتے ہیں فوراً بہ آہستگي تمام دوڑکر دروازہ کھولا اور اون لوگوں سے ملنے کے لیے گئي سب کے سب خوشي کے مارے اوسے دیکھکر پکار اوٹھے واہ واہ لو سوسن وہ آئي یہي شاہزادي بہار کے میلہ کي ہے اور دو نے اوس مجمع میں سے سوسن کے پاس آکر کہا یہہ تاج شاہي لو سوسن نے انگلي اپنے لب پر رکھکر اپني ماں کے کمرے کي جانب اِشارہ کیا اوسکے اشارہ کرتے ہي قلب نے في الفور باجا بجانا موقوف کردیا سوسن نے شکر کرکے کہا کہ میري ماں بیمار ہے اور تم لوگ جانتے ہو کہ اوسکو میں تنہا چھوڑکر کسي طرح نہیں آسکتي یہہ کہکر اوس تاج کو آہستہ جدا رکھہ دیا تب اوسکے ساتھیوں نے کہا کہ تمہیں تجویز کردو کسکو ہم لوگ تاج پہنادیں سوسن نے کہا اي پیاري رعنا اس تاج کو تم پہنو یہہ کہکر اوسکے سر پر ٹوپي رکھہ دي اور ہنسکر کہنے لگي کہ آج بہار کي صبح بہت اچھي ہے اي دوستو قریب ہے کہ یہہ زمین گلستان کے قبضہ میں آجاے افسوس ہے کہ یہہ سب بہار کا میلہ موقوف

ہو جائیگا ای فلپ پھر تھوڑے روز کے واسطے باجا بجانا اور خوشی کرنا
کیا ضرور ہی فلپ نے کہا میں ہمیشہ کے لیے موقوف کردونگا اور میرا
ارادہ ہی اب باجا بجانے اور خوشی کرنے کا نہیں ہی اور سبھوں نے
سوسن کو سلام کرکے کہا بڑے افسوس کی بات ہی کہ تم ہم لوگوں کے
ساتھ نہیں آسکتیں اور میری سوسن کے مکان کے دروازے تک
اوسکے پیچھے دوڑی گئی اور کہا میں معذرت کرتی ہوں جو آپنے
پھول عنایت کیا تھا اوسکا شکر ادا کرنا میں بھول گئی تھی دیکھو کیسے
خوبصورت پھول پھولے ہیں اور گل بنفشہ جو میرے پاس ہیں کیسی خوشبو
دیتے ہیں جلد مجھے رخصت کرو ایسا نہو میں اپنے ہمراہیوں سے
پیچھے رہ جاؤں سوسن نے اوسے رخصت کیا اور آہستہ اپنی ما کے
بالین پر جاکر بیٹھی اور اپنی ما کے زرد چہرے کو جو سوتی تھی جب
بغور دیکھا دل میں کہنے لگی کہ جب ایک لڑکی فقط ایک پھول کے
باعث اسقدر میری احسانمند ہوئی تو میں اپنی ما کے احسان کا شکر
جسنے میری پرورش کی اور تعلیم دی کیونکر ادا کرسکونگی اور کچھ
سوئی کا کام بخیہ کرنے لگی اور سوچتی تھی کہ دیکھو اسکام کو

بھي ميري ماں نے مجھکو سکھلایا تھا سواے اِسکے جو کچھ میں جانتي ہوں سب اونھیں کي تعلیم ہی

سوسن کي ما جب خواب استراحت سے جاگي ماندگي اوسکي دور ہوئي اور بہار کي صبح دیکھکر کہنے لگي کہ میں اِسوقت خواب میں آواز باجے کي سن رہي تھي اور طنبور کي آواز نے مجھکو بہت خوفناک کردیا تھا کیونکہ مجھے یہہ خیال ہوا کہ شاید پلٹن میرے خاوند کے لینے کو آئي ہی مگر ای سوسن وہ صرف خواب اور خیال تھا جب میں جاگي تو مجھکو یقین ہوگیا کہ بیشک وہ خواب تھا پھر میں بآرام وآسایش تمام سوئي

(مصیبت کا خیال طبیعت کو بہت ملال دیتا ہی) جب اوس عورت بیچاري کي طبیعت میں سب خیالات جمع ہوئے اور اگلے دن کي سرگذشت جو اوسکے خاوند نے بیان کي تھي خصوصًا یہہ بات جو اوسکے خاوند نے کہي تھي کہ میں تین روز میں جدا ہونگا یاد آئي ہرچند اوسنے چاہا کہ پھر سوجائے تا یہہ سب خیال اوسکے دل سے کھو جائے لیکن ایسے اضطرار کي حالت میں کب نیند آتي ہی چونک اوٹھي اور کہنے لگي

خاوند میرا قریب ہی کہ سفر کرے اوسکے لیئے اسباب اور سامان سفر کا درست اور موجود کرنا ضروری ہی میں خوف کرتی ہوں کہ شاید دیر نہو گئی ہو سوسن تونے مجھے اتنی دیر تک کیوں سونے دیا کس لیئے بیدار نکیا سوسن نے کہا کہ ماں اب سامان درست اور طیار ہو جائیگا جلدی نکیجیے اوس روز سوسن کی ماں بسبب ضعف کے کوئی کام جلدی کا تو کیا ذکر ہی مطلقاً نہیں کر سکتی تھی ورنہ سوسن کی تیز دستی اور دانائی کی اوسکو اسقدر احتیاج نہوتی

سوسن کام کو بہت جلد مطابق حکم کے بجا لاتی تھی اور جب کوئی کام اوسکی راے پر چھوڑ دیا جاتا تھا اوسکو ایسی دانائی سے انجام دیتی تھی کہ اوسکی ماں کو تعلیم کرنے میں تکلیف اور تردد مطلقاً نہوتا تھا

سوسن اپنے باپ کی پوشاک درست کر رہی تھی ناگہان روز نے آکر آہستہ دروازہ کھٹکھٹا کر اوسکو باہر آنیکے لیئے اشارہ کیا جب وہ باہر آئی روز نے پوچھا کہ پہلے تم اپنی ماں کے مزاج کا حال بتاؤ کہ وے کیسی ہیں

سوسن شکر ہی کہ بہ نسبت سابق کے اب اچھی ہیں

روز مبارک ہو ایک اور بھی خوشخبری پہنچانے آئی ہوں لو یہہ چھوٹی سی تھیلی میں چھہ روپئے ہیں انکو ہم لوگوں نے آج میدہ کے روز ہر ایک کے دروازے پر پھر کر جمع کیا ہی انصاف کرو کہ اس دیہات کے باشندے کیسے فیاض ہیں جسکے دروازے پر ہم لوگ گئے نا امید نہ پھرے اب ہم سبھوں نے آپسمیں یہہ صلاح کی ہی کہ اس روپیہ سے تمھاری مرغی اوس ظالمہ کے پنجے سے چھوڑا لیں دیکھیں تو اب باربرہ کسطرح تمھاری مرغی ہضم کرتی ہی شاید اسوقت تم مکان سے باہر نجا سکتی ہوگی میں خود باربرہ کے پاس جاتی ہوں اور تمھاری مرغی فی الفور واپس لاتی ہوں یہہ کہکر خوشی خوشی باربرہ کے مکان پر گئی پہلے بنتی باربرہ کی خادمہ سے ملاقات ہوئی اوس سے باربرہ کی ملاقات کے لیئے اصرار کیا خادمہ اوسکو باربرہ پاس لے گئی باربرہ اوسوقت کوئی ایسا سا قصہ دیکھہ رہی تھی روز کے جاتے ہی اوسنے اوس کتاب کو اپنے باپ کے معاملات کے کاغذات کے بستے پر رکھکر اپنی لونڈی سے کہنے لگی کہ اسوقت تیرے آنے سے میں تو گھبرا گئی کیا تو سمجھی

آئي ہي ليكن جب روز كو بهي اوسكے پيچهے ديكها ازراه بناوٹ كے نفرت سے بول اوٹهي تونے كيوں نہيں كہا كہ باربره اسوقت مكان ميں نہيں ہي اور روز كي جانب مخاطب ہو كر كہنے لگي كہ تم كيوں آئي ہو كيا بهيكه مانگني ہي يا قرض لينا ہي

نصيحت

قاصدوں كو چاہيئے كہ دليري اور بردباري سے جسطرح روز نے باربره كے كلام كا جواب ديا ہي ايسے مواقع ميں مجيب ہوا كريں روز نے جواب ديا كہ جسنے مجهے بهيجا ہي وه محتاج بهيكه مانگنے يا قرض لينے كي نہيں ہي جس چيز كي وه طالب ہي اوسكي پوري قيمت ادا كرنے كو حاضر ہي يہہ كہكر تهيلي ميں سے ايك اشرفي نكالي اور كہنے لگي كہ جو جيب آپ كي طلب كے يہہ حاضر ہي لو ديكهہ لو كچهہ كهوٹي نہيں ہي دل چاہے دوسري بدل ليجيے اور مہرباني كركے سوسن كي مرغي اب عنايت كيجيے اوسي كي طرف سے ميں لينے آئي ہوں

جب روز نے پيغام كا تذكره كركے تهيلي روپيے كي كهلائي

مختار کي لڑکي کہ وہ بھي بموجب عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
کے اپنے باپ ہي سي تھي بنظر غور اوسکو ديکھکر دل ميں تصور کيا
کہ اس تھيلي ميں پانچ روپيہ سے تو کم نہونگے اگر اِسوقت ميں اپني چالاکي
کام ميں لاؤنگي کل اگر نہيں تو نصف ضرور ہي پاؤنگي يہہ سوچ کر کہنے لگي
کہ ميں کچھہ نہيں جانتي کسکي طرف سے مانگنے آئي ہو ميں تو ہرگز نہ دونگي
آپ عنايت کرکے اٹھنّي اپني اوٹھاکر اپنا رستہ ليجيے جا ماد سدھاريے
کل کے روز وقت معين پر اگر يہہ تاوان سوسن ادا کرلي تو مجھکو
کچھہ عذر نہ تھا بلکہ ميں نے تو کل ہي اوس سے کہہ ديا تھا کہ اگر اِسوقت
تاوان نہ دوگي تو پھر مرغي تمکو نہ مليگي اب تم اوس سے جاکر يہي بات کہہ دو
کہ مرغي سے ہاتھہ دھو رکھو

روز کہ مزاج اوسکا بہت غصہ ور تھا باربرہ کے دام فريب ميں
آکر بے تامل کہنے لگي کہ جو کچھہ خرچ ہوگا کرونگي پر سوسن کي مرغي
ضرور لونگي اگر ايک اٹھنّي نہ لوگي تو دو لو اور اس پر بھي اگر
راضي نہيں تو تين اٹھنّي حاضر ہيں يہہ کہکر غصہ سے تين اٹھنّي ايک ايک
کرکے ميز پر رکھہ دي تب باربرہ نے آہستگي کہنے لگي کہ اسقدر ميں

بھي ہوگا روز نے کہا کہ اگر تنے اپنے ایمان کو چھوڑ دیا تو خیر چار اٹھني لو اسپر بھي اوسنے نہیں کي پھر روز پانچ اٹھني دینے پر مستعد ہوئي باربره نے جب دیکھا کہ اب تو شکار میرے دام فریب میں بخوبي پھنس چکا ہے نا رضامندي کي صورت بناکر یک لخت چپ ہو رہي یہاں تک کہ روز عجلت کے ساتھہ اسي طرح ایک ایک اٹھني بڑہاتي گئي اور تھیلي اوسکي بالکل خالي ہوگئي باربره نے جب سب روپیہ میز پر پھیلا ہوا دیکھا طمع دامن گیر ہوئي اور اوسقدر زر تاوان لیکر مرغي کے واپس دینے پر راضي ہوئي روز نے روپئے کو باربره کے سامھنے ہٹا دیا بعد اسکے فوراً یہہ سوچي کہ میں صرف درمیاني ہوں شاید اسقدر تاوان دینا میرے ساتھیونکو منظور نہو یہہ تصور کرکے سب اٹھنیونکو پھر اوٹھا لیا اور دانائي سے کہا کہ میں اسوقت جاتي ہوں پہلے اپنے دوستوں سے صلاح کر لوں بعد اسکے سمجھا جائیگا

روز نے جب یہہ ماجرا اپنے دوستوں سے آکر کہا سب کے سب باربره کي شرارت پر متعجب ہوکر بالاتفاق یہہ کہنے لگے کہ ہم لوگ حاضر

ہیں اگر باربرہ چاہتے سب روپیہ لے لیتے لیکن سوسن کی مرضی دیکہ وے اور سب کے سب جمع ہوکر سوسن کے پاس گئے اور ساری سرگذشت کہہ سنائی اور کہا کہ سے لے روپئے حاضر ہیں تو جو چاہو سو کرو سوسن کچھہ جواب شکریہ دینے پائی تھی کہ وے سب فی الفور روپیہ دیکر اور فقط روزر کو اس کام کے انجام کے لیئے چھوڑ کر چلے گئے

طریقہ احسان لینے کا ایسا بھی ہے جس سے احسانمند کے دل کی فیاضی ظاہر ہوتی ہے احسان کرنا بہتیرے جانتے ہیں مگر احسان ماننے کے طریقوں سے بہت کمتر واقف ہیں

سوسن اگرچہ دل سے اپنے دوستوں کے سلوک پر احسانمند ہوئی لیکن چونکہ وہ خود بھی فیاض تھی یہہ امر کچھہ اوسکے تعجب کا باعث نہوا اور روپئے کی تھیلی کو جسطرح کہ وہ خود دیتی لے لیا اور روپیہ دیکھتے ہی اوسکو اپنی ما کی تمناے دلی کہ کاش اسقدر روپیہ پاس ہوتا جو اوسکے خاوند کے عوضی کو دینے کے لیئے کفایت کرتا یاد آئی اور دل میں کہنے لگی کہ گو روپیہ قلیل ہے مگر تاہم کسی قدر تو اپنے باپ کی رہائی کی سبیل ہے جب روزر سے کہا کہ میں مرضی لینے کے لیئے

جاؤں سوسن کہنے لگی بیشک مجھے اپنی مرغی کے واپس ملنے کی بہت
تمنا ہی مگر اسوقت مجھکو اوسکا خیال نہ تھا بلکہ اپنے باپ کی مصیبت کو یاد کرتی
تھی اور سب اپنے دل کے خیالات سے روز کو آگاہ کرکے کہنے لگی
کہ اگر اس روپیے کے خرچ کرنیکا اختیار تم لوگ مجھکو دیتے ہو تو میں
چاہتی ہوں کہ اپنے باپ کو دوں روز نے بہت خوشی سے کہا
کہ یہہ راے تمھاری ہی سی نیک ہی یہہ مال تمھارا ہی جو
چاہو کرو لیکن مجھکو افسوس ہی کہ باربیرہ تمھاری مرغی رکھہ چھوڑیگی خیر وہ
مرغی کے رکھہ لینے میں کچھہ خوش نہ رہیگی اور تم یوں بھی خوش رہوگی
کیونکہ اپنی ذات سے بہت نیک ہو اور سوسن کی سوزن کاری دیکھکر
کہنے لگی کہ اگر کچھہ کام ہووے تو کہو کل اگر تمھاری مدد کروں جب میں نے
تم سے کچھہ بنانا سیکھا پہلے میرا جی کام کرنیکے لیئے مطلقاً نہیں چاہتا تھا
لیکن اب تو میں قینچی اور سوئی کو یک لحظہ نہیں بھولتی اور ہنس کر
کہنے لگی کہ سینے کے فن میں مجھکو بھی اب اوستاد شمار کیجیئے اور
اگر آپ کو کچھہ اسمیں شبہہ ہو تو امتحان میرا لیجیئے سوسن نے
کہا بیشک تمھاری اوستادی میں کچھہ بھی شبہہ نہیں ہی اور

اور میں بخوشي تم سے امداد چاہتي مگر افسوس ہی کہ جس کام کے بنانے کي ضرورت تھي وہ طیار ہو چکا کل کے روز مجھکو البتہ ایک اَور بڑا کام کرنا ہی اوس سے ابھي میں تمکو مطلع نکرونگي کیونکہ وہ شاید مجھسے نہوسکے

اِسکے پہلے سوسن نان پاؤ اور شیرمال کے پکانے میں اپني ماکي مدد کیا کرتي تھي اور جب کہ اوسکي ما نے بسبب ضعف اور علالت کے روٹي پکاني چھوڑ دي ایک روز تاڑي فروش آکر کہنے لگا کہ بہت عمدہ تاڑي موجود ہی خمیر کے واسطے اگر درکار ہو تو لو سوسن کي ما نے افسوس کرکے کہا مجھکو اب ضرورت تاڑي سے خمیر کي نہیں ہے کیونکہ میں بسبب ضعف کے اب روٹي پکانے کي بھي قوت نہیں رکھتي سوسن کہ اوس جا موجود تھي بردباري سے کہنے لگي اگر آپ اجازت دیجئے تو میں اِس کام کے کرنیکا قصد کروں اوسکي ما نے خوشي سے اجازت دي اور چونکہ اوسنے کبھي اِس کام کو پہلے کیا نہ تھا اِس باعث سے بلاتجربہ اپنے اسقدر سیکھنے پر اعتماد نکر کے روز سے کہنے لگي کہ جب تک میرا ارادہ پورا نہووے یعني جس کام کے کرنے کي خواہش رکھتي ہوں

وہ انجام کو نہ پہنچے اظہار اوسکا تم سے نکرونگی

نصیحت

فی الحقیقت آدمی کو چاہیئے کہ جب تک اوسکو کسی کام کا تجربہ بخوبی نہووے اور اپنے دل سے شبہہ اوسکے انجام ہونے یا نہونیکا نکہووے کبھی دعوی بیہودہ اور لاطائل سے لب اپنے نہ کہولے کیونکہ اگر اوس سے وہ کام جسکا دعوی کیا تھا انجام ہوگیا تو لوگوں کو اوسکے مشتاق ہونیکا بہانہ ہاتھ آتا ہی ورنہ وہ شخص خفت اور خجالت کا نشانہ ہوجاتا ہی

سوسن بہت احتیاط اور ہوشیاری سے روٹی پکانے میں مشغول ہوئی اور جب صبح کے وقت روٹی طیار ہوئی اپنی ماکو چکہنے کے لیے دی چونکہ بہت عمدہ اور نفیس بنی تھی اوسکی مانے چکہکر بڑی اوسکی تعریف کی زمیندار کا آدمی ایک روز پہلے تمام گانو میں روٹی کی تلاش میں پھرا اور اوسکو نہ ملی تھی دوسرے دن سوسن نے جب یہہ روٹی نفیس طیار کی زمیندار کے پاس کہانے کے لیے بھیجدی اور چونکہ زمیندار

اور اوسکی دونوں بہنوں کو کہ سبکے سب بہت دانا اور فیاض اور ادیب پرور تھیں
جب سے وے یہاں میں آئے تھے ایسی عمدہ روٹی کبھی نصیب نہوئی تھی یہہ نعمت غیر مترقبہ جو پائی
کھا کر بہت محظوظ ہوئے اور زمیندار کی بہنیں اپنی خادمہ سے پوچھنے لگیں
کہ اسکا پکانیوالا کون ہی اور جب سنا کہ ایک بارہ برس کی لڑکی نے
یہہ روٹیاں پکائی ہیں تو بہت متعجب ہوئیں خادمہ نے جو اوسکے ساتھ
اوسکے لڑکپن سے محبت رکھتی تھی موقع وقت پاکر اوسکی بہت سی
تعریف کی اور کہنے لگی کہ وہ ایک چھوٹی سی لڑکیا بڑی محنتی ہی اگرچہ
قد وقامت میں بڑی معلوم ہوتی ہی لیکن سن میں بہت چھوٹی ہی نہایت
فائق خوب صورت دیکھنے کے لائق ہی اور بڑی خوبی اوسمیں
یہہ ہی کہ کام کو بھی خوبصورتی کے ساتھہ انجام دیتی ہی اور طرہ یہہ ہی
کہ باوجود ان سب وصفوں کے وہ اپنی کسی بات پر نازاں نہیں ہی
تو بھی مانند آپ کے اپنی عزت اور توقیر بنائے رکھتی ہی میں ہمیشہ
اوسکو صفائی کے ساتھہ جیسا کہ لڑکوں کو چاہیئے دیکھتی ہوں
کبھی اپنی ما اور کبھی اچھے لوگوں کے ساتھہ رہا کرتی ہی اور اوسکی
ماکو بھی اوسکے ساتھہ کمال محبت ہی یقین جانیئے کہ میری کوئی لڑکی

اگر اوسکی آدھی صفت کے ساتھہ بھی موصوف ہوتی تو میں اوسے ویسا ہی بلکہ اوس سے زیادہ پیار کرتی اور اوس لڑکی کے دو بھائی اوس سے چھوٹے ہیں اور وہ اپنے بھائیوں سے ایسی محبت رکھتی ہی جیسی اوسکی ما اوسپر مہربان ہی میرا لڑکا قلب کہتا تھا کہ اوسنے اپنے بھائیوں کی ایسی تعلیم کی ہی کہ اوسقدر وے مدرسہ میں اپنے اوستاد سے بھی نہ سیکھے ہونگے اب جو میں نے یہہ تقریر بطوالت کی ہی اسکو معاف فرمائیے کیونکہ جب میں سوسن کی تعریف کرتی ہوں تو میری زبان نہیں رکتی اور اوسکی توصیف سے کسی طرح سیری نہیں حاصل ہوتی زمیندار کی بہنوں نے کہا کہ تم نے اسقدر اسوقت اوسکی تعریف کی کہ مجھکو اوسکے دیدار کا ازبس مشتاق کر دیا اب اوسے جلد بلواؤ تاکہ سیر کو جانے سے پہلے اوس سے ملاقات ہوجاوے خادمہ نے فوراً قلب اپنے لڑکے کو سوسن کے بلانے کے لیئے بھیجا

سوسن اگرچہ اوسوقت کام میں مشغول تھی مگر اپنی دانائی اور ہوشیاری سے چونکہ ہمیشہ صفائی کے ساتھہ رہا کرتی تھی اس بابت

اوسکو زمیندار کے مکان پر جانے کے لیئے کچھہ تہیہ کرنا پڑا اور وہی کپڑے جو روز پہنے رہتی تھی پہنے ہوئے روزی کی ماکے ہمراہ کہ وہ بھی زمیندار کے یہاں شبنم کا کپڑا بیچنے کے لیئے جاتی تھی چلی اور جب زمیندار کی بہنوں کے پاس پہنچی وے لوگ کہ بڑی مردم شناس تھیں سوسن کی بردبار صورت دیکھکر اور اوسکے کلام سنجیدہ اور معقول سنکر بہت محظوظ اور خوش ہوئیں اور اپنے بھائی سر آرتھر سومرس کو سوسن سے ملاقات کرانے کے لیئے پوچھنے لگیں معلوم ہوا کہ اونکو اسوقت فرصت نہیں ہے کسی شخص کے ساتھہ بیٹھے ہوئے کاغذات دیکھہ رہے ہیں اس اثنا میں سوسن نے اپنی ماکے پاس جانے کے واسطے اجازت چاہی وے سب رخصت دیکر خوشی سے کہنے لگیں کہ چھہ بجے شام کو ہم لوگ تمہارے مکان پر آئینگے

سوسن کے جانیکا حال ایسے امیر زمیندار کے مکان پر ممکن نہ تھا کہ کسی شخص خصوصاً باربرہ اور اوسکی خادمہ سے پوشیدہ رہ سکے وے دونوں اس حال سے واقف ہو کر پہلے سے سوسن کے آنے کی منتظر تھیں تاکہ اوس سے وہاں کا حال دریافت کریں اور جب سوسن

اپنے باغ میں جو متصل اوسکے مکان کے تھا پہنچی بار برہ دیکھتے ہی پکار اوٹھی
کہ وہ سوسن آئی اور اپنی خادمہ سے کہنے لگی کہ میں دوڑ کر جلد جاتی ہوں
اور سب حال فی الفور اوس سے دریافت کراتی ہوں

بار برہ باوجود اسقدر تمکنت اور بد دماغی کے غرض کے وقت بلا غیرت
اور حمیت کے بہت عاجزی اور منت کے ساتھ پیش آتی تھی سوسن
کہ اپنی ماں کے لیئے یخنی میں ڈالنے کے واسطے اجواین ڈھونڈھ رہی تھی
بار برہ لپکا ایک اوسکے پاس پہنچکر کہنے لگی کہو سوسن آج کا دن تمھارا
کسطرح گذرا سوسن اخلاق کے ساتھ کہنے لگی شکر ہی کہ آج تو
بافضال الہی میری ماں کچھ اچھی ہیں بار برہ اپنی خادمہ کی جانب چشمک
کرکے سوسن سے کہنے لگی کہ اب تو آپ یک بیک بہت ہی خلیق
اور مہذب ہوگئیں اس سے معلوم ہوتا ہی کہ شاید آج آپ نے
کچھ اشرافوں کی صحبت اوٹھائی ہی کہیئے تو کہاں تشریف لے گئی
تھیں بیٹی بار برہ کی خادمہ نے سوسن سے کہا کیا تم زمیندار کی
بہن مس سومرس کے پاس گئی تھیں یا اونکی خادمہ پاس
سوسن نہیں میں تو مس سومرس کے یہاں گئی تھی

باربره گیا مس سومرس پاس اور متعجب ہوکر اپنی خادمہ سے سرگوشی کرکے کہنے لگی کہ اب تو سوسن نے مس سومرس سے ملاقات کی ہے دریافت کرنا وہاں کی گفتگو کا ضرور ہوا اور سوسن جب مکان میں جانے لگی باربره نے کہا ذرا ٹھہر جاؤ دو یک بات تو کرلو

سوسن اسوقت میں توقف نہیں کرسکتی کیونکہ ما کے واسطے مجھکو بہت جلد یخنی طیار کرنی ہے اور یہہ کہکر گھر میں گھس گئی

جب سوسن چلی گئی باربره اپنی خادمہ سے کہنے لگی کہ خدا کی پناہ اسوقت تو سوسن کے دماغ میں یخنی ہی چڑہی ہوئی ہے اور اپنا حال کچھ بھی نہیں کہتی سچ ہے کہ میرے باپ نے بھولی سوسن اسکا نام بہت مناسب رکھا ہے بلکہ میرے نزدیک تو وہ بڑی سادہ لوح ہے چاہیے وہ سادہ لوح ہو یا نہو لیکن مجھکو جس بات کا دریافت کرنا ہے اوسکو تو ضرور تحقیق کرونگی یقین ہے کہ جب یخنی کا خیال اوسکے دماغ سے جاتا رہیگا تو سب حال مفصل بیان کریگی میں اسوقت اوسکی ما کی عیادت کے حیلے سے مکان میں جاتی ہوں یقین ہے کہ اس بہانہ سے وہ اخلاق کے ساتھہ پیش آویگی یہہ کہکر سوسن کے

پہنچتے ہی مکان میں داخل ہوئی دیکھا کہ سوسن یخنی پکا رہی ہے باربرہ کہنے لگی کہ کیا یخنی طیار ہو گئی خوشبو تو بہت دے رہی ہے جب یہہ طیار ہو جاوے اور تم اوسے لیکر اپنی ماں کے پاس چلو تو میں بھی اونکے مزاج کے دریافت کرنیکے لیئے تمہارے ساتھہ چلونگی سوسن کہ اپنی مرغی کے حال کو بالکل بھول گئی تھی ہنس کر کہنے لگی کہ بہت مہربانی کیجیئے بیٹھیے ابھی میں نے اجواین ڈالی ہے اب یخنی بہت جلد طیار ہو جاتی ہے

باربرہ نے اس مہلت کو غنیمت جانکر پھر زمیندار کے مکان پر جانیکا تذکرہ چھیڑا اور چونکہ اوسکو اپنی پوشاک نفیس اور غذاے لطیف کا بڑا خیال رہا کرتا تھا اس سبب سے باربار پوچھتی تھی کہ بتاؤ مسز مرس کیا کپڑا پہنے تھیں اور کھانا کسطرح کا وہاں پر کھانے میں آیا تھا اور جب سوسن سے حال مسز مورس کے وعدہ کرنیکا چھہ ہفتے کے وقت آنے کے لیئے سنا بہت متعجب ہو کر پوچھنے لگی کہ سوسن تمہاری دانست میں ایسے وعدے سے کیا غرض سمجھی جاتی ہے

سوسن   میرے نزدیک تو جو اونھوں نے کہا ہے وہی ہوگا یعنی مطابق وعدے کے چھہ ہفتے آئینگی

باربرہ یہہ بات تو آفتاب سی روشن ہی مگر شاید اِس وعدے سے کچھہ اَور تو اونکا مطلب نہیں ہی اور تم جانتی ہو کہ جو لوگ کہتے ہیں وہ ہمیشہ کرتے نہیں

سوسن اوسکے کلام ابلہ فریب سے تجاہل عارفانہ کرکے مسکرائی اور کہنے لگی کہ ہاں مگر ہمیشہ وہ ہر شخص ایسا نہیں کرتے

باربرہ شرمندہ ہوکر کہنے لگی ہاں سچ ہی ہمیشہ نہیں مگر اِس طرز تقریر سے تو معلوم ہوتا ہی کہ مس سومرس کے آنیکا گویا تمکو یقین واثق ہی

سوسن نے اوسکی رفع خجالت کے لیئے کہا نہیں اسوقت تو یہہ بات کچھہ خاص بہ نسبت مس سومرس ہی کے نہیں تھی

جب سوسن نے یخنی طیار کی ایک برتن میں نکالی باربرہ دیکھکر کہنے لگی کہ یہہ تو بہت خوب مزہ دار معلوم ہوتی ہی اور چکھنے کے بہانے پیالے کو اوٹھا بے تامل پینا شروع کیا سوسن یہہ حال دیکھکر گھبرا گئی کہنے لگی کیا ایک ہی چمچہ نہ لوگی یہہ بات سنتے ہی باربرہ بہت غصہ ہوئی اور یخنی کے پیالہ کو رکھکر کہنے لگی ہاں ایک ہی چمچہ تو تھوڑی سی یخنی کے لیئے تمھاری جان کیوں نکلی جاتی ہی لو اگر پھر میں کبھی تمھاری یخنی چکھوں

تو اسطرح کی بددماغی کر لینا بلکہ اگر کبھی تمھارے گھر میں قدم بھی رکھوں تو جو چاہنا وہ کہہ لینا اور مکان سے جھنجھلا کر یہہ کہتی باہر نکل آئی کہ واہ کیا خوب تو نے مجھے سوٗر کا بچا بنایا

سوسن پہلے بلاسبب باربرہ کے غصہ ہونے سے بہت متعجب تھی پر جب ذکر سوٗر کے بچے کا اوسکے مُنہہ سے سنا ناخوش ہونے کی وجہ معلوم کی چاہا کہ بمعذرت اوسکے پیش آئے اور کسی طرح یہہ شبہہ اوسکے دل سے اوٹھائے مگر چونکہ باربرہ اپنے گھر چلی گئی اس سبب وہ مجبور ہوئی اور باربرہ کے ناراض ہونے کا یہہ سبب تھا کہ سوسن لڑکپن میں جبکہ زبان بھی اوسکی اچھی طرح صاف نہوئی تھی ایک روز اپنے دروازے پر بیٹھی دودھ روٹی کھا رہی تھی کہ ایک سوٗر کے بچے نے اوسکے پاس آکر کھانیکے لیئے پیالے میں منہہ ڈالنے کا ارادہ کیا سوسن نے چاہا کہ اوسکو بھی کھلائے مگر کھانا بہت تھوڑا تھا اس لیئے اوسے اونٹ کے منہہ کو زیرا سمجھکر خیال کرنے لگی کہ یہہ تو اگر پائیگا بالکل ہی چکھہ جائیگا اور گھبراکر کہنے لگی کہ کیا ایک ہی چمچہ لیگا اے تور کے بچے یہہ بات سوسن کی سب لڑکوں میں اسقدر مشہور ہوئی کہ ضرب المثل ہوگئی

اور جب کوئي لڑکا کسي اچھي چيز کو طمع سے زيادہ چاہتا تو اوسکے جواب ميں يہہ مثل کہي جاتي تھي باربره جب لڑکوں کے ساتھہ کھيلتي تو اوسکے لالچي ہونے کے باعث اِس مثل کو سب لڑکے اکثر اوس سے کہا کرتے تھے سوسن جب سياني ہوئي تو اِس مثل کو بالکل بھول گئي مگر باربره کے خيال پر اب تک چڑھي تھي اِس وجہہ سے جب سوسن نے ايک چمچہ يخني پينے کے ليے کہا باربره کو وہي مثل ياد آئي اور يہہ بات سنکر جھنجھلائي سمجھي کہ اِس کہنے سے سوسن کي وہي مراد ہے

باربره کي خادمه اوسکو غصه ميں سوسن کے مکان سے باہر آتے ديکھکر کہنے لگي مجھے تو اِسي بات سے بہت تعجب تھا کہ آپ نے کيوں اوسکے مکان ميں قدم رنجه فرمايا زميندار کے مکان کي خبر سننے سے آپکو غرض کيا آپ کے تو باپ آج صبح سے وہيں تھے اور ابھي آئے ہيں جو کچھہ حال وہاں کا دريافت کرنا تھا اونھيں سے پوچھہ ليتيں باربره زميندار کے پاس اپنے باپ کے جانے کا حال نہيں جانتي تھي اِس وجہہ سے کہ وه اپنے کہيں آنے جانے کا حال گھر ميں بھي کسي سے

نہ کہتا تھا اور اسی سبب سے لوگ اوسکے سراغ میں اکثر رہا کرتے تھے
اگرچہ مختار عیار بڑا چالاک اور ہوشیار تھا اور اپنی سب باتوں کا
پردہ دار تھا لیکن باوصف اسکے باربرہ میٹھی میٹھی باتوں سے
اوسکو بھی فریب دیتی تھی اور دھوکھا دیکر سب حال اوسکے دل کا
دریافت کر لیتی تھی جب اوسکو معلوم ہوا کہ میرا باپ بھی زمیندار کے
مکان پر گیا تھا اس حال کے دریافت کرنیکے لیئے اوسکے پاس گئی
دیکھا کہ وہ تو کسی سوچ میں ناک بھوں چڑہائے متردد اور متفکر ہو رہا ہے
سمجھی کہ اس وقت کچھ بات پوچھنے کا موقع نہیں ہے تاہم اوسکی
طبیعت کا حال دریافت کرنے لگی جب کچھ جواب نہ پایا بلکہ اوسکو
کمال رنجیدہ دیکھا تو سوسن کی مانند کچھ دلجوئی اوسکی کر کے خوش نکیا
اور نا اُمید اور ناراض ہو اپنی خادمہ سے آکر کہنے لگی کہ اس وقت میرے
باپ کا مزاج ایسا برہم ہے کہ کوئی شخص اوس سے بات نہیں کر سکتا

درحقیقت کیس مختار اوس وقت خوش نہ تھا کیونکہ جب
صبح کو اوسے زمیندار سے کام پڑا تو اوسکو اپنی گوں کا نہ پایا اس سبب سے
بہت رنجیدہ ہوا اور ہراس اوسکے جی میں سمایا بیشک وہ

ڈرا ہی چاہے کیونکہ سر آرتھر سومرس بہت ہی قانون دان تھا اور ساتھ اوسکے ایمان داری کی صفت بھی اوسمیں موجود تھی اور کسیں مختار قانون دانی اور ایمان داری کے یکجا جمع ہونے کو اجتماع ضدین کی طرح محال سمجھتا تھا اور جب سے پیشہ مختاری کا اختیار کیا تھا کبھی اوسنے کسی ایسے شخص کو نہ پایا تھا اور نہ کوئی ایسا مقدمہ اوسکو پیش آیا تھا بلکہ کسی سے سنا بھی نہ تھا سر آرتھر بہت ہی فیاض اور راست باز تھا لیکن مختار فیاضی کو مکر کا دام اور راستی کو فریب کا ہتکھنڈا اور کبھی بیوقوفی کی علامت سمجھتا تھا الغرض اوسکے دل میں ہنوز یہہ بات قرار نہیں پائی تھی کہ سر آرتھر ایمان دار ہے یا فریبی مگر وقت سمجھانے حساب کتاب اور بیان کرنے حالات مقدمات کے مختار مذکور سمجھ گیا کہ اس سے کسی طرح میری چالاکی پیش نہ جائیگی اور حیران ہوا کہ باوجود واقفیت کے قانون کی سب راہوں سے سر آرتھر راستی کے راستے پر کیونکر چلتا ہے اور خوشامد سے اوسکی قانون دانی کی بڑی تعریف کی سر آرتھر نے کہا میں تو ججی کے عہدہ سے اب مستعفی ہوگیا ہوں مختار یہہ بات

سنکر زیادہ تر متعجب ہوا کہ کیونکر سر آرتھر نے تیس ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی چھوڑ دی سر آرتھر نے کہا کہ میں اپنا روزگار ترک کرکے فقط خانہ نشینی کا لطف اوٹھانے کے لیئے اس دیہات میں آیا ہوں چاہتا ہوں کہ یہاں کی رعیتوں کو خوش اور رضامند رکھوں تب مختار نے اس خیال فاسد سے کہ یہہ دیہات کے کاموں سے بسبب آرام طلبی کے غافل رہیگا اپنے دل میں بہت خوش ہوکر تذکرہ نئے پٹوں اور آور مقدموں کا شروع کیا سر آرتھر نے کہا میرا ارادہ ہر روز گھوڑے پر گانو کے گرد ہوا کھانے کا ہے اسلیئے میں چاہتا ہوں کہ ایک نیا صاف راستہ نکالوں یہہ کہکر نقشہ گانو کا دیکھا اور راہ جدید تجویز کی اتفاقاً بیچ میں اوس راہ کے پرائیس کاشتکار کا باغ بھی آجاتا تھا اسلیئے زمیندار کو اوسکے اجرا میں تامل ہوا کیس موقع وقت پاکر کہنے لگا کہ پرائیس کے پاس جسقدر زمین ہے وہ تو سب آپ ہی کے اختیار میں ہے

سر آرتھر   کسطرح میرے اختیار میں ہے ابھی تو میعاد میں اوسکے پٹہ کے دس برس باقی ہیں جمعبندی تو دیکھوں شاید مجھے سہو ہوگیا ہو

مختار مہربان میرے آپ نے غلطی کی ہی اور نہیں بھی کی ہی کیونکہ پٹہ کے مضمون سے دس برس میعاد میں باقی رہنا اور بھی اوسکا گذر جانا دونوں باتیں پائی جاتی ہیں خلاصہ حال یہہ ہی کہ اوس پٹہ کے لکھنے ہی میں ایسی غلطی ہوئی ہی جس باعث سے وہ ناجائز اور ناممکل ہی میں نے اوس پٹہ کی شرح میں ایک نقص عظیم نکالا ہی اور یہہ میں شرط کر سکتا ہوں کہ اوس نقص کے باعث سے وہ کبھی عدالت میں کبھی جائز اور مقبول نہوگا

جب مختار نے سر آرتھر کو اپنی باتوں پر متوجہ پایا اور اوسکو بغور سنتے دیکھا دل میں کہنے لگا کہ اب تو مطلب میرا بر آیا اور اوسکو اپنے دام میں پھنسایا سر آرتھر نے پوچھا کیا تمکو اوس پٹہ کی ناجوازی پر اطمینان کلی ہی

مختار اسقدر مجھکو اس بات پر اطمینان حاصل ہی کہ اگر ایسا نہو تو میں اپنی ساری خیر خواہی اور کارگذاری کھو ڈالوں بلکہ اپنی زندگی سے بھی ہاتھ دھو ڈالوں

سر آرتھر پھر یہہ تو میرے مطلب ہی کی بات ہی

خوشی کے ساتھہ پٹہ کی ناجوازی کی وجوہات بہ تقریر طول و طویل مختاروں کی مانند اسطرح پر بیان کرنی شروع کیں کہ اوس پٹہ میعادی بست سالہ میں یہہ شرط مندرج ہے کہ ہرابیس اور اوسکی بی بی سوسنہ اور بعد اوسکے اولاد اونکی تاریخ تحریر پٹہ سے بیس برس تک قابض اور دخیل رہیں پس جب کہ حسب شرط بندوبست آپ کے بھائی بنجمن سومرس کو یہہ اختیار ہی نہ تھا کہ کسی شخص کو ایسا پٹہ لکھدیں جسکے ذریعہ سے بعد فوت کاشتکار کے تا انقضاے مدت مندرجہ پٹہ مذکور کے اوسکی اولاد کے ساتھہ بھی اوس پٹہ کی شرائط بحال رہیں تو پھر ایسا پٹہ اونکا دیا ہوا کب لائق جواز کے ہوسکتا ہی یہہ بڑی غلطی فاش ہے اگرچہ اکثر غلطیاں پٹوں میں ہو جاتی ہیں لیکن میں نے ایسی غلطی کبھی نہیں دیکھی ہے سر آرتھر یہہ باتیں سنکر خاموش ہو رہے

مختار اجی صاحب آپ چپ کیوں ہوگئے کیا اب بھی کچھہ شبہہ باقی ہی اور یا اِسمیں کچھہ تامل ہے

سر آرتھر ہاں البتہ ذرہ تامل ہے

مختار اسکی تدبیر تو بہت سہل ہے کیونکہ پٹہ میرے ہی

پاس ہے سب کام ہوجائیگا اور کسی طرح سے اِس کام میں آپکا نام ظاہر ہونے نپائیگا انجام ہونا اِسکا کیا دشوار فقط آپکا حکم درکار ہے اور آپ کی اطمینان کے لیئے میں سب صورت حاضر ہوں کیا اجازت ہے اب تدبیر نالش کی کروں

سر آرتھر نہیں تم بہت کچھ کہہ چکے مگر ایک امر ابھی تک بھولے ہوئے ہو

مختار وہ کیا بات ہے

سر آرتھر وہ یہہ ہے کہ میرے باعث سے ایک غریب آدمی ناحق تباہ اور برباد ہوجائیگا کہو تو تمھارے ہاتھہ کیا آئیگا

کیس مختار یہہ بات سنتے ہی سمجھا کہ سر آرتھر ہرگز میرے داؤ پر نہ چڑہا پانسہ الٹ گیا بنا کھیل بگڑ گیا چھکے چھوٹ گئے نہایت شش و پنج میں ہوکر حیران اور ششدر غمگین اور مضطر ہونے لگا چہرہ سرخ زرد ہوا ناامید دل سرد ہوا دل میں سوچنے لگا کہ افسوس ناحق میں نے قبل دریافت کرنے اوسکے مزاج کی کیفیت کے اپنی طبیعت کی حقیقت سے اوسکو آگاہ کر دیا

پھر بناوٹ سے کہنے لگا کہ اگر یہ آسیب مفسد نہ ہوتا تو مجھکو بھی اوسکے حال پر بیشک رحم آتا سر آرتھر نے کہا کیا وہ فسادی ہے اگر وہ حسب قول تمھارے حقیقت میں فسادی ہے تو اس زمین سے کیا بلکہ اس گانو سے اوسکے نکالنے کی جلد تدبیر کرونگا جب آپ گھر جائیے تو مہربانی کر کے ضرور اوسکے پتہ کو بھیجدیجیے تا کہ میں قبل دائر کرنے مقدمہ کے اپنی دلجمعی بخوبی کرلوں مختار یہہ بات سنکر بہت خوش ہوا اور سوچنے لگا کہ ایسے وقت میں سر آرتھر کی طبیعت میری توں مسرور ہے مختاری کے حاصل کرنیکے لیے بھی کچھہ تہہ جمانی ضرور ہے اور کہنے لگا کہ آپکو کیوں تکلیف دوں اگر فرمائیے تو آپ کے مختار کے پاس بھیجدوں لیکن معلوم نہیں آپ نے کس شخص کو اپنی مختاری کے لیے تجویز کیا ہے سر آرتھر نے کہا تم اوس پتہ کو میرے ہی پاس بھیجدو مختار یہہ جواب سنتے ہی رنجیدہ اور نا امید ہو کر اپنے گھر پھر آیا اور یہی سبب تھا کہ جب باربرہ اوسکے پاس دریافت حال کے لیے گئی تو اوسکو کبیدہ خاطر پایا مختار جب سے اپنے گھر آیا تھا گھبرایا ہوا چاروں طرف مکان میں پھرتا تھا اور اپنے دل میں بار بار یہہ

خیال کرتا تھا کہ بیشک سر آرتھر اب خود گانو کے انتظام میں
بذات خاص مستعد رہیگا یا کسی دوسرے کو اپنا مختار مقرر کریگا
رعایا اوس دیہہ کی کیس مختار کو اکثر جبراً کچھ نذر دیا کرتی تھی
اور ایسی نذر پانے سے وہ نہایت خوش ہوتا اس سبب سے
سوچنے لگا کہ اگر میں بھی اسیطرح پر سر آرتھر کو کوئی چیز نذر گذرانوں
تو عجب نہیں کہ وہ خوش ہوکر مجھکو اپنا مختار مقرر کرے اور جب وہ
زمیندار سے رخصت ہوکر اپنے مکان پر آتا تھا سنا کہ سر آرتھر کی
خادمہ جو اوسکے گھر کی منتظم تھی نوکروں سے کہہ رہی ہے کہ تم لوگوں کو
ہیں اگر کوئی بھیڑ کا بچہ فربہ اور اچھا ملے تو لاؤ میری سرکار میں مطلوب ہی
کیونکہ سر آرتھر کو حلوان کا گوشت بہت مرغوب ہی مختار کو یہہ بات
یاد آئی اور فوراً اپنے باورچی خانہ میں جاکر دریافت کرنے لگا کہ اس
گانو میں کوئی بھیڑ کا بچہ فربہ بہت اچھا کہیں مل سکتا ہی باربرہ
کہ اوس جا موجود تھی کہنے لگی سوسن پاس البتہ ایک بھیڑ کا بچہ پلا ہوا
ایسا طیار ہی کہ اوس سے زیادہ فربہ کا دستیاب ہونا دشوار ہی
مختار یہہ سنکر نہایت خوش ہوا اور دل میں ایسی تدبیر

ٹھانی کہ سوسن کی بھیڑ مفت ہاتھ لگجائے

سوسن کہ محض نیک بخت اور ایمان دار تھی مختار مفسد اور مفتری کا مقابلہ کب کر سکتی تھی مختار اپنے مطلب کے حاصل کرنے کے لیئے پیر انیس کے مکان پر آیا دیکھا کہ سوسن آب دیدہ ہو اپنے باپ کے کپڑے بیٹھی باندھ رہی ہی اور سامان سفر کا اوسکے لیئے درست کر رہی ہی

مختار کہو سوسن آج تمھاری ابا کی طبیعت کیسی ہی

سوسن نہایت علیل ہی اور میرے باپ بھی کل سفر کرینگے

مختار بڑے افسوس کی بات ہی

سوسن غمگین بآواز حزین کہنے لگی پھر اس سے چارہ کیا ہی

مختار کیا تمکو یقین ہی کہ اسکا کوئی چارہ نہیں ہی

سوسن یہہ سنتے ہی متعجب ہو کر کہنے لگی کیا کوئی چارہ ہی مختار نے کہا اگر چاہو تو تدبیر اسکی تمھارے ہی اختیار میں ہی اس بات سے وہ بہت خوش اور بشاش ہو کر اوٹھ کھڑی ہوئی پھر مختار کہنے لگا کہ میں تمھارے باپ کو اگر ایک ہفتہ

کی مہلت دلادوں تو تم اوسکی عوض میں مجھے کیا دوگی موسن نے
کہا جو مانگئے پر افسوس ہی کہ میرے پاس کیا ہی جو دونگی

مختار ایک بھیڑ کا بچہ تمھارے پاس تو موجود ہی

موسن وہ کس کام آئیگا

مختار بھیڑ کے بچہ کا گوشت کھانے میں کیا اچھا نہیں ہوتا

موسن جسنے اوس بھیڑ کے بچے کو خود پالا اور اوس سے کمال محبت رکھتی تھی
یہہ تقریر جب مختار کی سنی رنگ فق ہوگیا تب مختار نے کہا
کہ تم کیوں اسقدر رنجیدہ ہوگئیں بھیڑیاں تو ہر روز ذبح ہوا کرتی
ہیں کیا تم گوشت اوسکا نہیں کھاتیں اور تمھارا بھیڑ کا بچہ کیا
اوروں سے اچھا ہی

موسن یہہ بات تو نہیں کہہ سکتی لیکن شاید میں اپنے
بھیڑ کے بچے کو اوروں سے زیادہ چاہتی ہوں

مختار تو پھر تم اوروں سے زیادہ بیوقوف معلوم ہوتی ہو

موسن مختار صاحب جب سے اوس بچے کو میری ماں نے
مجھے دیا ہی اوسکو میں نے بہت احتیاط اور بڑی محبت سے

پالا ہی اب وہ میرے ساتھ اسقدر انس رکھتا ہی کہ میرے
ہاتھوں سے کھاتا ہی اور جہاں کہیں میں جاتی ہوں وہ بھی میرے
ساتھ جاتا ہی

مختار بس اب زیادہ اور کچھ مکہو اگر تم اپنے ماباپ سے بڑھکر
بھیڑ کے بچے کو چاہتی ہو تو اوسے رکھہ چھوڑو یا تو بچے ہی کو پیار کرو
یا اوسے باپ پر نثار کرو بھیڑ لیتے گر تمھیں محبت ہی تو سلام اب تو بندہ رخصت ہی

سوسن نے گھبرا کر اوسکا دامن پکڑ لیا بڑی منت اور سماجت سے
کہنے لگی ذرا ٹھہر جایئے سن لیجیے آپ نے فرمایا ہی کہ تیرے باپ کو
ایک ہفتہ کامل کی مہلت دلا دینگے شاید میری ماں تب تک
اچھی ہو جائیں میں اپنے ماباپ کے مقابلہ میں بھیڑ کے بچے کو
کچھہ بھی نہیں چاہتی اور مجبور ہو کر کہنے لگی کہ وہ حاضر ہی لیجیے اور میرا
وعدے کے میرے باپ کو ایک ہفتہ کی مہلت دلا دیجیے

مختار پھر بھیڑ کا بچہ کہاں ہی لاؤ

سوسن اسوقت دریا کنارے چرتا ہوگا

مختار خیر کل صبح تڑکے ہی ذبح کرنیکے لیئے قصاب کے پاس لانا

سوسن کمال استقلال سے دل کو مضبوط کرکے کہنے لگی کہ میں ہرگز نہ بھولونگی مگر جب مختار یہہ کہکر وہانسے چلا گیا بیٹھہ کر غم کے مارے رونے لگی اِس اثنا میں اوسکی ما نے مکان کے اندر سے جہاں بیمار لیٹی تھی آواز دی سوسن اوٹھکر اوسکے پاس گئی اوسنے کہا اَی پیاری میں اسوقت سنتی تھی کہ تم سے کوئی شخص بات چیت کر رہا ہی وہ کون تھا بتاؤ خیریت تو ہی سوسن نے کہا کیا خوشی کی بات نہیں ہی اگر میرے باپ ایک ہفتہ آور یہاں پر رہجاویں اوسنے نا اُمید ہوکر کہا اَی سوسن کیا ایسی بات ممکن ہی اوسنے کہا ہاں البتہ وے ایک ہفتہ آور ٹھہر سکتے ہیں اور اوسکے بدن پر ہاتھہ رکھکر کہا کہ ابھی تک آپکو بخار معلوم ہوتا ہی سوسن کی ما نے کہا کیا تمکو اِس بات پر یقین ہی اور کیونکر جانتی ہو کس شخص نے تم سے یہہ بات کہی ہی سب حال سے جلد مجھکو مطلع کرو سوسن نے کہا کپتان مختار نے مجھسے وعدہ واثق کیا ہی کہ میں ایک ہفتہ کی تمہارے باپ کو مہلت دلا دونگا اوسنے ہاتھہ اوٹھا کر دعا دی کہ خدا کی مہربانی ہمیشہ اوسکے حال پر مبذول رہے سوسن آمین کہنے

بائی تھی کہ ایکایک زمیندار کے آدمی نے آکر روٹیوں کی قیمت کی
جو زمیندار یہان بھیجی گئی تھیں فرد حساب طلب کی چونکہ سوسن نے
اپنی محنت اور مشقت سے لکھنے کی مہارت بھی بہم پہنچائی
تھی اسلیئے وہی ہمیشہ گھر کا حساب کتاب جو کچھہ ہوتا تھا
لکھا کرتی تھی ہر چند اوسوقت بسبب ترددات کے لکھنے کے لیے
اوسکی طبیعت مطلقاً نچاہتی تھی مگر ضرورت کے باعث لاچاری سے
اوسکو حساب لکھنا پڑا اور ارادہ کیا کہ جسقدر روٹیاں دوسرونکے
ہاتھہ فروخت ہوئی ہیں اون سب کا بھی حساب لکھڈالوں ایک
تختی پر سب حساب اپنی یادداشت کے لیئے پہلے سے لکھہ رکھا تھا
باربرہ جو اوسکی ملاقات کے واسطے آئی تھی اوسی تختی پر
بیٹھہ گئی اسباعث سے بالکل حساب جو اوسپر لکھا ہوا تھا
مٹ گیا سوسن کو حساب لکھنے میں اوسکے مٹ جانیکے سبب سے
بڑی دقت ہوئی اور مجبور ہوکر اپنی یاد پر حساب روٹیوں کی قیمتکا
لکھکر زمیندار کے آدمی کو حوالہ کر دیا اور حسابوں کو بھی اوسیطرح
اپنی یاد سے لکھنا شروع کیا اس اثناء میں براٹس اوس

حساب کي فرد جو سوسن نے زمیندار کے آدمي کو دي تھي ہاتھہ میں لیئے آیا اور کہنے لگا اي سوسن بڑے تعجب کي بات ہي تم ایسي غفلت سے حساب لکھتي ہو خبط تو نہیں ہو گیا ہي دیکھو تو اسمیں کیا لکھدیا ہي خیریت ہوئي کہ زمیندار کے آدمي سے راہ میں ملاقات ہوگئي اور اس فرد حساب کو اوس سے دیکھنے کے لیئے لے لیا سوسن نے جب اوس فرد حساب کو دیکھا بہت شرمندہ ہوئي چونکہ سوسن کو اپنے بھیڑ کے بچے سے نہایت محبت تھي اور اوسوقت اوسیکا خیال دل پر اوسکے نقش تھا اس جہت سے اوسنے روٹیوں کي جا فرد حساب میں بھیڑ کا بچہ لکھدیا تھا اوسکو پھر سوسن نے درست کرکے اپنے باپ کو دے دي اور جب اور سب حساب کے کاغذات اوسکے باپ نے دیکھے تو اکثر میں ایسي ہي غلطیاں پائیں بہت ناراض ہو کر کہنے لگا کہ آج تمکو کیا ہو گیا ہي سوسن نے بہت تامل کے ساتھہ سب غلطیاں درست کردیں اور اپنے باپ کي ناخوشي کو اسطرح پر سہہ لیا کہ آخر کو لاچار ہو کر اوسنے کہا کہ اي سوسن تم سے تو ناراض ہو کر

غصہ ہونا محض بار خجالت اور شرمندگی کا کھینچنا ہی

جب سب غلطیاں حساب کی درست ہوگئیں پرائیس نے کہا کہ میں خود حساب کی فردوں کو لیجاؤنگا اور ہر ایک سے قیمت وصول کر لاؤنگا سوسن نے اپنے دل میں خیال کیا کہ جب میرے باپ کھانیکے لیے آئینگے اوسوقت تذکرہ ایک ہفتہ کی مہلت کا جو اونکے لیئے لی ہی کرونگی اور یہہ بھی تصور کیا کہ جب یہہ بات وہ سنینگے تو کسقدر اونکو خوشی ہوگی لیکن جب بھیڑ کے بچے کے حال سے واقف ہونگے تو اونکو رنج بھی ہوگا جب سوسن نے حساب لکھنے سے فراغت پائی ارادہ کیا کہ دریا کنارے سے جاؤں اور بھیڑکے بچہ کو پکڑ لاؤں اِس اثنا میں چار بج گئے اور اوسکے دونوں بھائیوں کے مدرسے سے آنیکا وقت آپہنچا سوچی کہ اگر دریا کنارے جاتی ہیں دیر ہو جائیگی تو میرے بھائی مدرسے میں انتظار میرے رہینگے اسلیے وہ بھیڑ کے بچے کو لانے نگئی اور اپنے بھائیوں کے لینے کو مدرسے کی طرف روانہ ہوئی

وہ مدرسہ اوس گانو سے آدھہ کوس کے فاصلہ پر تھا

دیہات کے بہت سے لڑکے اوسمیں تعلیم پاتے تھے ایک عورت وہاں پر معلمہ مقرر تھی چونکہ وہ بہت منصف مزاج اور نیک لڑکوں کی بڑی قدر کرتی تھی اس باعث سے سب اوسکے حکم کو مانتے اور بہت اوس سے محبت رکھتے تھے سوسن نے بھی اوسی سے تعلیم پائی اور اوسکی شاگرد رشید تھی معلمہ موصوفہ نے اپنے شاگردوں کے لیئے اوسے ضرب المثل قرار دیا تھا سوسن جب قریب مدرسے کے پہنچی سب لڑکوں کو آتے دیکھا اوسکے دونوں بھائی سوسن کو دیکھتے ہی کودتے اوچھلتے خوشی اوسکے پاس آئے اور چونکہ سوسن سب لڑکوں سے محبت رکھتی تھی اس باعث سب نے آکر اوسے گھیر لیا اور غل مچا مچا کر ہر ایک اپنے کھیلوں کا بیان اسطرح پر کرنے لگا کہ ایک کی آواز دوسرے کی بات پر حاشیہ ہو جاتی تھی اور سوسن اوسکے سمجھنے کی مہلت نپاتی تھی کوئی تذکرہ اپنے لٹو کا کرتا تھا کوئی گولی کھیلنے کا دم بھرتا تھا پتنگبازی کا کوئی مشتاق تھا کتنا اوسکا کسی پر شاق تھا سوسن ہر چند منع کرتی تھی کہ ٹھہر ٹھہر کے باتیں کرو تاکہ تملوگوں کے کلام سمجھ میں

آئیں مگر لڑکے خوشی کے مارے کب مانتے تھے اس اثنا میں ایسی
آواز باجے کی جو کبھی اون لڑکوں نے سنی نہ تھی سبھوں کے
کان میں آئی معلوم ہوا کہ قریب کہیں باجہ بج رہا ہی سب کے سب
ایدھر اودھر دیکھنے لگے ناگہاں موسس نے دیکھا کہ کوئی شخص
اسّی نوّے برس کا سِن نہایت ضعیف ایک بڑے درخت کے
نیچے بیٹھا بین بجا رہا ہی اوسنے لڑکوں سے کہا دیکھو وہ باجہ بج
رہا ہی سب لڑکے اوس طرف چلے بین نواز لڑکوں کے قدم کی
آواز سنکر دوسرا کوئی راگ دلچسپ کے بجانے کے لیئے
ٹھاٹھہ بدلنے لگا اور سب لڑکے قریب جاکر گرد اوسکے حلقہ باندھ
کر کھڑے ہوئے ایک لڑکے نے افسوس کر کے کہا دیکھو یہہ بیچارہ
تو بصیری ہے دوسرے نے کہا سب کپڑے اسکے بہت پرانے
پھٹے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہی کہ کوئی محتاج فقیر ہی کسی نے کہا یہہ تو
سو برس کا بڈھا ضعیف ہی بال سب سفید ہو گئے ہیں نہایت نحیف ہی
کوئی بول اوٹھا کہ یہہ مسافر معلوم ہوتا ہی بہت سے راستے
طی کر ڈالے ہیں کیونکہ جوتے بالکل ٹوٹے اور پانوں میں چھالے ہیں

جب تک وہ بڑا ٹھاٹھ درست کرتا رہا سب آپسمیں اسطرح کی باتیں کرتے تھے جب وہ بجانے لگا کسی کی زبان سے اوسکی تعریف کے سوا اَور کوئی بات نہ نکلی اور بین نواز لڑکوں کو خوش اور محظوظ کرنیکے لیئے انواع اور اقسام طرح کے راگ بجاتا تھا سوسن کی آواز کہ نہایت درد بیز اور حلم آمیز تھی جب بین نواز کے کان میں پہنچی اوسکی جانب متوجہ ہوا اور جس راگ کی اوسنے تعریف کی اوسکو مکرر سہ کرر بجا کر سنایا بعد اسکے کہنے لگا اگرچہ میں اندھا ہوں تم لوگوں کے چہرے کو مطلقاً نہیں دیکھہ سکتا ہوں مگر آواز ہی سے ہر ایک خصلت نیک اور بد کی بخوبی تمیز کر لیتا ہوں سوسن کا چھوٹا بھائی ولیم جو اوسکے نزدیک کھڑا تھا متعجب ہو کر کہنے لگا کیا تم اسطرح دریافت کر سکتے ہو بھلا اگر معلوم کر لیتے ہو تو سوسن میری بہن کی اسوقت تمنے آواز سُنی ہی بتاؤ اوسکی خصلت کیسی ہی اوسنے جواب دیا دیکھو میں بتا دیتا ہوں لیکن اس سے تم مجھکو جادوگر اور ساحر نہ سمجھنا تمھاری بہن سوسن بہت نیک خصلت اور نیک مزاج اور تم سے بہت محبت رکھتی ہی ولیم خوش ہو کر کہنے لگا

واہ واہ تمنے خوب سچ بتایا درست اور صحیح بہت صحیح ہی اور سب لڑکے اس بات پر متفق ہوکر شور مچانے لگے ولیم نے پھر کہا تم تو اندھے ہو یہہ سب باتیں تمنے کسطرح جانیں اوسکے بڑے بھائی جان نے ولیم کو منع کیا کہ تم اِسکو اندھا کیوں کہتے ہو تمکو ایسا کہنا لازم اور مناسب نہیں ہی کیونکہ اِس گفتگو سے اوسکے دل کو صدمہ پہنچتا ہی بڈھے نے کہا اگرچہ میں اندھا ہوں پر بہرا تو نہیں ہوں میں نے تمھاری بہن سے یہہ سب باتیں سنی ہیں کہ وہ نیک مزاج اور نیک خصلت ہی اور تم سے بہت محبت رکھتی ہی ولیم نے کہا یہہ بات تو تمھاری غلط ہی تمنے یہہ کلام میری بہن سے کبھی نہ سنا ہوگا اوسکی یہہ عادت کبھی ہرگز نہیں ہی کہ اپنی تعریف آپ کرے اور اپنے منہہ میاں مٹھو بنے تب اوس بڈھے نے کہا جب تم لوگ میرے پاس آئے تھے کیا میں نے سوسن کی زبان سے یہہ بات تمکو کہتے نہیں سنی تھی کہ مجھکو ہر چند بہت جلد مکان پر جانے کی کمال ضرورت ہی مگر خیر تمھاری خاطر سے ذرا ٹھہر جاؤنگی کیا یہہ بات اوسکی نیک خصلتی اور تمھاری محبت پر دلالت نہیں کرتی اور جب

اوسنے ایک راگ کی تعریف کی تھی تو تمنے کہا یہہ اچھا نہیں ہی اسپر وہ کچھ غصہ نہوئی بلکہ مجھسے التجا کرنے لگی کہ جس راگ کو تم پسند کرتے ہیں اوسی کو پھر مہربانی کرکے بجائیے کیا اس سے نیک مزاجی اوسکی نہیں ثابت ہوتی

اس اثنا میں دو لڑکے جو جھاڑیوں میں چڑیوں کے بچے پکڑنے کے لیئے اونکو ڈھونڈتے تلاش کر رہے تھے بین کی آواز سنکر وہاں پر آموجود ہوئے ایک اونمیں سے کہنے لگا کیوں سب بھیڑ لگائے ہوئے ہو کیا یہاں ہو رہا ہی اور دوسرا بول اوٹھا کہ ای بڈھے آوارے شامت کے مارے تو کون ہی اور کہاں سے آیا ہی اوسنے جواب دیا ای صاحب غریب نواز میں مسافر اندھا بینوا ہوں لڑکے نے کہا اگر تجھکو کچھ بجانے میں شعور ہی تو کوئی راگ جو باعث سرور ہو بجا اور اپنے ساتھی سے پوچھا کہ بتاؤ کس راگ کی فرمایش کروں اوسنے ایک راگ کا نام بتا دیا ضعیف اگرچہ اوسکی سخت کلامی سے دل میں ناخوش ہوا لیکن تو بھی اوسکے کہنے کے مطابق اوس راگ کو بلکہ اور کئی راگ بھی

اوسی قسم کے حکم کے مطابق بجائے اور سب لڑکے اوس لڑکے کو دیکھتے ہی خاموش ہوئے دل اونکے اوسکی صحبت سے بہت ہٹ گئے سب کے سب اوس سے متنفر ہو ہٹ گئے

وہ لڑکا کسی مختار کا بیٹا تھا اور چونکہ اوسکا باپ اوسکی تعلیم سے بالکل غافل تھا اِس سبب سے وہ آوارہ بے حیثیت اِسیطرح پھرا کرتا اور کمزور غریب لڑکوں کو ستایا اور تکلیف پہنچایا کرتا تھا سب لڑکے اوس سے ڈرتے تھے دل سے نفرت کرتے تھے جبکہ وہ بڈھا بین بجاتے بجاتے تھک گیا تو ایک چھوٹا سا لڑکا جو اوسکے ساتھ رہتا اور بڈھے کا عصا تھا بین نواز کی جانب سے ہر ایک کی طرف ہاتھ پھیلا کر انعام مانگنے لگا سب لڑکوں نے خوشی سے ایک ایک آنہ دیا اور جب اوس لڑکے نے مختار کے بیٹے کی جانب ہاتھ پھیلایا پہلے تو وہ کچھ مخاطب ہی نہوا تھوڑے عرصہ کے بعد جیب میں ہاتھ ڈالکر ایک اٹھنی نکالی اور کہا کہ جو تیرے پاس پیسے جمع ہوئے ہیں اونمیں سے چار آنے مجھکو دے اور یہ اٹھنی لے اوس لڑکے نے چار آنے اونکو گن دیئے

اور اٹھنّي ليکر اوسکے حق ميں دعا دي ليکن جب اوسے بغور
ديکھا معلوم ہوا کہ کھوٹي ہي ايک پيسے کي بھي ماليت نہيں گھبرا کر
کہنے لگا اي صاحب سلامت رہئے ميں خوف کرتا ہوں شايد
يہہ اٹھنّي ناقص نہو ويسے اوسنے متنفر ہوکر جواب ديا کہ اچھي ہو
يا بري ليکن مجھکو بھي خوف ہي کہ شايد تجھے دوسري نہ ملے
بلکہ اسکو بھي اپنے ہاتھہ سے کھووے اوس لڑکے نے کہا کہ
آپکو ايسا کرنا زيبا نہيں ہي اور ہاتھہ بڑہا کر کہا ملاحظہ فرمائيے صاف
تانبا کھلا نظر آتا ہي کوئي شخص مجھسے ايسے نہ ليگا کيس مختار کے
بيٹے عيار نے اوسکا ہاتھہ ہٹا کر کہا کہ يہہ تمھارا کام ہي جسطرح
چاہو اوسکو بازار ميں چلاؤ اگر ہوشيار ہوگے کام ميں لاؤگے
ورنہ اپني بيوقوفي سے پچھتاؤگے اب تو تم مجھسے لے چکے پھير
ميں کيون واپس لون ميں تو ہرگز نہ لونگا

سب لڑکے جو اوس سے ڈرتے تھے ہرچند چاہا کہ اپنے غصہ کو
ضبط کريں ليکن مجبور ہوکر آپس ميں آہستہ آہستہ کہنے لگے
کہ بڑے ظلم کي بات ہي مختار کا لڑکا ظالم غصہ ہوکر لڑکون کي جا

دیکھکر کہنے لگا کون کہہ رہا ہی بڑے ظلم کی بات ہی سب لڑکے ڈر کے مارے خاموش ہو گئے اور سوسن کے دونوں چھوٹے بھائی بھی سوسن کا دامن پکڑ کر خوف زدہ کھڑے ہو رہے

بڈھے نے کہا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہی کہ روپیہ پرکھ سکے کیس کے بیٹے نے ایک قصاب کے لڑکے کو کہ نہایت حقیر اور غریب تھا اس خیال سے کہ خوف کے مارے میرے خلاف وہ ہرگز نہ کہیگا بتا کر کہنے لگا کہ یہہ البتہ روپیہ پرکھ سکتا ہی اگر چاہو اوسکو دکھا لو قصاب کے بیٹے نے انگشتی غور سے دیکھکر کہا کہ میری عقل ناقص میں تو کھوٹی معلوم ہوتی ہی اور مارے ڈر کے کہنے لگا سوسن بھی موجود ہی اوسے دکھا لیجیے وہ خوب روپیہ پرکھتی ہی بین نواز نے کہا میں سوسن ہی پر حصر کرتا ہوں اگر وہ اچھی کہدے تو اوسکے لینے میں مجھے کچھ عذر نہیں ہی ہرچند سوسن دل سے چاہتی تھی کہ ایسے معاملہ میں دخل نہ دیوے مگر جب اوس پر حصر کیا گیا لاچار ہوئی اور انگشتی دیکھکر بےتامل کہنے لگی کہ یہہ تو صاف کھوٹی ہی سب لڑکے بالاتفاق

سوسن کی طرفداری کرکے کہنے لگے یہی بات حق ہے

کیس مختار کے لڑکے بدخصال نے کہ وہ بھی باربرہ کی مانند سنگ زر و ہیرا در مشغال تھا جب دیکھا کہ میری چالاکی اسوقت پیش نہ جائیگی مخوف ہوکر جیب سے دوسری انگشتی نکال کر دی اور کہنے لگا خیر اسکو لو میرے پاس تو قسموں سے بہت سی انگشتیاں اور چونیاں موجود ہیں

بعد اسکے سب لڑکوں نے اپنے اپنے گھر کی راہ لی سوسن نے بھی اپنے دونوں بھائیوں کو ہمراہ لیکر مکان کی طرف چلنے کا ارادہ کیا بین نواز نے کہا ای سوسن اگر تم گانوں میں جاتی ہو تو مہربانی کیجیے اور مجھے بھی اپنے ہمراہ لیجیے بڈھے کے لڑکے نے بین کو کندھے پر دھرا اور ولیم نے بین نواز کا ہاتھ پکڑ سب کے سب ایک ساتھ چلے اثناء راہ میں ایک نالہ تھا اور واسطے جانے والوں کے آرام کے لیے ایک تختہ لکڑی کا رکھا ہوا تھا اور چونکہ وہ چوڑا کم تھا اس سبب سے جب وے لوگ اوس جگہ پہنچے احتیاطاً سوسن نے خود دوندھے بین نواز کا ہاتھ تھام لیا اور نالہ پار ہوکر بین نواز کے

لڑکے سے کہنے لگی کہ مجھکو بہت جلد مکان پر جانا ہی اسلیئے میں سڑک چھوڑکر کھیت کھیت جاتی ہوں تو اس بڈھے کو لیکر اس سیدھی سڑک چلا آ چنانچہ سوسن بین نواز کو راہ بتاکر خود اپنے بھائیوں کے ساتھ پگڈنڈیوں کی راہ اپنے مکان کی طرف روانہ ہوئی اور لڑکا بین نواز کو لیکر سڑک کی راہ چلا سوسن راہ میں اپنے بھائیوں سے کہنے لگی مجھے ڈر ہی اب تو زمیندار کی بہنیں مکان پر آکر میرے انتظار بیٹھی ہوں کیونکہ اونھوں نے چھہ بجے کا وعدہ کیا تھا اور اسوقت قد کے سایہ سے معلوم ہوتا ہی کہ دن زیادہ ڈھل گیا

جب اپنے مکان پر پہنچی دیکھا کہ کئی عورتیں اوسکے مرغیخانہ کو دیکھ رہی ہیں مس سومرس سوسن کو دیکھتے ہی کہنے لگی آؤ سوسن کہاں تھیں معلوم ہوا کہ تمنے ہم لوگوں کو بالکل بھولا دیا شاید میرا وعدہ کرنا تمھارے خیال سے جاتا رہا لیکن تم شرمندہ نہو کیونکہ کچھہ حرج نہیں ہوا ہی ہم لوگوں کو بھی آئے ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہی جب سے آئے ہیں تمھارے باغ کی آرایش مکان اور الماری وغیرہ کی زیبایش دیکھہ رہے تھے کیا تم اکیلی ہی آئی

سب چیزوں کو آراستہ اور درست رکھتی ہو سوسن جواب دینے
نپائی تھی کہ وہ ٹیم چھوٹا بھائی اوسکا کہنے لگا ہاں میم صاحب سوسن
ہی ان سب چیزوں کو صاف کیا کرتی ہیں اور ہر ایک کو اپنے موقع
اور محل پر دھرتی ہیں نہایت محبت سے ہم لوگوں پر بڑی مہربانی
فرماتی ہیں اور ہم دونوں بھائیوں کو بھی مدرسہ سے یہی جاکر لاتی
ہیں بلکہ یہی باعث آج اونکے دیر میں آنے کا ہوا ہے دوسرے بھائی
جان نے کہا دیر ہونے کا اصل سبب یہہ ہے کہ آج ہم لوگوں نے
راستہ میں ایک بڈھے اندھے کو بین بجاتے دیکھا اور چاہا کہ تھوڑی
دیر تک ٹھہر کر اوسکو سنیں جب یہہ خواہش ہم لوگوں کی
سوسن نے دیکھی خاطر سے وہاں پر وہ بھی ٹھہر گئی پس یہہ
خطا ہم لوگوں کی ہے سوسن بے قصور ہے انصاف اسکا متعلق حضور ہے
اُمید ہے کہ آپ اوس سے ناراض نہوگی زمیندار کی بہنیں سوسن کے
بھائیوں کی محبت آمیز باتوں اور اپنی بہن کی طرف سے اونکے
جواب دینے میں بہت خوش ہوئیں اور دل میں کہنے لگیں دیکھو
کیا عنایات خدا ہے کہ یہہ خاندان کیسا خاندان اچھا ہے اور سوسن کا

ہاتھ پکڑ گانوں میں سیر کرنے لگیں جو کوئی سوسن کو دیکھتا تھا اوسکی نیکی کے سبب سے کچھہ حسد نکرتا بلکہ سب لوگ دل سے اوسکے ترقیخواہ تھے

مس سومرس ایک بزاز کی دوکان پر جو بڑے پُر تکلف اور عمدہ کپڑوں سے بھری تھی جاکر اپنی چھوٹی بہن سے کہنے لگی کہ جو کپڑے تم چاہتی ہو یقین ہی کہ اِس دوکان میں ملیں یہہ کہکر دوکان کے اندر گئی اور طرح بطرح کے کپڑے دیکھکر خوش ہو سوسن سے کہا کہ تم خود اپنی پوشاک کے لیئے کوئی نفیس کپڑا تجویز کرلو چونکہ نیک خصلتی اور محنتی ہونے میں ضرب المثل ہو اسلیئے میں چاہتی ہوں کہ تمکو انعام کے طور پر کچھہ دوں تاکہ اور لوگ بھی اِس حال سے آگاہ ہوکر تمھارے نیک طریقہ اور اچھے رویہ کو اختیار کریں دوکاندار کہ سوسن کی دوست روز کا باپ تھا یہہ بات سنکر ایسا خوش ہوا کہ گویا اوسنے انعام پایا اور جلدی سے اچھے اچھے کپڑوں کے تھان نکال کر دکھلانے شروع کیئے

سوسن کا دل چونکہ اپنے باپ کی حالت اور بھیڑ کے

بچہ کی حقیقت پر لگا ہوا تھا اِس باعث بہت بے التفاتی اور بے پروائی سے اون کپڑوں کو دیکھنے لگی مس سومرس نے ایک اشرفی سوسن کے ہاتھہ میں دیکر کہا کہ تم اپنی پسند کے مطابق جیسا کپڑہ چاہو خرید کر لو سوسن اشرفی کو دیکھکر دل میں خیال کرنے لگی کہ ایسی غریبی کی حالت میں اسقدر روپئے صرف اپنے بناؤ زیب اور آرائش میں صرف کرنا بڑی بیوقوفی اور محض فضول ہی اور عقل صواب اندیش کے نزدیک کب قابل قبول ہی اور تامل کرکے سوچنے لگی کہ کسطرح درخواست کیجیے اور مس سومرس سے اِس اشرفی کو ضروری کاموں میں صرف کرنیکی اجازت لیجیے مس سومرس کو بشرے سے سوسن کی تمنائے دلی معلوم ہو گئی اور اپنی چھوٹی بہن کے کان میں جھک کر کہنے لگی کہ یہہ سب کپڑے سوسن کی نگاہ میں نہیں ٹھہرتے دوکاندار نے کہا اے سوسن اگر تم اِن کپڑوں میں سے کچھہ پسند نہیں کرتیں تو ٹھہر جاؤ آج ہی کل میں اَور کپڑے اچھی اچھی قسم کے بہت نفیس آنے والے ہیں اونمیں سے کوئی پسند کر کے خرید کر لینا سوسن نے مسکرا اور شرمگین ہو کر کہا نہیں یہہ سب کپڑے تو

بہت بہتر اور میری حیثیت سے کہیں بڑھکر ہیں لیکن —— آگے اسکے
سوسن کچھ کہہ نہ سکی مس مورس نے کہا اے سوسن فقط لیکن
کہکر چپ کیوں ہو رہیں جو کچھ ہو اپنے دل کا حال بلا تامل کہہ دو دیکھو
کبھی سوسن کو بیان کرنے میں تامل ہوا تب وہ کہنے لگی خیر اگر تمکو
تامل ہی تو میں بھی اوسکے اظہار میں کچھ اصرار نہیں کرتی ابھی تک
تمکو ہم لوگوں کے مزاج سے بخوبی واقفیت نہیں ہے جبکہ پہچان
جاؤگی تو اسقدر خوف نکروگی اور اپنے دل کا حال مجھسے نہ چھپاؤگی
خیر اب تم اشرفی کو اپنے پاس رکھو جسطرح جی چاہو اوسے خرچ کرو
جو حالات کہ ہم لوگوں نے تمھارے سنے اور دیکھے ہیں اوس سے
یقین ہے کہ اس اشرفی کو کوئی اچھے ہی کام میں صرف کروگی دوکاندار نے
کہا غالب ہے کہ جو بات میں نے اپنے دل میں سوچی ہے وہی سوسن کریگی
مس مورس نے کہا خیر جس کام میں چاہیں صرف کریں اونکو اختیار ہے
اب سوسن کو زیادہ تکلیف دینا نچاہئیے اور سلام کرکے کہنے لگی کہ
اے سوسن اسوقت گھر جاؤ ہملوگ بھی اب اپنے مکان پر
جائینگے پھر آؤ۔ کبھی تمھارے یہاں آئینگے سوسن نہایت احسانمند ہو

رخصت ہوا اپنے گھر آئی مس سومرس سوسن کے بشرے سے یہہ پایا گیا کہ وہ اسوقت شرما گئی حجاب میں آگئی اِس باعث سے حقیقت حال کو چھپا گئی دوکاندار اپنے کپڑے اوٹھا کر رکھنے لگا مس سومرس نے اوس سے کہا کہ آپکو ہم لوگوں کے باعث سے بہت تکلیف ہوئی اور چونکہ کوئی کپڑہ سوسن نے خرید نہیں کیا تو مناسب ہی کہ میں خود کچھہ کپڑے تمھاری دوکان سے خرید کروں چنانچہ اوسنے ایک بہت قیمتی نفیس گون کا تھان مول لیا اسی درمیان میں مس سومرس نے سوسن اور اوسکے خاندان کا بالکل حال دوکاندار سے دریافت کرنا شروع کیا اور اوسنے نہایت خوشی کے ساتھہ جسقدر زبان نے یاری دی سب کہہ سنایا اور کہنے لگا تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ میں نے روز اپنی لڑکی کی زبانی یہہ بات سنی تھی کہ سوسن بہار کے میلہ کی شاہزادی ہونیکو تھی اور اِس گاؤں میں سب لوگوں کے نزدیک یہہ امر کمال موجب افتخار کا ہی لیکن چونکہ اوسکی ما بیمار تھی اور وہ تمام رات اوسکی بیمار داری میں بیدار تھی اِس سبب سے باوجودیکہ صبح کو سب لڑکے اوسکے سر پر تاج شاہی باصرار تمام رکھتے تھے اوسنے خود نہ پہنا

بلکہ ہماری لڑکی روز کے سر پر اپنے ہاتھوں سے رکھدیا اور سچ ہیکہ
روز کو سوسن سے ایسی محبت ہی گویا اون دونوں میں حقیقی بہنوں کی سی
قرابت ہی اور یہہ میں جسقدر سوسن کا حال بیان کرتا ہوں اسکو آپ
اوسکی طرفداری کے سبب سے نجانیئگا بلکہ میری ان سب باتوں کو
سچ سمجھکر یقین مانیئگا کیونکہ اوس سے میں کسی طرح کی قرابت نہیں رکھتا
صرف اوسکی نیکی کے باعث سے بہرصورت اوسکی بہتری چاہتا ہوں
اور یہہ بات کچھ مجھی پر موقوف نہیں ہی بلکہ جو لوگ جانتے ہیں سب اسی
طرح پر اوسکو مانتے ہیں اگرچہ اوسکی تعریف طبیعت کو مسرور کرتی ہی
رنج کو دل سے دور کرتی ہی لیکن جسطرح چاہیئے بیان نہیں ہو سکتی
اور اوسکی توضیح میں زبان قصور کرتی ہی بعد اسکے دوکاندار
کہنے لگا کہ یہہ تھان جو آپ نے خرید کیا ہی اگر فرمائیے تو کسی آدمی کے
ہاتھہ آپکے دولتخانہ پر بھجوا دوں مس سومرس نے کہا بہت بہتر اگر
بھجوا دیجیئگا عین مہربانی کیجیئگا اور آیندہ جب کبھی اچھے اچھے کپڑے
آپکی دوکان میں آئیں تو از راہ عنایت کے آپ مجھے بھی مطلع فرمائیں
اور مسکراکر کہنے لگی کہ یقیناً مجھے تم اپنے حال پر متوجہ جاننا اور ایک

خریدار راست باز ماننا۔

تھوڑی باتیں ایسی ہیں جو نیکنامی اور لوگوں کے مسرت کی موجب اور ہادی راہ نیک کی ہوتی ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں جو سبب نزاع اور تکرار اور باعث ذلت وخواری ہوکر عزت اور آبرو کھوتی ہیں کیس مختار اون باتوں کا جو خرابی کی باعث ہیں عامل تھا سوسن ایسی باتوں میں مشغول تھی کہ جسمیں سبکو نفع حاصل تھا

جب سوسن نے اشرفی پائی اوسکو بھی اون چھ روپیوں میں جو بہار کے میلے کے روز ملے تھے ملا دیا اور سوچنے لگی کہ اونیس[19] بیس روپئے روپیوں کی قیمت کے بھی ہوئے ہونگے اور چونکہ ایک ہفتہ کی مہلت بھی مطابق وعدہ کیس مختار کے میرے باپ کو ملجائیگی تو امید قوی ہے کہ اس اثنا میں اگر خدا چاہیگا بقیہ روپیوں کے ملنے کی بھی کوئی صورت نکل آئیگی زندگی ہے تو خدا اپنے فضل اور کرم وہ بھی دن دکھلائیگا کہ میرا باپ اپنے عوضی کو روپیہ دیکر فوج میں جانے کی آفت سے نجات پائیگا اور میری ماکو کسقدر مسرت ہوگی اگر یہ امر اہم انجام ہوجائیگا کیونکہ صبح کو جو ایک ہفتہ کی مہلت کی

خبر سنی ہی اوسی وقت سے اوسکو افاقہ ہی جبکہ فوج میں جانے سے یکبارگی مہلت حاصل ہوجائیگی یقین ہی کہ بالکل بیماری اوسکی کھو جائیگی مگر افسوس ہی کہ میری ماکو ابھی تک بھیڑ کے بچے کا حال معلوم نہیں سوسن کو بھیڑ کے بچے سے کمال محبت تھی اور اب کہ وہ ہمیشہ کے لیئے جدا ہوتا تھا اسلیئے سوسن اوسکے دیکھنے کے واسطے تنہا دریا کنارے جہاں چر رہا تھا چلی اوسکے بھائیوں نے جب جاتے دیکھا وے بھی ہمراہ ہولیئے ولیم چھوٹے بھائی نے سوسن سے پوچھا کہ مس سوسن تمکو کس غرض سے ساتھ لے گئی تھیں مگر جبکہ اوسکی آنکھوں سے آنسو ٹپکتے دیکھا خاموش رہگیا جب دریا کے کنارے پہنچے وہاں پر قصاب او کیس مختار ملے ولیم نے اون دونوں شخصوں کو دیکھکر پوچھا کہ یہہ کون ہیں اور میرے بھیڑ کے بچے کو کس لیئے گرفتار کیا ہی سوسن بیچاری غم کی ماری چپ ہوکر کنارے پر دریا کے بیٹھ گئی مگر اوسکے دونوں چھوٹے بھائی دوڑکر قصاب کے پاس گئے اور پوچھنے لگے کہ تم میرے بھیڑ کے بچے کو کچھ ضرر تو نہ پہنچاؤ گے

قصاب نے تو کچھہ جواب نہ دیا مگر کیس مختار نے کہا کہ اب یہہ بچا تمھارا
نہیں ہی میرا ہی دونوں لڑکے گھبرا کر کہنے لگے کیا یہہ تمھارا ہی اور تم اسے
ذبح کیا چاہتے ہو مختار نے کہا یہہ کیا تمھارا کلام ہی ذبح کرنا تو قصابوں کا
کام ہی یہہ سنتے ہی وے لڑکے زار زار رونے لگے اور قصاب کا ہاتھ
بچے کے گلے سے ہٹا کر اوسکو لپٹ گئے بچا آواز دینے لگا ولیم نے کہا
افسوس ہی تھوڑی دیر میں اب نہ بول سکیگا یہہ کہکر پھر رونے لگا
قصاب نے باوجود قسی القلب ہونے کے لڑکوں کے رونے پر
اسقدر رحم کھایا کہ بے اختیار اوسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے لیکن
کیس مختار کو کہ سنگدلی میں قصابوں کا بھی پیر و مرشد تھا
کچھہ بھی اون بیچاروں پر ترس آیا بے تامل بچے کے کان پکڑ
کھینچ لیا اور اونکو بچے کے لیئے بہت ستایا اور قصاب سے
کہا میں بھیڑ کے بچے کو تمھیں حوالہ کرتا ہوں جسقدر ممکن ہو جلد ذبح
کر ڈالو یہہ کہکر مختار نابکار نے گھر کا رستہ لیا اور ان بیچاروں
کی لاچاری اور آہ و زاری پر کچھہ بھی لحاظ نکیا جب کیس نظر سے
غایب ہوا توسن اوٹھی اور تھوڑی گھاس لیکر موافق ٦

دستور کے ہاتھوں پر بچے کو کھلانے لگی دل میں تاسف کرتی تھی کہ یہ آخر وقت گھاس کھلانے کا ہی جب کھلا چکی نا امیدی سے اپنے بھائیوں کو کہا گھر چلو اب قسمت بری ہی کوئی دم میں بچے کا گلا ہی اور چھری ہی اگر اوسکی تقدیر میں یہی لکھا ہی تو پھر اب اسمیں چارہ کیا ہی قصاب نے رحم کھا کر کہا اگر چاہو ذرہ اور ٹھہر جاؤ جب تک تم نکہوگی بچے کو یہاں سے نہ لیجاؤنگا سوسن نے اوسکا شکر ادا کیا لیکن چونکہ اوس جگہہ ٹھہرنا رنج کا دونا کرنا تھا اس باعث سے زیادہ وہاں پر ٹھہرنے کی تاب نہ لائی اور رنجیدہ خاطر ہو اپنے گھر پھر آئی اور دونوں بھائی سوسن کے کہنے لگے کہ پھر مہربانی فرمائیے ذرہ اور ٹھہر جائیے اگر اجازت ہو تھوڑی گھاس ہم لوگ اور کھلائیں بعد اسکے آپکو اختیار ہی جہاں چاہیں لیجائیں

الغرض جب قصاب اوسکو اپنے گھر کی طرف لے چلا سوسن کے بھائی بھی اوسکے ساتھ ہو لیئے دیہات کے سب لڑکے جو بچے کو دیکھتے وے بھی ہمراہ ہو لیتے اون لڑکوں میں قصاب کا بھی بیٹا جو سوسن کے باعث کمیں مختار سے کے

بیٹے کے ہاتھ کی مار کھانے سے بچ گیا تھا موجود تھا اوسنے اپنے باپ سے سوسن کے بھیڑ کے بچے کی رہائی کے لیئے درخواست کی اوسکے باپ نے کہا کہ میں بھی اسوقت اسی سوچ میں ہوں میری دانست میں تو پالے ہوئے بھیڑ کے بچے کا ذبح کرنا گناہ ہی اور اگر گناہ نہو تو بھی میں نے کبھی اب نہیں کیا ہی اور نہ اب کرنے کا ارادہ ہی اس امر کا اظہار کیس مختار سے کرونگا مگر افسوس کہ نہایت سنگدل ہی امید نہیں ہی کہ وہ نامعقول یہہ عذر میرا قبول کرے بہرحال ایک تدبیر مجھے سوجھی ہی یقین ہی کہ کام آئے اور اوسکے ذریعہ سے مطلب برآری ہو جائے اگرچہ اوسکے کرنے میں سراسر میرا ہی نقصان ہی لیکن ایسے وقت میں گوارا کرنا نقصان کا بھی آسان ہی جانتا ہوں کہ ابھی کسی کو اوس تدبیر سے خبر نہو کیونکہ شبہہ ہی شاید وہ کارگر نہو اور لڑکوں سے کہنے لگا کہ اب تم لوگ اپنے اپنے گھر جاؤ میرے دروازے پر عبث بھیڑ نہ لگاؤ اور اپنے بیٹے سے کہ نام اوسکا ہنری تھا کہا آج کی رات اس بھیڑ کے بچے کو اور سب بھیڑوں کے ساتھ باندھ رکھو صبح جو کچھہ پیش آئیگا دیکھہ لیا جائیگا سب لڑکوں نے اس ماجرا سے بہت رنج کیا

اور اپنے اپنے گھر کا رستہ لیا پھر قصاب نے مختار سے جا کر کہا کہ آپکو
تو سر آرتھر زمیندار کے واسطے صرف فربہ حلوان کا گوشت درکار ہي
بلکہ اِسي باعث سے سوسن کے بھیڑ کے بچے کو ذبح کرنیکے لیئے میرے
حوالہ کیا ہي پس جبکہ میرے ہي پاس ایک حلوان اِسطرح کا
بلکہ اوس سے بھي زیادہ فربہ اور معقول ہي تو اِس صورت میں اوس
بچے کے ذبح کرنے سے کیا فائدہ اور کیا حصول بلکہ محض فضول ہي
ایک بھیڑ کا بچہ بہت عمدہ اور فربہ عوض میں مجھسے لیجیئے اور سوسن کا
بھیڑ کا بچہ مہربانی کر کے مجھے عنایت کیجیے مختار نے کہا اگر تمھارا حلوان
اوس سے اچھا ہي تو پھر تمھاري درخواست کي منظوري میں مضایقہ
کیا ہي الغرض باوجود اِس کہنے کے بھي قصاب سے مختار نے
جب کچھ نذر بھي لے لي تب بڑي منت اور سماجت سے اوسکي
یہہ عرض قبول کي

سوسن نے اپنے بھائیوں سے جب یہہ حال سنا کہ آج
کے روز میرے بھیڑ کے بچے کو قصاب نے ذبح نہیں کیا بلکہ اپنے
مکان پر رکھ لیا خوش ہوئي اور اپنے دل کو تسلي دینے لگي

سوسن رات کے کھانے کا تہیہ کرنے لگی اور ولیم چھوٹا بھائی اوسکا اپنے باپ کے انتظار میں دروازہ پر کھڑا تھا اِس اثناء میں بدھا بین نواز بھی اپنے لڑکے کے ساتھ آپہنچا ولیم اوسکو دیکھکر کہنے لگا کہ اِسکو تو میں پہچانتا ہوں بلکہ اچھی طرح سے جانتا ہوں جب میں مدرسہ سے اپنی بہن کے ساتھ آتا تھا تو یہی شخص راستے میں بیٹھا بین بجاتا تھا بین نواز نے کہا کہ ہاں میں وہی شخص ہوں اگرچہ میں تملوگوں کا نام بلکہ مکان کا بھی نشان نہیں جانتا تھا لیکن پوچھتا پوچھتا یہاں تک آیا ہوں جس سے تملوگوں کے اوصاف بیان کرکے پتا پوچھتا تھا وہ فوراً دریافت کر لیتا اور تملوگوں کے مکان کا پتا بتا دیتا تھا سوسن بھی اوسکی آواز سنکر باہر نکل آئی اور اوس سے باتیں کرنے لگی بین نواز نے کہا کہ میں مسافر بیچارہ غریب بے آوارہ ناچار اور مجبور بہت دور سے آتا ہوں اپنا کوئی یار ہے نہ مددگار ہے آج کی رات بسر کرنے کے لیئے صرف تھوڑی سی جگہہ درکار ہے اگر مہربانی کیجئے اور رات بھر رہنے کے لیئے کوئی جگہہ دیجئے تو عین مسافر پروری ہوگی سوسن نے کہا کہ پہلے میں اپنی ما سے پوچھ لوں پھر بتا

تمکو جواب دوں یہہ کہکر اپنی ماپاس گئی اور پھر باہر آکر بین نواز سے کہنے لگی مکان حاضر ہی بشرط پسند کے ٹھہر جایئے آرام فرمایئے وہ دعا دیکر کہنے لگا کہ میں اسوقت کیس مختار کے مکان پر گیا اور بار بار اوسکی لڑکی سے رات بھر کے لیئے تھوڑی سی جگہہ چاہی لیکن اوسنے انکار کیا آخر کو لاچار ہو کر یہاں تک آیا ہوں یہہ کہا اور مکان کے اندر جا کر ٹھہرا لڑکوں سے کہنے لگا کہ میں بین بجاؤنگا تملوگوں کو گت سناؤنگا

اس اثنا میں پیرانیس افسردہ خاطر سا گھر پر آیا اوسکے آتے ہی سوسن بہت خوش ہو کر کہنے لگی کہ آپکو کچھہ خوش خبری سنائی ہی آپ نے ایک ہفتہ کی مہلت پائی ہی اور جسقدر روپیئے اوسنے جمع کیئے تھے دیکر کہا کہ اگر خدا چاہے تو شاید اِن روپیوں سے اور روٹی کی قیمت اور ایک ہفتہ کی آمدنی سے عوضی مقرر کرنیکی سبیل ہو جائے یہہ کہکر خوشی کے مارے اپنے باپ کے گلے سے لپٹ گئی پیرانیس کثرت مسرت کے باعث کچھہ جواب نہ دسکا اور سوسن کی یہہ سب باتیں اوسکو خواب و خیال سی معلوم دیں لیکن مکرر اوس سے دریافت کرنے اور اپنی بی بی اور لڑکوں کو خوش اور خورم پانے بسبب شبہہ جاتا رہا

جب دستر خوان بچھایا گیا اور ماحضر حاضر لایا گیا بہت خوشی کے ساتھہ بڑھے بن نواز کو بھی بلا کر کھانے میں شریک کیا جب کھانا سب کھا چکے پیرائیس نے روپیوں کی تھیلی جو سوسن نے اوسکو دی تھی کھولی اوسمیں چھہ روپیہ اور ایک اشرفی دیکھکر بہت متعجب ہوا اور سوسن سے پوچھنے لگا کہ یہہ خزانہ تمنے کسطرح پایا اوسنے جواب دیا ایمانداری کے ساتھہ اسکو میں نے حاصل کیا ہی سوسنہ اوسکی ماں کہنے لگی کہ اسبات پر تو مجھے پہلے ہی سے یقین تھا لیکن یہہ تو کہو کہ تمنے کیونکر پایا کیا تمنے اپنی پکائی ہوئی روٹیاں بیچکر جمع کیا ہی پیرائیس نے کہا نہیں روٹیوں کی قیمت تو میرے پاس موجود ہی اور پندرہ روپئے اپنی جیب سے نکال کہنے لگا زمیندار کی سرکار سے ابھی پانچ روپئے روٹیوں کی قیمت کے اور پانے ہیں حقیقت میں سوسن تو میرے خاندان کی موجب افتخار ہی اور بن نواز سے کہنے لگا کہ ہر چند اپنے فرزندوں کی تعریف غیروں کے سامھنے کرنی خلاف دستور ہی مگر سچ ہمیشہ کہا جاتا ہی اور اظہار میں امر حق کے بندہ مجبور ہی اوسکی خوبی بے اختیار مجھسے تعریف کراتی ہی ہر چند زبان کو روکتا ہوں مگر اوسکی توصیف ہی منہہ سے نکلی جاتی ہی

پھر سوسن سے پوچھنے لگا بتاؤ تو کس طرح یہہ دولت تمکو ملی اور کس وجہہ سے تم کہتی ہو کل کے روز میں فوج میں نہ جاؤنگا بلکہ ایک مدت اور گھر پر رہنے پاؤنگا جو کچھہ ہو سوسن پیاری سب کہدو ان خوشخبریوں کے سننے سے میں اپنے جامہ میں پھولوں نہیں سماتا ہر چند سوسن کا یہہ ارادہ نہ تھا کہ اپنی مرغی اور بھیڑ کی سب واردات اور مس سومرس کی عنایات بیان کرے کیونکہ بعض باتوں کے اظہار میں اپنے منہہ میاں مٹھو بننا پڑتا تھا اور بعض ماجراے گذشتہ کا بیان نوک سنان کی طرح دل میں گڑتا تھا لیکن اپنے باپ کے اصرار سے مجبور ہو کر مختصر سا بیان کرنے لگی جب بھیڑ کا ذکر آگیا سامان رنج کا اوسکے چہرے پر چھا گیا نہایت دردمند ہوئی زبان اوسکی بند ہوئی اوسکے غمگین ہونے سے سب کے سب رنجیدہ ہوئے نہایت کبیدہ ہوئے بین نواز نے جب یہہ سامان رنج کا دیکھا اوسکے دور کرنیکے لیئے بین بجانا شروع کیا

اوس دیہات کی اطراف میں چار پانچ کوس کے فاصلہ مقام ستوسبری میں ایک جلسہ تعلیم مقرر ہو کر اسباب کا اشتہار

دیا گیا تھا کہ جو کوئی شخص اوس جلسہ میں آئیگا اور سب سے اچھا
بین بجائیگا دس اشرفیاں انعام پائیگا اِسلیئے یہہ بین نواز بھی اوس
جلسے میں جانے اور وہاں پر بین بجانے کے لیئے فاصلہ دور دراز سے
آکر اوس روز اتفاقاً وہاں پر شب باش ہوگیا تھا

اِس جلسے کی خبر باربرہ تک بھی اوسکی خادمہ کے ذریعہ سے
پہنچ چکی تھی اور وہ دل سے اِسبات کی تمنا رکھتی تھی کہ کسی سبیل سے
وہاں تک میری بھی رسائی ہو لیکن کوئی تدبیر اوس پُر تزویر کو سوجھتی
نہ تھی جسوقت کہ میں مختار قصاب سے سوسن کی بھیڑ کے معاملہ
میں گفتگو کر رہا تھا یکایک سر آرتھر زمیندار کا آدمی دعوت کا خط اوسکے
اور باربرہ کے نام لیکر آیا باربرہ خط دیکھکر نہایت خوش ہوئی اور
اپنی خادمہ سے کہنے لگی کہ میرے باپ اور میرے لیئے کل کے واسطے
زمیندار نے دعوت کا خط بھیجا ہے کیا عجب ہے کہ مس سومرس
جب مجھے خوش وضع اور خوش پوشاک دیکھیں تو اپنے ہمراہ
مجھے بھی اوس جلسے میں لے چلیں

خادمہ جس حالت میں مس سومرس سوسن کے

مکان پر گئیں اور اوسکے ساتھ تمام بازار میں پھریں تو کیا آپکی اتنی بھی خاطر نکرینگی

باربرہ تو صبحی جاکر بزاز کو مع اچھے اچھے قیمتی کپڑوں کے اپنے ساتھ لوا لانا تا کہ میں اپنے باپ سے کہکر اپنے لیئے کوئی نفیس کپڑہ خرید کرونگی اور اوسی کو پہنکر زمیندار کے مکان پر چلونگی اس کام کو ضرور کرنا کیونکہ میں اگر اچھی پوشاک پہنکر نجاونگی تو زمیندار کی بہنیں مجھے ذلیل اور حقیر جانینگی اور میں نے اپنے باپ سے یہہ بات بھی سنی ہی کہ جب کسی امیر کے پاس جائیے تو لازم ہی کہ اوسکو کچھہ نذر بھی دکھلائیے اور مس سومرس کی خادمہ بھی مجھسے کہتی تھی کہ وے لوگوں کی نذر بہت خوش ہوکر قبول کیا کرتی ہیں اسلیئے تو علی الصباح سوسن والی مرغی کہ ذات کی بہت اچھی ہی لیجاکر میری طرف سے اوسکو نذر دینا اور دل میں خیال کرنے لگی کہ بیشک مس سومرس نذر پانے اور نفیس پوشاک دیکھنے سے میری بڑی خاطر کرینگی

جب صبح ہوئی باربرہ زیورات مکلف اور لباس پر تکلف سے اپنے تئین آراستہ کرکے بڑی سج دھج سے اپنے باپ کے ساتھ

زمیندار کے مکان پر گئي پہلے یہہ سمجھي تھي کہ مس سومرس اور لواحق اوسکے اچھي اچھي پوشاکیں پہنے بڑي طیاري سے ہونگے لیکن وہاں پہنچکر اپنے قیاس فاسد کو غلط پایا یعني سواے کتاب وغیرہ اور پڑھنے لکھنے کے چرچے کے اور کچھ نظر نہ آیا اور چونکہ وے سب بار سبرہ کو ماوب نہ دکھائي دیں بلکہ تذکرہ باغ کي آرایش اور پھولوں کي نمایش کا جس سے بہت شوق رکھتي تھیں اوس سے کرنے لگیں اسلیئے وہ زعم بد سے سمجھي کہ یے لوگ اپني ثروت پر نازان ہیں اور ہر طرح سے میري ذلت کي خواہان ہیں اور غرور کي راہ سے جن باتوں سے کچھ بھي اوسکو واقفیت نہ تھي اوسکے علم کا دم بھرنے لگي دخل در معقولات بیجا کرنے لگي یہاں تک کہ ساري لن ترانی اوسکي کھو گئي باتوں ہي میں اوسکي بیوقوفي سب پر ظاہر ہوگئي سچ ہے جب تک کوئي کچھ بات نہیں کہتا ہے سب عیب و ہنر اوسکا چھپا رہتا ہے

نصیحت

ہر شخص کو چاہیئے کہ جس امر میں دخل نہ رکھتا ہو ہرگز اوسمیں

بحث اپني لياقت صرف نه کرے کيونکه عدم واقفيت کے اظہار سے آدمي صرف شرمسار هوتا هي مگر بيجا نکر اوسکے جاننے کا دعوي کرنے مين بهت ذليل اور خوار هوتا هي

باربره کي گفتگو باوجود کم سني کے واهيات تهي چهوٹا منهه بڑي بات تهي آخر کو اوسکي شيخيوں سے سب عورتيں نهايت حيران اور تنگ هوئيں اور سب کي سب برخاسته خاطر هو فرداً فرداً اوٹهکر باهر چلي گئيں مس سومرس بهي اپني عادت کے موافق کهانے سے پہلے کپڑه بدلنے کے ليے گئي اور باربره کي دل لگي کے واسطے تصوير کي ايک کتاب اوسکے ديکهنے کے ليے چهوڑ گئي چونکه باربره کا دل بالکل جلسه کے خيال مين لگا تها اس باعث اوس کتاب کے ديکهنے سے کچهه بهي دل اوسکا نه بهلا

نصيحت

جو لوگ کسي شي کے حاصل هونے کي اميد پر تکيه کرکے اوسي کا خيال اپنے دل مين رکهتے هين وے اون چيزونسے جو بالفعل اونکو حاصل

ہیں کچھ بھی فائدہ اور لطف نہیں اوٹھاتے باربرہ جب مس سومرس
سے باتیں کر رہی تھی دل میں یہہ بھی سوچتی تھی کہ کس سبب سے
مس سومرس نے کچھ ذکر میری مرغی کا جو میں نے نذر دی ہی نہیں کیا
اور حال اوسکا یہہ تھا کہ بیٹی خادمہ باربرہ کی صبح کو اوس مرغی کا
لانا ہی بھول گئی تھی جب مس سومرس دوسرے مکان میں کپڑے
بدلنے گئی تھی باربرہ کی خادمہ نے اوس وقت مرغی لا کر مس سومرس
کی خادمہ کو دی اور اوسنے لیجا کر مس سومرس کے حضور میں باربرہ
کی جانب سے اسطرح پر گذرانی جس سے مس سومرس کو یہہ بات
معلوم ہوئی کہ اس نذر میں کوئی امر ایسا ہی جو خادمہ کے مزاج کی
موجب ناخوشی کا ہی اور چونکہ خادمہ صاف طبیعت اور صاف گو تھی
اسلیئے مس سومرس اس خیال سے خاموش ہو رہی کہ وہ خود
اپنی ناراضی کی وجہہ بیان کر دیگی اور فی الحقیقت یہہ تصور اوسکا
باطل نہ تھا کیونکہ خادمہ اوسکے قریب آکر کہنے لگی کہ آپ خوب جانتی
ہیں جب تک میں کسی امر کو بہ تحقیق نہیں جانتی ہرگز اوسکو زبان
پر نہیں لاتی ہر چند میں اس مرغی کی نسبت یقینی کوئی بات نہیں کہتی

پر جو کچھ میرے دل میں گذرتا ہی اوسکے بیان میں ہرگز قاصر نہیں ہتی یعنی میں نے قبل اسکے سوسن کو ایک مرغی دی تھی اور جب میں بغور دیکھتی ہوں تو یہہ وہی مرغی معلوم ہوتی ہی مجھے خوب یقین ہی کہ سوسن نے فی المقدور اسکو اپنے سے خوشی کے ساتھہ جدا نکیا ہوگا معلوم نہیں کیا سبب ہوا اگر فرمایئے فلب اپنے بیٹے سے کہ وہ بیشک جانتا ہوگا اچھی طرح تحقیق کرکے اوسکے حقیقت حال سے آپکو اطلاع دوں مسز سومرس نے کہا میری دانست میں تو یہہ سہل ہی کہ باربرہ سے تحقیق کرلیا جاے کیا اگر اوس سے استفسار ہوگا تو وہ حقیقت واقعی کو بیان نکریگی چونکہ خادمہ جانتی تھی کہ باربرہ کبھی سچ نہ کہیگی اسلیئے آہستہ دبی زبان سے کہنے لگی کہ خیر چاہیے اوسی سے پوچھہ دیکھیے

اس اثناء میں دسترخوان بچھا اور سب کے سب کھانے میں مشغول ہوئے کیس مختار نے موقع پاکر اشارۃً کنایۃً اپنے بھیڑ کے بچے کے نذر دینے کے ارادہ کو ظاہر کیا سر ارتھر نے اوسکے مطلب کو سمجھکر شکر کیا اور کہنے لگا میرا یہہ قاعدہ نہیں ہی کہ اپنے ہمسائے اور رعیتوں سے

کچھہ نذر لوں کیونکہ اگر میں کوئی مالدار رعیت کی نذر قبول کرونگا تو غریب رعیت جنکو وسعت نذر دینے کی نہیں ہی اپنے دل میں رنجیدہ ہونگے حال آنکہ تابعداری میں وے کچھہ اونسے کم نہیں ہیں

جب سب کوئی کھانا کھاچکے مس سومرس اور اوسکی بہن باربرہ کو ساتھہ لیکر صحن خانہ میں ٹہلنے لگیں باتوں بات میں باجے کا ذکر آگیا باربرہ کہ بہت چالاک اور اپنے باپ کی طرح موقع شناس تھی تذکرہ جلسے کا جو عنقریب مقام شوزبری میں ہونیوالا تھا کرکے اس غرض سے کہ وے اوسکو بھی ہمراہ اپنے لیجاویں کہنے لگی کہ ہرچند ایک امیرزادی اوس مقام کی رہنیوالی نے جو میرے باپ کے ملاقاتیوں سے ہی مجھسے خود وعدہ اِسبات کا کیا تھا کہ میں آکر تمکو جلسہ دکھانے کے لیئے لیجاؤنگی لیکن میرے باپ نے باوصف اِسکے کہ سواری بھی اوسکے پاس موجود تھی بسبب بُعد مسافت کے منع کیا یہہ کہا اور مس سومرس کا منہ تکنے لگی چونکہ وہ اوسوقت اور باتوں میں مشغول تھی اِسباعث سے کچھہ متوجہ نہوئی تھوڑی دیر کے بعد مس سومرس کہنے لگی کہ تمنے

جو مرغي بھيجي ہي چلو اوسكو ديكھيں باربره اِسپات كو اپني مطلب برآري كا ذريعه سمجھكر دل ميں خوش ہوئي اور اوسكے ساتھه مرغي دكھانے چلي مس سومرس نے اوسے ديكھكر بہت تعريف كي باربره اِس امر سے اَور بھي زياده خوش ہوئي مگر آخر خوشي اوسكي بہت جلد زائل ہوگئي يعني اِسي اثنا ميں فلپ كوئي چيز لينے كے ليئے وہاں پر آگيا اور اوس مرغي كو ديكھتے ہي بلا تامل كہنے لگا كه يہه مرغي تو سوسن كي ہي باربره اِسپات سے مارے غُصه كے گرگٹ كي طرح رنگ بدل كر كہنے لگي كه سوسن كي نہيں ميري ہي اور ميں نے مس سومرس كے نذر كي ہي فلپ باربره كے كلام كو سنكر غصه سے جل بُھنكر پيچتاب كھانے لگا

مس سومرس اے فلپ تم كيوں بہت غصه ہوتے ہو اپنے ہوش اور حواس كھوتے ہو اسقدر بيتاب ہونا بيفائده ہي كہو تو ماجرا كيا ہي

فلپ اگر آپ فرمائيے تو بالكل حالات بلا كم و كاست اول سے آخر تك گذارش كروں ہنوز اجازت بيان كرنيكي نه پائي تھي كه باربره كے پنجه ميں مرغي كا آجانا اور اوسكے اوڑ جانے

سے سوسن کا پچھتانا اور روز کو مرغی کے لانے کے لیئے سب لڑکوں کا مقرر کرنا اور باربرہ کا انکار اوسکے دینے سے کر کے تہمت وقت پر تاوان نہ ادا کرنی سوسن پر دھرنا سوسن کی بھلائی باربرہ کی کج ادائی سب کہانی ابتدا سے انتہا تک کہہ سنائی

باربرہ اگرچہ ان سب باتوں سے کمال ڈھٹائی کے ساتھ منکر ہوئی مگر سچ بات کے جھوٹلانے میں زبان اوسکی لڑبڑانے لگی گھبراہٹ کے مارے عرق عرق ہو کر اضطراب کے دریا میں غوطے کھانے لگی چونکہ باربرہ مہمان تھی اوسکی خاطر داری کی نظر سے مس سومرس نے لطف سے کہا کہ تم اسوقت یہاں سے جاؤ جب وہ چلا گیا باربرہ کو فی الجملہ کچھ تسکین ہوئی لیکن اسقدر رنجیدہ اور غمگین ہوئی کہ آخر کو مضطرب ہو کر کہنے لگی اگر سوسن اچھی طرح اپنی مرغی کی حفاظت کرتی تو یہہ نوبت کیوں پہنچتی

مس سومرس اگر یہہ مرغی سوسن کو اب واپس دیجائے یقین ہے وہ حفاظت اسکی بخوبی عمل میں لائے کیونکہ صدمہ رنج کا اوٹھا چکی ہے

اپني غفلت کا نتيجه پا چکي ہي مگر کہو فلپ کے ذريعه سے اسکو سوسن پاس بهجوا دوں۔

باربره ۔ جو آپ مناسب جانيئے کيجيئے زياده اس سے تقرير کو طول نديجئے مجهسے اب کچهه واسطه نہيں ہي

تب اوسنے فلپ کو بلاکر مرغي اوسے حواله کي وه بهت خوش ہوا اور اوسے ليکر سوسن کے مکان کو چلا جب اوسکے دروازه پر پہنچا روز کا مرغي کے ليے جانا اور بے حصول مطلب کے واپس آنا ياد آيا دل ميں کہنے لگا اگر يهه مرغي روز ہي کے ذريعه سے سوسن کو پہنچتي تو خوب تها يهه سوچ کر روز کي تلاش کے ليئے گانو ميں پهرا اور اوس سے ملا مجمع لڑکوں کا بهي جنهوں نے سوسن کي مرغي کے ليئے روپئے جمع کيئے تهے روز کے ہمراه ہوا اور فلپ بهي پهر شہنا بجاتا اوس گروه کے ساتهه سوسن کے مکان کي طرف چلا

اس اثناء ميں قصاب کا لڑکا فلپ سے آکر کہنے لگا ذرا ٹهہر جاؤ مجهے بهي تمهارے ساتهه چلنا ہي اور ميرے باپ کو تم سے کچهه کہنا ہي يهه کہکر کڑي کمان کے تير کي طرح جلدي سے اپنے مکان

پڑ گیا اور تھوڑے ہي عرصہ میں قصاب سوسن کے بھیڑ کے
بچے کو لیکر آ پہنچا اوسکو دیکھتے ہي روزا اور سب لڑکے بہت خوش
ہوئے قصاب کہنے لگا اگرچہ تمام دنیا کي نعمتیں مجھے ملتي ہوں تو
بھي کیس مختار کي طرح ہرگز بیرحمي نکروں ہرچند میں قصابوں کا
پیشہ کرتا ہوں اور خلق کے کھانے کے لیئے جانوروں کے
حلق پر چھري دھرتا ہوں لیکن وہ سنگدل مختار جلاد منش پر آزار
تو بیفائدہ غریبوں کے گلے کاٹتا ہے فکر کي طرح لوگوں کا ہو جاتا ہے
دیکھو جب سے پرائیس کے ساتھ اوسکو عداوت ہو گئي ہے
کیا اوسکے خون کا پیاسا ہو رہا ہے اب تم لوگ اس بھیڑ کے
بچے کو لو اور سوسن کے پاس پہنچا دو اگر میں خرید اور فروخت
سے بازار کے فرصت پاتا تو اب تک کبھي کا اسے سوسن پاس
پہنچا آتا پر جب تک یہ بھیڑ میرے پاس تھي خبرگیري اسکي
ہر طرح سے ہوا کي الغرض سب لڑکے اوسکو لیکر شکرگذار ہوتے
اور بہت خوشي کے ساتھ دہانے آگے چلے روزا کا باپ اپني
دوکان پر کھڑا تھا جب ایک ہجوم لڑکوں کا دیکھا کہ بھیڑ کے

بچے کو لیئے جاتے ہیں اور سب حال دریافت کیا مسرور ہو کر ایک نفیس فیتہ اپنی دوکان سے نکال کر لڑکوں سے کہا کہ لو اسکو بچے کے گلے میں باندھ دو

سوسن کہ اپنے مکان میں بیٹھی سوزن کاری کر رہی تھی یکایک آواز باجے کی اوسکے کان میں پڑی کام کو چھوڑ کر باجہ سننے لگی دیکھتی کیا ہی کہ ایک غول لڑکوں کا اوسکے مکان کی جانب باجہ بجاتا اور خوشی کرتا چلا آتا ہی جبکہ اپنے دوستوں کی شباہت اون لڑکوں میں پائی فوراً مکان سے باہر نکل آئی سبھوں نے پہلے ہی سے مرغی اور بھیڑ کو اس خیال سے کہ سوسن دور سے نہ دیکھ لے اور جب قریب پہنچیں دونوں ایک ساتھ اوسے دمیں غول کے بیچ میں کر کے چاروں طرف اوسکے حلقہ باندھ لیا تھا جب سوسن کو باہر نکلتے دیکھا تو اس لحاظ سے کہ وہ بھیڑ کے بچے کی آواز بھی نہ سننے پائے فلپ نے باجے کو باواز بلند بجانا شروع کیا

جب سوسن قریب پہنچی لڑکوں نے غول برہم کر دیا اور

فلپ نے بھي باجہ بجانا موقوف کيا سوسن اپني مرغي اور بھيڑ کے بچے کو يک بيک ديکھتے ہي اسقدر متعجب ہوئي کہ اپنے پہچانتے پر مطلقاً اعتماد نلائي جبکہ بغور اوسنے ديکھا اور اپني شناخت پر اوسے اطمينان ہوا بے اختيار بھيڑ کے بچے سے لپٹ گئي اور رو کر کہنے لگي اي پيارے بچے جب دم ميں تجھسے جدا ہوئي مورد رنج و بلا ہوئي جو کچھ گذرا دل پر سہہ ليا ليکن ايک قطرہ بھي آنسو کا آنکھوں سے بہنے نديا کيونکہ ميں نے صرف اپنے ماباپ کي راحت رساني کے ليئے تجھے جدا کيا تھا ورنہ کبھي نچھوڑتي رشتۂ الفت نہ توڑتي اور نا سہيلے دوستوں اور ساتھيوں کي بہت سي شکرگذاري کرنے لگي اور کہنے لگي کہ ميں نے اپني دونوں کھوئي ہوئي چيزيں پائيں اب ميرے باپ اگر ايک ہفتہ اَور مکان پر ٹھہر جائيں اور ماںبھي ميري اچھي ہو جائيں تو اس جہان ميں مجھسا خوش نصيب کوئي نہوگا

سوسن اور سب لڑکے کھڑے ہوئے آپسميں باتيں کر رہے تھے ليکا يک کيس مختار اپني لڑکي باربرہ کو ہمراہ ليئے زميندار کے مکان سے اوسي راہ گھر کو جاتا تھا جب اوس جگہہ پہنچا کہنے لگا

تمت جاؤ غل نہ مچاؤ تملوگ کیا سٹرک پیر اڑے ہو بھیڑ لگائے
کھڑے ہو اور جب بھیڑ کے نیچے کو دیکھا ہوش کھو گیا رنج اوسکا
تازہ ہوگیا ہرچند چاہا خوشی کی صورت بنائے رنج کو اپنے چھپائے
لیکن یہ اوس سے ہو نسکا غم کو کھو نسکا اور جب باربرہ نے
مرغی کو دیکھا دامن سے اپنا منھ چھپالیا تا سب لڑکے جنسے
وہ نفرت رکھتی تھی اوسے نہ دیکھیں اور اوسکا چہرہ دیکھکر
نہ ہنسیں پوشاک جو اوسنے بڑے تکلف سے بنائی تھی وہ
اسی کام آئی کہ اوسی سے اپنا منہ چھپایا بیحیائی کا برقع بنایا
روز کہنے لگی مجھکو اسوقت بڑی خوشی حاصل ہوئی باربرہ مرغی کے
مقابل ہوئی فلپ نے کہا ہاں یقین ہی کہ اب وہ ہملوگوں کے اس
بہار کے میلے کو جلد نہ بھولیگی سوسن ہنسکر کہنے لگی وہ چاہی
سہو کرے یا یاد رکھے میں تو عمر بھر تملوگوں کی نیکیاں نہ بھولونگی
اور اب کہ میں نے اپنی مرغی واپس پائی لازم ہی کہ اون روپیوں
کو جو تملوگوں نے مجھے عنایت کیے ہیں واپس دوں سب لڑکے
کہنے لگے نہیں نہیں روپیہ ہملوگ واپس نہیں چاہتے مناسب ہی

که وه تمهارے باپ کو دیا جائے تاکه اونکے کام میں آئے سوسن نے کہا خیر تملوگوں کے احسان کا بار میری گردن پر تو ہی ہے اسوقت میں روپیوں کو بھی اپنے باپ کے لیے رکھ لیتی ہوں شاید کبھی معاوضه اسکا مجھسے ہوسکے فلپ نے کہا روپیه اور معاوضه کا کچھ ذکر نکرو اس بات کو اب تم جانے دو اور سبھوں کی جانب مخاطب ہوکر کہنے لگا بہتر ہے اب ہملوگ اپنے اپنے گھر چلیں مرغی اور بھیڑ کے بچے کو سوسن کے پاس چھوڑ دیں سب لڑکے اوسکے کہنے کے مطابق اپنے اپنے گھر گئے روز اور فلپ یه دونو ٹھہر گئے سوسن نے جب اپنے بھیڑ کے بچے کو پایا خوش ہوکر اپنے ہاتھوں سے اوسکو کھلانا شروع کیا بچه تو سوسن کے ہاتھوں کھا رہا تھا اور فلپ مرغی کی سب سرگذشت سنا رہا تھا اس اثناء میں سوسن نے چاہا کہ مرغی کو پر قینچ کر ڈالے تاکه پھر کبھی اوڑ نه جائے اور ایسا رنج اور تردد پیش نه آئے فلپ نے کہا لاؤ میں اسکو پکڑے رہوں اور تم اسکے پر کو کتر ڈالو چنانچه سوسن نے اوسی طرح پر مرغی کے

پروں کو کاٹ ڈالا فلپ کو اپنی ما کا کوئی پیام جو سوسن کی ما سے کہنے کے لیئے اوسنے کہا تھا یاد آیا اور فوراً اوسکے پاس جا کر اوسے پہنچایا اور سب حال مرغی کا پھر شروع سے کہہ سنایا اس اثنا ر میں پراینخس مکان پر آیا اور اوسکے استفسار پر پھر فلپ نے دوبارہ سب قصہ بیان کیا وہ بھی یہہ حال سنکر بہت خوش ہوا بعد اسکے سوسن کی ما نے فلپ سے کہا کہ اب تم اپنے گھر جاؤ بیفائدہ دیر نہ لگاؤ فلپ سوسن کے باغ سے ہوکر اپنے گھر جاتا تھا دیکھا کہ بار بره مطابق اپنے معمول کے کھڑکی پر بیٹھی اسطرف تک رہی ہے اسکو شبہہ ہوا کہ میں سوسن کے باغ کا دروازہ کھول تو نہیں آیا ایسا نہو کہ دروازہ کھلا رہے اور مرغی اوسکی پھر بار بره باغ میں جائے اور دشمن کے قبضہ میں آجائے اسلیئے واپس آیا اور دیکھا تو دروازہ باغ کا بند پایا

اگرچہ سب حقیقت مرغی کی ظاہر ہونے سے بار بره کمال رنجیدہ اور حیران ہوئی لیکن اپنے قصورات پر کچھ نہ پشیمان ہوئی اور اپنی شرارت اور سفلہ پن کے ظاہر ہو جانے سے ہر چند

جھنجھلائی مگر اپنے قصور کے رنج کی کچھ خواہش کرکے راستی پر نہ آئی بین نوازوں کے جلسے میں جانے کی تمنا اوسکے دل میں سمائی تھی بیٹی اپنی خادمہ سے جو اوسکی محرم راز تھی کہنے لگی جو کچھ آج زمیندار کے مکان پر گذرا وہ تو نے سنا ہوگا خیر اگر مس سوم مجھکو جلسہ میں نہ لیجائینگی تو میں نے اپنے جانے کی دوسری تدبیر سوچ رکھی ہی میرے باپ کا تو یہہ قول مشہور ہی کہ ایک کمان میں دو چلا رکھنا ضرور ہی کیا خوب یہہ مثل ہی میرا تو ہمیشہ اسی پر عمل ہے

چند افسران فوج سے جو مقام شوزبری میں رہتے تھے کیس مختار نے ملاقات کی تھی اور وجہہ یہہ ہوئی کہ اون لوگوں سے اور کسی سوداگر سے تکرار تھی اور اوسنے اون افسروں پر ارادہ نالش کرنے کا کیا تھا مختار نے افسروں سے ملاقات کرکے یہہ بات کہی تھی کہ اگر نوبت نالش کی پہنچیگی تو میں تمھارے مقدمہ کو سرسبز کرادونگا پس وے لوگ اوسکے اقرار پر تکیہ کرکے اس خیال فاسد سے کہ وہ عدالت

کا خرچہ وہ ابھی لیگا اوسکی ظاہرا خاطرداری بہت سی کرتے تھے منجملہ اونکے اسٹراسپی تامے ایک افسر کی شادی بھی ہو گئی تھی اوسنے اپنی بی بی سے یہہ بات کہدی تھی کہ تم باربرہ کی خاطرداری کرنا چنانچہ باربرہ نے جلسے میں جانے کے لیئے اوسی بی بی کو ذریعہ ٹھہرایا تھا اور اپنی خادمہ سے کہا کہ آج کے روز مسز ٹراپی اور سب فوج کے افسر معہ زوجہ ہی سے میرے مکان پر دعوت کھانے کے لیئے آئینگے اور چونکہ مسز ٹراسپی نے مجھسے کہا تھا کہ میں بغیر شہد کے کھانا نہیں کھا سکتی اسلیئے تم شہد ضرور موجود رکھو

خادمہ   اگر یہی حال ہی تو کل کے روز یہہ دعوت اوسکے حق میں عداوت ہو جائیگی مکان میں شہد تو نام کو بھی نہیں ہی وہ کہاں سے پائیگی اور کیونکر کھائیگی

باربرہ   کیا کہیں سے مل نہیں سکتا

خادمہ   میری دانست میں تو اس جگہہ پر نہیں بکتا

باربرہ سنکر کہنے لگی نہیں ری نہیں کیا یہاں پر کہیں مانگے بھی نہیں ملتا

سوسن کی مکھیون کا چھتہ کیا تجھے بھول گیا کل صبح تو سوسن کے پاس جانا اور میری طرف سے مس ازٹراسپی کے لیئے تھوڑا سا شہد مانگ لانا

خادمہ علی الصباح باربرہ کے کہنے کے مطابق سوسن کے پاس شہد کے لیئے گئی لیکن چونکہ سوسن کی ما کو شہد سے بہت رغبت تھی اسلیئے اوسنے تھوڑا ہی سا دیا جب باربرہ نے دیکھا سوسن کو نام رکھنے لگی اور کہنے لگی کہ وہ منحوس کنجوس بڑی مکھی چوس ہی میں خود جاتی ہوں تھوڑا سا اور مانگ لاتی ہوں تو بھی میرے ساتھ چل اور اپنی قسم جونجنی پیتے دم سوسن کے مکان پر پھر نہ آنے کے لیئے کھائی تھی خود غرضی سے بھلا کر سوسن کے مکان پر گئی اور اوس سے جسکی خرابی اور بربادی کے واسطے بانا باندہا تھا منت سے کہنے لگی کہ مجھپر مہربانی کیجیئے تھوڑا سا شہد مس ازٹراسپی کے لیئے اور بھی دیجیئے ایسے ہی مواقع میں ہمسایوں کو ایک دوسرے کی مدد کرنی واجب اور لازم ہی اور خادمہ بھی کہنے لگی بیشک حق ہمسائے کا یہی ہے

سوسن اگرچہ فیاض تھی اور جس سے محبت رکھتی تھی اوسکے ساتھہ حتی المقدور سلوک بھی کرتی تھی مگر اسقدر بھولی نہ تھی کہ چاپلوسی میں کسی دغاباز اور مفتری سے آجاتی اخلاق سے ساتھہ پیش آکر جواب دیا افسوس ہے کہ میرے پاس اسقدر شہد نہیں ہے کہ اور دے سکوں باربرہ یہہ سنکر یہاں تک غصہ ہوئی کہ حواس خمسہ اوسکے منتشر ہوئے پیچتاب کھانے لگی سخت باتیں سوسن کو سنانے لگی سوسن نے بردباری سے اوسکے غصہ پر کچھہ خیال نکر کے خاموشی اختیار کی آخر کو باربرہ باآواز بلند کہنے لگی کہ بخوشی یا بجبر جسطرح تم دوگی شہد میں ضرور لونگی مناسب اور بہتر یہی ہے کہ دیر مت کرو خوشی سے دیدو چپ کیوں ہو رہی ہو ہٹ یا نیست کچھہ منہ سے بولو کیوں نہیں وہ ٹکڑا شہد کے چھتے کا جو پڑا ہے دے دیتیں

سوسن   اوسکو میں نہیں دے سکتی وہ تو میری • سے کے کھانیکے لیے رکھا ہے

باربرہ   کیا نہیں دے سکتی دیکھیں تو کسطرح نہیں دیتی یہہ کہکر ہاتھہ بڑھا کر چاہا کہ اوس چھتہ کے ٹکڑے کو اوٹھا لے ناگاہ ہاتھہ

اوسکا مکھیوں کے چھتے پر جو قریب اونکے تھا لگ گیا اور سب مکھیاں باربرہ کی جانب اوڑیں حبشی خادمہ اوسکی ڈر سے چلا کر بھاگی اور سوسن ایک درخت کی اوٹ میں کھڑی ہو بآواز بلند باربرہ سے کہنے لگی کہ آپ مکھیوں کو نہ چھیڑیں خاموش کھڑی رہیں تو یقین ہی وے نہ کاٹیں مگر باربرہ سے کب نچلے رہا جا سکتا تھا مکھیوں کو ہاتھوں سے مارنا شروع کیا یہاں تک کہ سب مکھیاں اوسکے منہ اور تمام بدن میں لپٹ گئیں باربرہ گھبرا کر دونوں ہاتھوں سے منہ اپنا پیٹنے لگی ایک تو مکھیوں کے کاٹنے اور اوسپر منہ کے پیٹنے سے تمام بدن خصوصاً چہرہ اوسکا پھول کر کُندہ ہو گیا آخر کو بدحواس ہو زمین پر گر پڑی سوسن اور حبشی اوسکی خادمہ نے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا اور مکان پر اوسے پہنچا دیا خادمہ اپنی صفائی جتانے کے لیئے باربرہ سے کہنے لگی کہ تمکو غیر کے مکان پر اسطرح زیادتی کرنی لازم نہ تھی دیکھو کیا ماجرا حیرت افزا ہی کہ قصور تو تم سے ہوا ہی پر جب تمھارے باپ یہہ سب حال سنینگے مجھی کو نکالدینگے

باربرہ چاہے دس تجھے لگالیں یا رہنے دیں مجھسے کیا واسطہ ہی مجھکو تو اپنی عمر بھر میں ایسا درد کبھی نہیں ہوا ہی بتاؤ تو علاج اسکا کیا ہی خیر درد کا بھی کسیطرح سہہ لینا گوارا ہی لیکن جو تمام بدن خصوصاً چہرہ کپّے کی طرح پھول اوٹھا ہی اسکے پچکنے کا کہو کوئی چارہ ہی کون سی تدبیر عمل میں لاؤنگی اور کسطرح مسس ازٹراسپی کو جو آج دعوت کھانے آئینگی منہ اپنا دکھاؤنگی اور اب کل کے روز بین نوازوں کے جلسے میں جسکی تمنا مدت سے رکھتی تھی کیونکر جاؤنگی

خادمہ اب وہاں جانے کی اُمید تو ہرگز نہ رکھو یہہ خیال فاسد اپنے دل سے دور کرو کیونکہ یہہ آماس تمھارے چہرے کا ایک ہفتہ سے کم میں نہ اوتریگا اسوقت ان باتوں کے رنج کا کیا ذکر ہی مجھکو تو اِسی امر کی بڑی فکر ہی کہ جب تمھارے باپ اگر تمکو اِس حالت میں پائینگے تو مجھسے معلوم نہیں کسطرح پیش آئینگے

الغرض اِسی طرح کی باتیں باربرہ اور اوسکی خادمہ آپسمیں کر رہی تھیں اور ایک دوسرے پر قصور کا الزام دھر رہی تھیں سوسن ٹھہرنا وہاں پر مناسب نجانکر رخصت

ہو چلی پر عجب واردات ہوئی کہ مکان سے نکلتے ہی کیس مختار سے ملاقات ہوئی

کیس مختار اس مرتبہ بھی پہلی ملاقات کی مانند زمیندار کے مکان سے کچھ خوش نہ آیا کیونکہ جسقدر سر آرتھر اور مس سومرس سے بہ نسبت برائیس اور سوسن کے گفتگو پیش آئی اوسکی طرز تقریر سے یہہ دہشت دل میں سمائی کہ برائیس اور اوسکے خاندان کی عداوت سے مبادا کھیل میرا نہ بگڑ جائے اور زمیندار کے نذر قبول نہ کرنے کا بھی صدمہ اوسکے دل پر تھا سمجھا کہ اگر خدا نخواستہ سوسن کے بھیڑ کے بچے کا حال زمیندار پر ظاہر ہو جائیگا مجھپر خرابی لائیگا سب قلعی میری کھل جائیگی ایک بلائے ناگہانی سر پر آئیگی مصلحت یہی ہے کہ برائیس اور سوسن سے صورت اتفاق کی پیدا کیجیے اور جسقدر جلد ممکن ہو تذکرہ ہی اسبات کا موقوف کرا دیجیے

اسی لحاظ سے جب سوسن کو اوسنے دروازہ پر دیکھا باوجود بگاڑ کے بناوٹ سے ہنس دیا اور کہنے لگا کہ سوسن اسوقت

تمھاري ملاقات سے مجھکو کمال خوشي حاصل ہوئي اپني ماں کے
مزاج کا حال تو کہو وہ اب کیسي ہیں اگر میرے مکان میں کوئي چیز اوسکے
مفید ہو تو اوسکو بلا تامل لیجاؤ اور باربرہ کو پکار کر کہنے لگا ایدہر
آؤ سوسن سے بات چیت کرو جبکہ باربرہ نے کچھ جواب ندیا
وہ خود اوسکے پاس چلا دروازہ کمرے کا جب کھولا دیکھا کہ
تمام بدن اور منہ پر اوسکے آماس ہي اور درد کے مارے پڑي
نہایت بدحواس ہي یہہ حال دیکھکر بہت متعجب ہوا اور دریافت
حال کرنے لگا خادمہ کہ وہاں پر موجود تھي فوراً اپنے طور پر
بیان کرنے لگي مگر کوئي بات وہ پوري کہنے نہ پاتي تھي کہ باربرہ
اوسکے کلام کو قطع کرتي جاتي تھي مختار جب بالکل حال سن چکا
خفا ہو کر خادمہ کو تو اوسیدم گھر سے نکال دیا اور اپني لڑکي سے
کچھ غصہ اور کچھ بناوٹ سے برہم ہو کہنے لگا کہ جس حالت میں
سوسن نے مہرباني کرکے تھوڑا شہد دیا تھا اوسي پر تونے
کیوں قناعت نکي اور زبردستي سے کیلئے اور شہد لینے کا
ارادہ کیا شاید تو سمجھتي ہي کہ مجھمیں بڑا زور ہي واہ کیا خوب

اری نادان بھیکھہ اور پچھور ہی یقین جاننا کہ میں تمہاری ایسی واہیات حرکاتوں کو کبھی نہ پسند کروں گا سوسن باربرہ کی جانب سے التجا کرنے لگی مختار بہ آہستگی باربرہ سے کہنے لگا دیکھو باوجود تمہاری شرارت کے سوسن تمپر کسقدر مہربانی کرتی ہیں اور سوسن کی جانب مخاطب ہوکہ اوٹھا کہ بیشک تم اوروں پر بھی ایسی ہی مہربانی رکھتی ہو خیر تمہاری خاطر سے میں باربرہ کے سب قصورات معاف کرتا ہوں سوسن نے شکر ادا کیا لیکن چونکہ بھیڑ کے بچے کی کیفیت کبھولی نہ تھی اسلیئے اوسکے دم میں نہ آئی اور جلد رخصت ہوکر اپنے مکان پر چلی گئی مختار نے جب دیکھا کہ سوسن ایسی سادہ لوح نہیں ہے کہ دھوکھا کھاوے میری ومبازی میں آجاوے تب اوسنے پیرائیس سوسن کے باپ کے ساتھ موافقت پیدا کرنیکا ارادہ کیا حالانکہ بخوبی جانتا کہ وہ بھی خشک ایماندار آدمی ہے اور چاپلوسی کی باتوں سے ہمیشہ اوسکو نفرت رہا کرتی ہے جب مین نوازوینکے جلسے کا دن آگیا باربرہ نے ہرچند بہت سی تدبیریں کیں مگر مس ارتر آئی

ساتھ وہاں پہنچا سکی شام ہوتے ہی بہت سے امرا جلسہ میں شریک ہوئے اسقدر وہاں پر مجمع آدمیوں کا ہوا کہ مکان سارا بھر گیا سب بین نواز جو اطراف سے بطمع انعام کے پہنچے تھے آکر جمع ہوئے اونمیں وہ بڈھا بین نواز بھی تھا اور چونکہ کپڑے اوسکے بالکل پھٹے اور پرانے تھے اس لیئے لوگ اوسے حقیر جانتے تھے سب اہالیان جلسہ کی تجویز سے چند اشخاص ہر ایک کے بجانے کے حسن اور قبح کی تشخیص کرنیکے لیئے منتخب ہوئے منجملہ اونکے دونوں بہنیں سرآرتھر کی بھی تھیں اور سرآرتھر کے ہاتھ میں انعام کی اشرفیاں تھیں جب بین بجنے لگی سب کے سب خاموش ہوکر سننے لگے اور بین نوازوں نے فرداً فرداً اپنا بجایا وہ سماں جمایا کہ ایک کی دوسرے سے تمیز نہو سکی اور اہل جلسہ سمجھے کہ سب کے سب انعام پانے کا استحقاق رکھتے ہیں جب ضعیف بین نواز نے سب کے آخر میں بجانا شروع کیا ٹھاٹھ اور سروں کو درست کرکے ایسی بین بجائی کہ سننے والوں کے ہوش کھو گئے سب کے سب

محو ہو گئے جب تک وہ بجاتا تھا جو اُس سننے والوں کا اوڑا جاتا تھا جب بجا چکا چند لمحہ تک سب کے سب دنگ تھے سکتے کے ڈھنگ سے تھے جب طبیعت سبھوں کی خورسند ہوئی صدا واہ واہ کی ہر طرف سے بلند ہوئی جو لوگ منصف اِس بات میں بدے گئے تھے متفق القول ہو کر کہنے لگے کہ بیشک اِسی شخص نے سب سے اچھا بجایا ہے اور بہر صورت یہی مستحق انعام کا ہے

یہہ گیت جو اوسنی بجایا اور سبھوں کو پسند آیا اور اوسکے ذریعہ سے اشرفی پائی اوسی کا بنایا تھا سبھوں نے اوس سے درخواست اِس امر کی کی کہ مہربانی کیجئے اور اِس گیت کے بول ہم لوگوں کو لکھا دیجئے الغرض وہ لکھانے پر راضی ہو گیا اور مس سومرس اوسکو لکھنے لگی بین نواز نے کہا کہ اِس گیت کا نام سوسن کی گریہ وزاری بھیڑ کے بچے کے فراق میں ہے مس سومرس لکھتے وقت اپنے بھائی کی طرف بھی دیکھتی جاتی تھی جب وہ لکھ چکی سر آرتھر نے اوس بین نواز کو کنارے لیجا کر کچھ باتیں دریافت کیں جس سے بالکل سوسن کے

بھیڑ کے بچے کي حقیقت اور کیس مختار کي زیادتي اور شرارت ظاہر ہوگئي مختار بھي گیت لکھاتے وقت اوس جگہ کھڑا تھا جب کبھي سر اوٹھاکر اوسکي طرف دیکھتا خوف کے مارے اوسکے چہرے کا رنگ زرد ہوجاتا لیکن جب اوسنے گیت کا نام سوسن کي گریہ وزاري بچے کے فراق میں سنا وہاں سے پیچھے ہٹا اور غایب ہوگیا

جب بین نوازنے دس اشرفیاں انعام پائیں وہانسے رخصت ہو ایک شخص کے مکان پر جاکر کاغذ قلم دوات لیا اور اپنے لڑکے سے جو ہمراہ تھا ایک خط پیرائیس کے نام لکھواکر بعجلت ڈاک پر روانہ کیا دوسرے روز صبح کو جب پیرائیس کاشتکار اور سوسنہ اوسکي بي بي اور سوسن بیٹھے سوچ رہے تھے کہ مہلت ایک ہفتہ کي بھي اب قریب الانقضا ہے پر ابھي تک عوضي دینے کے لیئے روپیہ کہیں سے نہیں ملا ہے دیکھا چاہیئے کیا تقدیر میں لکھا ہے اور خواہش خدا کي کیا ہے اس اثناء میں کسي شخص نے دروازہ پر آکر آواز دي سوسن باہر نکل گئي

ڈاک کے ہرکارے نے خط اوسے حوالہ کرکے کہا کہ یہہ خط تمھارے باپ کے نام کا ہے لو اور محصول اسکا مجھے دو یہہ انگیس نے جب یہہ بات سنی بہت متعجب ہوکر کہنے لگا کیا یہہ خط میرے نام کا؟ ایسا کون شخص اس جہان میں ہے جو مجھے خط لکھے خیر بہرحال محصول لو اور خط کو دو جب یہہ خط لیکر کھولا اور نام کاتب کا تمھارے احسانمند دوست ٹوٹو ان پڑھا اور زیادہ حیران ہوا کہ یہہ کس شخص کا نام ہے اور ایک کاغذ موڑا ہوا اوسمیں ملفوف دیکھکر کہنے لگا کہ یہہ کیا ہے کوئی گیت معلوم ہوتا ہے شاید کسی نے مجھے بیوقوف تصور کرکے دل لگی تو نہیں کی ہے خیر خط کو پڑھ لوں بعد اسکے آپ ہی سب حال معلوم ہو جائیگا جب خط پڑھا اوسمیں یہہ لکھا تھا

خط کا مضمون

اے میرے دوست عزیز مجھے یقین ہے کہ میری خوش نصیبی آج کی شب کی سنکر آپ بہت مسرور ہونگے میں نے دس اشرفیاں

انعام پائی ہیں اور یہہ گیت جو خط میں ملفوف کرکے آپ کے پاس
بھیجتا ہوں اسے جب پڑہینگے معلوم کرینگے کہ میرے اس انعام پانے
کی باعث سوسن آپ کی نیک لڑکی ہی اور چونکہ میں آپ کے مکان
پر مہمان رہا ہوں اس سبب سے کسیقدر آپکے خاندان کا حال جانتا ہوں
مجھے امید ہی کہ آپ نہ بھولے ہونگے جب آپ سوسن کے جمع کرنے
روپیوں کو گن رہے تھے اوسوقت میں بھی وہاں پر موجود تھا
اور جس لیئے وہ روپیہ جمع کیا گیا تھا اوسکو بھی میں نے
اوسیوقت سنا تھا اور یقین ہی کہ شاید آپ ابھی تک کل روپیہ
اپنے عوض جان سنین کو دینے کے لیے جمع نہ کرسکے ہوں
اسلیئے میں آپکو تکلیف دیتا ہوں کہ نوٹ تعدادی پانچ اشرفی کا
جو گیت کے کاغذ میں لپٹا ہوا ہی قبول کیجیئے اگر آپ مجھے آزمائینگے
تو مسٹر مختار کی طرح سخت قرضخواہ نپائینگے جب کبھی آپ سے ہو سکیگا
دیجیئگا اور اگر شاید نہو سکے تو مجھکو متقاضی نہ فرض کیجیئگا سال آئندہ
اسیی ایام میں پھر جب آؤنگا آپ سے ملاقات کرونگا اور یہہ گیت سوسن
اور سب لڑکوں کو بجا کر سناؤنگا اور اپنی جانب سے آپکو

اطمینان حاصل ہونیکے لیئے مناسب ہی کہ میں اپنے حال سے بھی مجملاً آپکو آگاہ کردوں یعنی جسطرح میں ظاہر میں غریب معلوم ہوتا ہوں درحقیقت میں نہیں ایسا ہوں لیکن میرے سفر کرنیکا بھی حال ہی اور یہہ طریقہ فائدہ سے مالا مال ہی اسیطرح دنیا اور اوسکے باشندوں کے چلن اور رویہ دیکھکر ایسا تجربہ حاصل کرتا ہوں کہ اگر سفر میں اپنی وضع امیروں کی سی بناؤں تو اسقدر فائدہ ہرگز نہ اوٹھاؤں بہت لوگ ایسے ہیں کہ میرے ہی طریقہ کو پسند کرتے ہیں اور حتی المقدور اپنے سلوک سے تم جیسے نیک آدمیوں کو احسانمند کرتے ہیں زیادہ نیاز تمہارے احسانمند

دوست اوبوان

سوسن نے مطابق اپنے باپ کے کہنے کے جب گیت کے کاغذ کو کھولا اور نوٹ کو نکالا دیکھا کہ گیت کا نام سوسن کی کرب و زاری بھیڑ کے بچے کے فراق میں لکھا ہی بہت متعجب ہو کر وہ اور اوسکی ماں دونوں ملکر پڑھ رہی تھیں کہ کسی نے دروازے پر آواز دی باہر آکر دیکھا تو سردار تھر اور اوسکی بہنیں ہیں اور دو

لوگ اس ارادے سے آئے تھے کہ پرائیس کی عوضی کو دینے
کے لیئے روپیہ قرض حسنہ دیویں لیکن اونھوں نے بین تو انکے
اشرفیاں کھینچنے کا حال جب سنا اپنے ارادے کو سود مند نہ پایا
سر آرتھر نے پرائیس سے کہا کہ جو میں یہاں تک آیا ہوں
بہتر ہی کہ ایک کام جو تم سے متعلق ہے اوسکا تصفیہ کرتا چلوں تم میرے
ساتھ آؤ ایک قطعہ زمین جسپر سڑک نکالنی مجھے منظور ہے تمکو وہیں
دکھادوں چنانچہ پرائیس کو لیجا کر وہ زمین دکھائی اور کہنے لگا
دیکھو میں ارادہ سڑک نکالنے کا اپنے ہوا کھانے کے واسطے
رکھتا ہوں اور یہہ قطعہ زمین کا بیچ میں آجاتا ہی

پرائیس   اگرچہ یہہ زمین میری ہی ہے بے شک ہی مگر امیدوار ہوں
کہ آپ مجھکو ایسے آدمیوں میں شمار نہ کیجیئیگا جو ایسے ایسے خفیف امورات
میں حجت اور تکرار پیش لاتے ہیں اور محض بیفایدہ لڑائی اور فساد
بڑہاتے ہیں یہہ بات میری ذات سے دور ہی مجھکو ہر صورت آپکی خوشی منظور ہی

سر آرتھر   میں نے تو سنا تھا تم بڑے فسادی ہو اور اب
جو تمکو دیکھا معلوم ہوا کہ وہ خبر بالکل غلط تھی

پرائیس   یہہ وہم نکیجئے میں تو آپکی ضرورت دیکھکر اوروں
کی طرح یہہ کبھی نہیں چاہتا کہ اِس زمین کے ذریعہ سے زیادہ
نفع اوٹھاؤں بلکہ یہہ زمین آپ ہی کی ہی اور آپکو اختیار ہی
کہ کوئی دوسرا قطعہ اُسی قیمت کا دیجیئیگا یا جسطور پر اور جو
آپکو منظور ہو کیجئیگا مجھکو کچھ عذر نہیں ہی سر آرتھر نے تھوڑے
تامل کے بعد کہا میں نے سنا ہی تمھارے پٹہ میں کوئی نقص
عظیم ہی اور اسکا ذکر میں نے پہلے تمسے اس خیال سے نہیں کیا
کہ شاید تم یہہ سمجھو کہ مجھے دباکر یہہ زمین لیا چاہتے ہیں لیکن بتاؤ
تو اوسمیں کیا نقص ہی

پرائیس   سچ تو یہہ ہی اور سچ ہی ہمیشہ کہنا اچھے آدمیوں کا
کام ہی کہ نقص جو لوگ کہتے ہیں میں نہیں جانتا کس جانور کا
نام ہی اور میری دانست میں اوسکو ایک غلطی کہنی چاہیئے
اور یہہ آپ خوب جانتے ہیں کہ کوئی بشر غلطی عمداً نہیں کرتا
اور میرے نزدیک واجب تو یہہ ہی کہ جب غلطی کہیں پائی جائے
تو جس سے غلطی ہوئی اوسی شخص سے جتائی جائے

لیکن کیس مختار کہتا ہی کہ یہ ضابطہ نہیں ہی اسلیے میں کچھہ کہہ نہیں سکتا جس شخص سنے میرے پتہ کی شرح لکھی ہی اوسنے اوسمیں غلطی کی ہی اگر اوسکی غلطی پر میرا ہی نقصان جائز رکھا جاوے تو پھر اس سے کیا چارہ ہی آپ کے رشتہ دار سابق زمیندار کا ایک کاغذ بطور یادداشت کے لکھا ہوا میرے پاس موجود ہی اگر فرمائیں تو آپکی اطمینان کے لیے اوسکو دکھلائیں اوسکے دیکھنے سے غلطی پتہ کی ظاہر ہو جائیگی اور یہ شبہہ بھی آپ کے دل سے جاتا رہیگا بیشک مختار کہتا ہی کہ تمہارا پتہ کوڑی کام کا نہیں ہی اور عدالت میں کچھہ اعتبار اوسکا ہوگا لیکن میں تو عدالت کے قاعدے سے محض ناواقف ہوں صرف اسقدر جانتا ہوں کہ کہ میں برسر حق ہوں اور سب مقدمات اور ہر حالات میں ایمانداری اور راستی ہی کام آتی ہی اسباب میں سے مجھے اور کچھہ کہنا نہیں ہی

سردار سنگھ کیس مختار صاحب کا ذکر تمنے بار بار کیا معلوم ہوتا ہی کہ تمسے عداوت رکھتا ہی صاف صاف کہو تو سبب اسکا کیا ہی

پرائیس ایک چھوٹے سے قطعہ زمین کے بابت جو متصل باغ مختار ہی ہملوگوں میں قصہ اور تکرار ہی اور وہ کچھہ ایسی قیمتی بھی نہیں ہی اوسکو مختار اپنے باغ میں باوجودیکہ وہ خود بڑا پیچ ہی ناحق شامل کیا چاہتا ہی اور میں نے اوس سے بارہا کہا ہی کہ یہہ زمین نہ تمھاری اور نہ ہماری ہی بلکہ سرکاری ہی اور چونکہ اس دیہات کے سب لڑکوں کے کھیلنے خصوصاً بہار کے میلہ کی وہ جگہہ ہی اسلیئے میں نہیں چاہتا کہ کوئی شخص بلاوجہہ فساد اوٹھائے اور ناحق اوسکو اپنے قبضہ میں لائے

سر آرتھر چلو مجھے اوس زمین کو دکھاتو دو یہاں سے بہت دور تو نہیں ہی

پرائیس نہیں صاحب بہت قریب ہی جبکہ وے اوس زمین پر پہنچے کیس مختار نے اپنے مکان سے سر آرتھر اور پرائیس کو ایک ساتھہ ٹہلتے دیکھکر چاہا کہ فوراً آوے اور اونمیں شامل ہو جاوے تاکہ پرائیس سب حالات راست بلا کم و کاست بیان کرنے نپاوے لیکن جلد آنسکا سر آرتھر

دیکھکر کہا کیا یہی زمین متنازعہ ہی پیرائیس نے جواب دیا ہاں صاحب
اسیقدر ہی اس اثنا میں کیس مختار آیا اور اپنا موقع دیکھکر
کہنے لگا کہ اب اس زمین کا ذکر ہی بیفائدہ ہی جانے دو اب تو میں
آپ ہی کو دیتا ہوں گو کسی کی ہو سرآرتھر نے کہا بڑے
تعجب کی بات ہی کہ آپ ایسے لیق اور فہیم اور قانون دان
ہوکر جو زمین کہ آپکی نہیں ہی اوسے مہربانی کرکے مجھکو عنایت
فرماتے ہیں واہ کیا اچھا یہی کام ہی اور مفت کرم داشتن اسی کا نام ہی
اور حال اس زمین کا تو یہہ ہی کہ تمھاری نہ کسی دوسرے کی ب
لکہ میری ہی ہی اس بات کو میں نقشہ دیہی سے جو میرے پاس
موجود ہی ثابت کرسکتا ہوں

چونکہ کیس ہنوز مختاری کی امید اور تمنا دل میں رکھتا تھا
ڈر کر کہنے لگا کہ فی الحقیقت میری رائے سست ہی اور آپ جو
فرماتے ہیں بجا اور درست ہی سرآرتھر نے پیرائیس سے
کہا کہ اس زمین کو میں لڑکوں کے کھیلنے اور بہار کے میلے کے
لیئے ہمیشہ کے واسطے دیتا ہوں پیرائیس نے سب احسان اسکا

اپني گردن پر ليا اور بهت سا شكر ادا كيا بعد اسكے سر آرتهر كيس كي جانب متوجه هوكر كهنے لگا كه آپ نے كوئي پٹه ميرے ديكهنے كے لئے بهيجا تها كيس نے دبي زبان سے جواب ديا هاں صاحب مگر ميں نے اوسكو كچه پرائيس كے ساتهه عداوت اور دشمني كي راه سے نهيں بهيجا تها بلكه بهيجنا اوسكا ميں اپنے اوپر فرض سمجها تها

سر آرتهر اوسكے بهيجنے سے پرائيس كي كچه بهي مضرت نهوئي اوسكو تو ميں نيا پٹه لكهدينے پر مستعد هوں كيونكه اوسكے پاس جو ايك فرد بطور ياد داشت كے موجود هے اوسي پر ميں كاربند هونگا اور پٹه كي غلطي پر كچه لحاظ نكرونگا ميں يه هرگز نهيں چاهتا كه كسي شخص سے ناحق اور غيرواجبي فائده اوٹهاؤں اور كسي غريب كے دل كو عبث صدمه پهنچاؤں

مختار بهت تنو بنكر كهنے لگا هاں صاحب خدا نكرے كه ميں آپكو ايسي صلاح دوں جس سے كسي كو غريب هو يا امير ناحق تكليف پهنچے ليكن ناقص پٹه كے فسخ كرنے ميں كچه عيب اور ظلم نهيں هے

سر آرتھر کیا تمھاری دانست میں یہی مناسب ہی

مختار بلاشک میں ہمیشہ سے اچھی طرح جانتا ہوں کہ جو پٹہ ناقص اور بے حقیقت ہی اوسکے منسوخ کرنے میں کوئی عیب نہیں اور نہ کچھ خلاف شرافت ہی

سر آرتھر آپ بے سمجھے بوجھے اپنے ہی بیٹے کی نسبت رائے دیتے ہیں آپ تو اس غریب آدمی کے پٹہ کو بھیجا چاہتے تھے مگر آپ کے لڑکے نے غلطی سے آپ ہی کے پٹہ کو مجھے لا کر دیا تھا اور جب اوسے دیکھا تو اوسمیں ایک ایسا نقص نمودار ہی جس سے وہ پٹہ محض ناقص اور بیکار ہی

مختار ڈر کر کہنے لگا کیا آپ نے ایسا نقص دیکھا ہی

سر آرتھر ہاں البتہ اور اوس پٹے کو اپنی جیب سے نکال کر کہا لو دیکھو نویسندہ پٹہ کی اسمیں نہ تو مہر ثبت ہی اور نہ دستخط ہی

مختار نے جب اوسے دیکھا سب راسے مطابقہ اپنی عمداً فراموش کر کے کہنے لگا میں آپسے امید رکھتا ہوں کہ میرے باب میں ایسی غلطیوں پر کچھ لحاظ آپ نہ فرمائینگے

سر آرتھر یقین جانو کہ جیسا تم اس ایماندار آدمی پر ظلم کیا چاہتے
مجھے دنیا میں تمہارے ساتھ ہرگز نکرونگا بلکہ تمہاری نسبت بھی
مطابق فرد یادداشت کے جو میرے ہی پاس موجود ہے کاربند
ہونگا اور ایک حبہ بھی تمہارا نقصان ہونے نہ دونگا جو قیمت
واجبی تمہارے مکان اور باغ اور زمین کی ہوگی وہ اس شرط
سے تمکو دیجائیگی کہ ایک مہینے کے اندر تم اپنا سب مکان وغیرہ
چھوڑکر جہاں جاہو اس گانو سے باہر چلے جاؤ جب مختار نے
دیکھا کہ میں اسکے مقابلہ میں ضابطہ کے مطابق لڑ نہ سکونگا مجبور
ہوکر شرط مذکورہ قبول کی اور یہہ بات بھی اوسنے غنیمت
سمجھی کیونکہ اگر سر آرتھر یہہ بھی ندیتا تو وہ کیا کرلیتا اور اس
خیال سے اپنے دل کو تسکین دینے لگا کہ وقت تشخیص قیمت
کے شاید مجھے کچھ زیادہ ملجائے تب مختار رخصت ہوکر چلا گیا
سر آرتھر اور ہرائیس باتیں کرتے ایک ساتھ ہاتھ میں ہاتھ
سوسن کے مکان کی طرف چلے

سر آرتھر نے ہرائیس سے پوچھا یقین ہے آپ اچھا

لکھتے ہونگے اور حساب کتاب سے بھی خوب واقفیت ہوگی شاید میں نے تمھاری لڑکی کے ہاتھ کا لکھا دیکھا ہے وہ تو بہت صاف لکھتی ہے کیا آپ ہی سے اوسنے لکھنا سیکھا ہے

پرائیس نہیں سچ تو میں نہیں کہہ سکتا کیونکہ زیادہ اوسنے توازخود سیکھ لیا تھا لیکن میں نے اوسکو صرف تھوڑے سے حساب کے قاعدے جسقدر میں جانتا تھا البتہ بتائے ہیں

سر آرتھر معلوم ہوا کہ تمھاری لڑکی نے اچھی تعلیم پائی اور بہت خوش سلیقہ ہے اور اوسکا بہت نیک رویہ اور طریقہ ہے اور اس سے اوسکے ماں باپ کے بھی اوصاف ظاہر ہوتے ہیں

پرائیس یہہ کیا آپکے فرمانے کی بات ہے صرف آپکی مہربانی اور عنایات ہے

سر آرتھر میں یہہ چاہتا ہوں کہ تمکو فقط باتوں ہی سے ممنون احسان نکروں بلکہ تمھارے ساتھ کچھ سلوک بھی ہوں ہرچند تمکو اپنے خاندان سے بڑی محبت ہے پر جب مجھسے زیادہ ملاقات ہوجائیگی معلوم کروگے کہ میری بھی کسطرح کی طبیعت ہے

ایسا مختار بدکردار میں ہرگز نہیں چاہتا جو میری رعیتوں کو تکلیف
دیوے اور اونپر ظلم کرے صرف آپ سا ہوشیار اور مستعد ایماندار
ایک آدمی علاقہ کی تحصیل کے لئے مجھے درکار ہی امید ہی کہ آپ
میرے کہنے پر توجہ فرماوینگا اور اس عہدہ کے قبول کرنے میں
کچھ عذر پیش نلاوینگا

پرائیس بہت خوش ہوکے کہنے لگا کہ اگر آپ ایسا سلوک
میرے ساتھ فرماوینگے تو مجھے بھی امید ہی کہ اپنی اس مہربانی فرمانے پر
نپچھتاوینگے بلکہ مجھکو ہر طرح سے اپنا خیرخواہ پاوینگے

جب سر آرتھر پرائیس کے مکان پر پہنچا کمرے میں
جھک کر اپنی بہنوں کو دیکھنے لگا دیکھا کہ وے دونو کوئی کپڑہ
نفیس قطع کر رہی ہیں سر آرتھر کو دیکھکر کہنے لگیں کہ ای
بھائی جان یہہ کپڑہ ہم لوگ سوسن کے لئے قطع کر رہے ہیں
اور مسس مورس نے کہا کہ جب میں نے سوسن کو کپڑے کے لئے
ایک اشرفی دی تھی پہلے ہی یہہ سمجھی تھی کہ کبھی اس اشرفی کو اپنے
خرچ میں نہ لاویگی اور ہرگز اپنے لئے اچھی پوشاک نہ بناویگی اچھی

میں نے اصرار کر کے اسکی بات اوس اشرفی کے خرچ کرنے کی
کیفیت سنی ہی کہ اوسنے اپنے باپ کو اوسے دے دیا اور چونکہ
وہ ضرورت اب رفع ہو گئی ہی اور اس کپڑے کو اوسکی ما بھی
پسند کرتی ہی تو یقین ہی کہ سوسن بھی اسکے قبول کرنے میں انکار
نکریگی اور سوسن کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی کہ میں نے سنا ہی
تم مطابق معمول کے اس مرتبہ بہار کے میلے کی شاہزادی
بسبب اپنی ما کی بیماری کے نہو سکیں لیکن اب تو بافضال الہی
تمھاری ما کو بخوبی صحت حاصل ہو گئی ہی سوسنہ سوسن کی ما
کہنے لگی اب تو میں بہت اچھی ہو گئی اور خوشی کے مارے
سب بیماری میری کھو گئی

سن سوسن ہملوگوں کا ارادہ ہی کہ سوسن کی سالگرہ کی
تقریب میں جو اس مہینے کی پچیسویں ۲۵ تاریخ کو ہوگی ایک جشن کریں
اور اس دیہات کے سب لڑکوں کو دعوت میں بلائیں یقین ہی کہ
تم بھی مہربانی فرماؤگی اوس روز ضرور آؤگی سر اٹھکر سوسن نے
کہا اوس روز یقین ہی کہ تم بھی اپنے چھوٹے چھوٹے دوستوں کے

ساتھ بہار کے میلہ کی زمین پر بہت خوشی کردگی اور میں اونھیں
سب لڑکوں سے کہدونگا کہ اسن ہین کو فقط سوسن کی نیک
طینت اور اچھی خصلت کے سبب سے تم لوگوں کے لیئے چھوڑ
دیتا ہوں اور تمکو اگر اپنے ہمجولیوں میں سے کسی کے لیئے کوئی
چیز کی درخواست کرنی ہو تو کرو کیونکہ جو تم کوئی درخواست
مناسب کروگی تو یقین ہی میری بہنیں اوسکی منظوری میں
انکار نکرینگی اور تم سے بھی امید ہی کہ استدعا تمھاری بیجا نہوگی
سوسن اپنی ما کی طرف دیکھکر کہنے لگی البتہ ایک عرض میری
ہی لیکن اپنے لیئے نہیں بلکہ اپنی پیاری دوست روز کے واسطے ایک
درخواست رکھتی ہوں سر آرتھر نے ہنس کر کہا اگرچہ میں روز کو نہیں
جانتا کہ کون ہی لیکن تم بتاؤ تو کیا درخواست ہی

سوسن   یقین ہی کہ شاید آپ نے اوسے دیکھا ہو وہ بہت
اچھی نیک لڑکی ہی اور کام بھی اچھی طرح کرتی ہی اوسنے اور
اوسکی ما نے سنا ہی کہ آپکی سرکار میں کوئی خادمہ درکار ہی

مس سومرس   بس اس سے زیادہ تکلیف نکیجئے تقریر کو طول نہ دیجئے

میں تمھاری اِس درخواست سے بہت مسرور ہوئی خاطر جمع رکھیئے دل سے پہر استدعا تمھاری منظور ہوئی روز سے کہہ دینا کہ کل صبح میرے پاس آئے بلکہ تم اپنے ہی ساتھ اوسے لیتی آنا اور میں چاہتی ہوں کہ تم اپنی سالگرہ کی تقریب میں میری خادمہ کی شیر مال لیجانے میں مدد کرو بعد اسکے سب کے سب خوشی ساتھ رخصت ہوکر اپنے گھر روانہ ہوئے

وے لوگ کیسے خوش نصیب ہیں جو کسی کے خاندان پر اسقدر احسان کرکے اونسے رخصت ہوتے ہیں کہ رخصت کرنے والوں کی طبیعت بہت خورسند ہوجاتی ہی اور رخصت کرتے وقت شکریہ ادا کرنے میں زبان اونکی بند ہوجاتی ہی پہر جب وے لوگ چلے جاتے ہیں تو اونکی غیبت میں شکرگذاری اونکی اچھی طرح بجالاتے ہیں بڑی تعریف کرکے اونکے حق میں دعائیں دیتے ہیں اور نام اونکا ہمیشہ نیکی کے ساتھ لیتے ہیں

پہر رئیس کہنے لگا کہ جسپر خدا اپنے فضل اور کرم اسقدر عنایت کی نظر کرے اوسے گناہ ہے کہ اور کچھ تمنا اپنے

دل مین باقی رکھے تاہم اسوقت یہہ آرزو میری باقی رہگئی یعنی افسوس ہے
کہ یار وفادار بین نواز اسدم موجود نہیں ہی بہرحال یار باقی صحبت
باقی یا رسال آنے کا خط میں اوسنے وعدہ لکہا ہی پہر اوس سے
ملینگے اگر خواہش خدا ہی جب وہ آئیگا کمال شکرگذاری کے ساتھ
روپیہ اوسکا ادا کیا جائیگا اور کہونگا کہ میں نے تمہارا بڑا احسان اوٹھایا
ہی گویا تمہارا ہی نوٹ بھیجا ہوا میری مصیبت میں کام آیا ہی سوسن
کہنے لگی جب میں بین نواز کو پاؤنگی اپنی مرغی اور بہیڑ کے بچے کو
اوسے دکھاؤنگی اور سوسنہ بول اوٹھی جب وہ آئیگا اوس گیت کو
بہی بجا کر سنائیگا اور وہ گیت کا کاغذ کہاں ہی ابہی تک تو میں نے
اوسکو بالکل پڑہا بہی نہیں سوسن نے جواب دیا کہ اوس کاغذ
کو روز لیکر چلی گئی ہی میں ابہی جلد جاتی ہوں اور اوس سے مانگ
لاتی ہوں سوسن جاکر کیا دیکہتی ہی کہ روز سب لڑکوں کو جمع کرکے
اوس گیت کو پڑہکر سنا رہی ہی اور فلپ کہہ رہا ہی کہ گیت تو معلوم
ہوا مگر اوسکے گانے کا ڈہنگ کچہ سمجہ میں نہیں آتا میں اپنی ماں سے
کہونگا کہ سر آرتہر سے دریافت کردیں اس گیت کو بین نواز

کسطرح بجاتا تھا اور اگر وہ کہیں ملیگا تو بلوا کر سوسن کی سالگرہ کے
روز اسی جگہہ پر بشرط اوسکی رضامندی کے سب کے سامھنے اُس
اِس گیت کو بین میں بجواؤنگا اگر ممکن ہوگا میں بھی سیکھہ لونگا

پیرائیس کے مختار اور تحصیلدار مقرر ہونے اور کیپن کے
ایک مہینے کے اندر گانو سے بدر ہونے کی خبر تمام گانو میں مشہور ہوئی
یہہ حال سنکر سب لوگوں کی طبیعت بہت مسرور ہوئی اکثر لوگ
اوس بات کے تحقیق کے لیئے سوسن کے پاس آئے اوس مقام پر ایک
اژدحام ہوا ایسا مجمع عام ہوا فلپ سبھوں سے کہنے لگا کہ جو کچھہ تم لوگوں نے
سنا ہی وہ سب سچ اور بجا ہی سوسن بسبب لحاظ کے خود نہیں کہتی ہیں اگر
کوئی پوچھتا ہی چپ رہتی ہیں پر یقین جانو کہ سر آرتھر کی سرکار میں
پیرائیس مختار ہوئے اور دشمن اونکے ذلیل اور خوار ہوئے اور
زمیندار نے اِس دیہات کو اب ظالم سے صاف کر دیا ہی اور اِس
زمین کو صرف سوسن کی خاطر سے ہملوگوں کو معاف کر دیا ہی

خاتمہ

دیکھو کہ آخر کو کیس مختار کی چالاکی کچھ کام نہ آئی اور سوسن کی نیکیوں کے مقابلہ میں ہمیشہ اوسنے خجالت ہی اوٹھائی پر انکیس مختار ہو کر صاحب اعتبار ہوا اور کیس بدکیش سب کی نظروں میں ذلیل اور خوار ہوا

SIMPLE SUSAN

BY

MISS MARIA EDGEWORTH,

TRANSLATED INTO OORDOO

BY

BABOO KASHI-NATH BISWAS,

Head Clerk of the Governor General's Agent, at Benares.

WITH THE ASSISTANCE OF

MOULVI ZEINOOLABDEEN,

Decree Nuvees.

TRANSLATED AND PRINTED FOR H. C. TUCKER, ESQ., B. C. S.

AGRA:

PRINTED AT THE SECUNDRA ORPHAN PRESS

1855

بنا به تقاضای [illegible] مجموعه شعرهای [illegible]

بین [illegible] زیبا بود - آن شعرها که [illegible]

[illegible]

CALL No. ۸۹۱٤۹۴۳۳
ک ۱۱
ACC. No. ۴۴۶۲
AUTHOR کاشی ناتھ
TITLE گلدستۂ انجمن

ک ۱۱ ۸۹۱۱۹۴۳۳
۴۴۶۲
کاشی ناتھ۔
گلدستۂ انجمن۔

Date	No.	Date	No.

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES :–

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for text-books and 10 P. per vol. per day for general books kept over-due.